دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار پرستش اوس وحدہ لاشریک کی ذات ہی جسکی ایک لفظ کن کی سبب
ساری کائنات ہی اوس کی دریای کمال مین آسمان سی ہزارون حباب
اوس کی پرتو نور اجلالسی مہر و ماہ سی لاکھون کواکب ضیایاب قطرۂ آب اوسکی
فیض عمیم سی درنایاب بنجاتا ہی تیرہ اوس کی عنایت صمیم سی یاقوت ناب
ہوجاتا ہی وہ دانہ خشک سی سبزۂ تر نکلتا ہی اوسکے حکم سی خاک سی آب پاک
جاری ہوجاتا ہی کبھی شام ہی کبھی صبح ہی کبھی دن ہی کبھی شب ہی غرض اوس
صانع مطلق کا جو کار ہی وہ عجب ہی جب اوس کا دریائی غضب جوش مین
آتا ہی فرعون سا انا ربکم الاعلی کہنی والا غرقۂ طوفان فنا ہوجاتا ہی جب وہ
اپنا زور جبروت دکھاتا ہی تب پشہ سی نمرود کا مغز نکلواتا ہی اوس کی بزرگی
کی ایوان کی سائی مین مرغ خیال شکستہ بال ہی اور اوس کی قصر عظمت
تک کمند اوہام پہنچنے کی کیا مجال اوس کی اقرا شین رحمت کا ہر گز

یان ہوا اگرچہ بسر ہوی تن زبان ہو اوسنی آدمیکو اشرف المخلوقات بنایا جوہر
ایت عطا فرمایا دیدۂ بینا دیا تا اوس کی صنایع و بدایع کو نظر تامل سے
دیکہین اور عبرت پذیر ہون اور گوش شنوا عنایت کیا تا اوس کا کلام
ہدایت فرجام سنین اور صراط مستقیم پر پہونچین اور اوس نی پیغمبر و
رسول بہیجوائی اونہین معجزات باہرہ عنایت فرمای تا رہروان وادی ضلالت
کو راہ پر لائین اور گم گشتگان طریق گمراہی کو رستہ بتائین حضرات اون
خاصان خدا نی ابلاغ رسالت مین سعی تمام فرمائی ہر ایک کو راہ رستگاری
دکہائی مگر شیطان نی انسانون کو ایسا بہکایا تہا کہ طریق نجات کی طرف کو
پانو نہ بڑہاتا تہا حضرت نوح علیہ السلام کی ہزار برس کی پند و نصایح نی یہہ
نتیجہ دکہایا تہا کہ ایک گروہ قلیل ساٹہ ستر آدمیون کا ایمان لایا تہا پہر
حضرت خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام نی تشییع ملت حنیفی مین سعی بی پایان اور
کوشش فراوان کی مگر ضلالت و گمراہی بالکل نہ گئی بعد اوسکی حضرت موسی
علیہ السلام نی زبان تیغ و تیغ زبان سی کام لیا مگر مشرکین نی نمانا اور اوس
برگزیدۂ خدا کا سمجہانا افسانا جانا باوجود تمام عمر اعلان کلمہ حق مین بسر کی مگر
بت پرستی کی موقوفی کی کوئی صورت نہ نبی اون کی بعد حضرت عیسی علیہ السلام
خدا کی دستور اور ہدایت خلق کیلیے مامور ہوئی اور حضرت نی کمال رفق و
مدارا سی ہر ایک کو سمجہایا خدائی یکتا کی بندگی کا شیوہ بتایا مگر سوائی چند

اشخاص کی کسینی اوس واحد مطلق کو بیکتائی نمانا اور طریق راستی کو بجانا بے
جبکہ کار تبلیغ رسالت ہر نبی مرسل کے وقت مین ناتمام رہا اس واسطے
ایزدی مقتضی اس امر کے ہوئی کہ اب جہان کو اوس کی وجود باوجود سے رم
بخشی کہ وہ سالکان مسالک گمرہی کو شاہراہ ہدایت پہ لائی اور وادیسان قافلہ
تیہ جہالت کو منزل مقصود دکہائی اور بموجب آیۃ داتی ہذا الیوم اکملت
لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی اتمام نعمت واستکمال دین کا باعث ہو

نعت وہ وہ جس کے سبب جہان کی نمایش و آدم کی پیدایش ہوئی
لراقمہ سے ہوا ثابت یہ پیدایش ہی اوس کی خداوند نے اپنی مہربانی سے
وہ جس کی نعلین تاج سر عرش برین وہ جس کی ادنا خدمتگارون مین روح الامین
وہ جسکی خاک آستان پر سر عنبر آسمان وہ جسکا محکوم زمین و زمان وہ کہ اگر اوسکا
قدم مبارک زمین پر نہ آتا کار رسالت یونہین ناتمام رہجاتا وہ اوج رسالت کا
ماہ دو ہفتہ وہ سپہر کرامت کا مہر درخشندہ وہ جسکا زمین سی بالای عرش
الکریم مین گزار ہوا وہ جسکا براق برق رفتار راہوار ہوا وہ خدا جس کا خود
طالب دیدار ہی وہ باعث نازش پروردگار ہی وہ جسکی تحت لوا پیغمبران
مرسلین وہ کون یعنی حضرت ابو القاسم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
خاتم النبیین **میر ممنون سے** محمد عربی بادشاہ عرش حریم * کری ہی روح
قدس جسکی در کی دربانی * اوسی خدا تو نہین کہہ سکون پہ کہتا ہون * کہ اوس کی

مرتبہ دانی مین ہے خدادانی ٭ بوده لباس بشر مین نور خدا تہا واللہ اعلم کیا ماجرا تہا
بنده ہوکر خدا کا حبیب ہے یہ رتبہ کس کو نصیب ہو غالب تمنائی دیرینہ
کردگار ٭ بوی ایزد از خویش امیدوار ٭ ز راز نہان پرده برزده ٭ ز ذات خدا
معجزی سر زده ٭ خاتم نگین رسالت وه گوہر دریای جلالت قصر اسلام کو اوسکی
معمار شرع نے قوی اساس بنایا ظلمت جہل کو اوسکی نور جمال نے مٹایا اوس ذات
مقدس کا اگر دنیا مین ظہور نہوتا تو قیامت تک حبس اصنام بیت الحرام سے نہ
دور ہوتا وه نور پاک نہا و اگر اس جہان ظلمت بنیاد کی رونق نہ بڑہاتا اور جو وه
قدم مسعود زمین کو آسمان نہ بناتا تو گمکرده راہون کو راه نجات کون دکہاتا
باغ نعیم یوہین خالی رہجاتا بہشت اوس کی محبونکی فرش راه ہی چشمۂ کوثر کو اوسکی
خادمونکی چاه ہی جب وه اپنا رتبۂ شفاعت دکہائیگا طاعت کو گناه پر رشک
آئیگا خسرو ٭ پرده کش امت شوریده کار ٭ ضامن امرزش پروردگار
عذر ز عاصی بود اندر گناه ٭ طرفه که من عاصی و او عذر خواه ٭ اگر موسی کے ید بیضا تہا بقبضہ
آیا مگر ویسا دست قمر شگاف کسینے نپایا رسالت نے اوسکی نسبت ذاتی زینت
پائی نبوت نے اوسکی سبب سے بہت رفعت دکہائی مہر انور کو اسی بات کی جلن ہی کہ
اوسکی روضۂ اقدس جیسی مین نہین اور شمع روشن ہی آسمان کو زمین سے اسیکا
غبار ہی کہ اسپر کیون حضرت کا مزار ہی اوسکی حکم سے رجعت آفتاب کا کیا تعجب ہے
اگر وه اپنی لب معجز نما سے فرمائی تو زمین آسمان و آسمان زمین ہو جائی شجر و حجر

و انسان وحیوان اوس کی اثبات رسالت کی گواہی مین ہمہ تن زبان ہو رہے ہر ایک
عہد مین اوس ناصعہ کردگار کی دین کی پہنچنی کی سامان ہوی سچ ہی محبت حق اسی
کہتی ہین اور اثبات دعوی راستی کی یہی معنی ہین حضرت کی علویت مرتبہ کو منکر ان
نبوت بھی مانجاتی ہین اور اہل انحراف کی زبانسی بھی کلمات حق نکلجاتی ہین چنانچہ
فی زماننا دار السلطنت لندن مین صاحبان انگلشیہ مین سی ایک صاحب کہ جنکا نام
نامی جون ڈیون پورٹ صاحب ہی اور نہایت اپنی علم مین قوی استعداد و مورخ بی
بدل و انصاف دوست و راستی آشنا ہین اونہون نی کچھہ ہماری حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقایع عمری تحریر کیا ہی اور بعض بعض الزامات کا
جو غیر مذہبون نی بسبب تعصب مذہبی کی انحضرت کی نسبت لگائی ہین اون کا
جواب لکھکر اونکو دفع کیا ہی جب وہ کتاب چھپکر ہندوستان مین آئی تو اوسکی پڑہنی کو
ہر ایک دوستدار نبوی کی طبیعت لہرائی جو کہ زبان انگریزی ہر ایک نہین جانتا اسواسطی
مشفقی خواجہ قمر الدینخان صاحب عرف خواجہ مرزا صاحب خلف الصدق خواجہ بدر الدینخان صاحب
عرف خواجہ امان صاحب مترجم بوستان خیال کہ جوان سنجیدہ و فہمیدہ ہین اونہون نی
چاہا یہہ کتاب زبان انگریزیسی اردو زبان مین ترجمہ ہوجائی تا ہر ایک مشتاق اوسکی پڑہنی سی حظ
اوٹھاوی اور اس کار خیر کی انصرام مین ثواب بھی عاید حال ہوجائی یہہ خیال کرکی خواجہ صاحب
موصوف نے اسکی درستی کی کمر ہمت چست باندہی اور محمد عنایت الرحمن خانصاحب کہ وہ فن
ترجمہ انگلیزیمین دستگاہ تمام رکہتی ہین کتاب مذکور کا ترجمہ کروایا جب ترجمہ ہوچکا تو مؤید الاسلام نام

رکھا اور حقدار اتباع کیا اور اس خاکسار ہیچمدان مہدی مجبوع سی دیباچہ لکھنی کو فرمایا
بنا بر آن خواجہ صاحب کا حکم بسر و چشم بجا لایا کسواسطی کہ رضا جوئی احباب و کار ثواب ہے
اب آگی اصل مطلب کتاب ہی فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتاب کے تصنیف سی میری غرض یہ ہی کہ آنحضرت کی وقائع عمری پر جو جھوٹی
الزامات اور بی انصافانہ بہتان ہوئی ہین اون کو رفع کرون اور یہ ثابت کرون
کہ آپ فی الحقیقت خلق اللہ کے بڑی ہادی اور نفع رسان تہی وہ مصنف جنہون نے
تعصب مذہبی کی سبب سے اس محی عبادت واحد مطلق کی شہرہ پر داغ لگایا ہی اونہون نے
یہی نہین ظاہر کیا کہ ہم نا منصف اور اوس عدل سی خالی ہین جسکی اتباع کیواسطی
حضرت عیسی نی اسقدر شد و مد سی تاکید فرمائی ہی بلکہ اونھون نی اپنی رائے مین بھی غلطی
ہی کیونکہ ادنی فکر مین اونکو یقین ہوجاتا کہ یہ عیسائیون اور اس زمانہ کی عقلا کا
طریقہ نہین ہی کہ بنی آدم اوسکی معتقدات پر نکتہ چینی کرین بلکہ مشرقی لوگونکا طریقہ ہے
یا بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو اسطرح بیان کرسکتی ہین کہ آنحضرت کو ایک
شارع مذہب اور مقنن ملت خیال کرنا چاہئی — آپ عرب مین عیسوی سنہ

ساتوین صدی مین ہے اگر ہم یہہ کہین کہ آپ ایسی شخص مین تہی کہ دنیا مین آپکا نظیر
پیدا نہین ہوا تو اسمین بہی شک نہین کہ آنحضرت ملک ایشیا کی سب مین بڑی نامی
اور گرامی آدمی تہی جب ہم اس بات کا خیال کرین کہ آپکی پیدایش سی پہلی اہل عرب کی
کیا حال تہا اور وہ آپکی بعد کیسی ہوگئی اور علاوہ اسکی اس بات پر بہی غور کرین کہ آپکی
سیکڑون کروڑہا آدمیونکی دلین کیسی گرمی پیدا کی اور قایم رکہی تو اسصورت مین ایسی بڑی
آدمیکی صفت اور ثنا نکرنا بہت بڑی بی انصافی ہوگی اور آپکی ولادت کو اتفاق پر محمول
کرنا خدای عزوجل کی قدرت اور حکومت پر شبہ کرنا ہی — القصہ مؤلف کو یہہ بہی اقرار کرنا
چاہئی کہ چند جگہہ اوسنی چونکہ اوسکو اپنی رای اور الفاظ پر اعتماد کامل نہ تہا اور مصنفین سبکی
رائی اور خیالات کا استعمال کیا ہی اور اس مقام پر اسمدد کا اقرار کرتا ہی اور شکر گذار ہی

بیان وقایع عمری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مین کچہہ شبہہ نہین کہ تمام مقنن اور فتح کرنیوالون مین ایککا بہی نام اسطرح نہین لیا جا سکتا
جسکی وقائع عمری آنحضرت کی وقایع عمری سی زیادہ تر مفصل اور صداقت سی لکہی گئی
ہون فی الحقیقت اگر ہم آپکی سوانح عمری کو اون معجزات اور تعجبات سی بہر کر دین جو اہل بنانی
مورخون نی آپکی طرف منسوب کئی ہین تو باقی اچہی طرح سی یقین ہو سکتا ہی آپکی ولادت کی زمانی مین اکثر
عرب کی حصی غیر قومونکی زیر حکومت تہی کوہستانی عرب کی تمام شمالی حصی اور ملک شام و فلسطین و مصر
بادشاہان قسطنطنیہ کی عملداری مین تہی اور خلیج فارس کی کنارہ اور وہ ملک جسمین دریای دجلہ
و فرات بہتی ہین اور وہ ملک جنمین یہہ تمامی عرب کی جنوبی حصی خسروان فارس کی قلمرو مین شامل تہی بحر قلزم کی ساحل کا

ایک حصہ مختلف حکومتون کی تابع تہا یعنی بادشاہان ایبسینیا کا ماتحت تہا صرف مکہ اور وسطی دشوار
گذار ملک آزاد تہی اکثر اہل عرب کا مذہب اونکی حکام کی موافق تہا چنانچہ جہان اہل رومان اور اہل ایبسینیا کی عملداری
تہی وہان عیسائی مذہب کا غلبہ تہا اور جہان فارس والونکی عملداری تہی وہان مذہب مجوس پایا جاتا
تہا حالانکہ یہہ دونون مذاہب عقاید مین بالکل مختلف ہین باقی سب مقامون مین بت پرستی کا نہایت زور تہا زمانہ
سلف مین اہل عرب ایک خدا یعنی خالق آسمان و زمین کی پرستش کرتی تہی مگر آخر کار اونہون نے وہ پرستش چہوڑ دی
اور شیاطین کو بسبب اسکی جنہین وہ خدا کی بیٹیان کہتی تہی ستارون پر بساے اور یقین کرنی لگی کہ یہہ شیاطین ستارون اور
ستارون مین رہتی ہین اور زمین پر حکمرانی کرتی ہین سب جاہی ایامی دیوتا نہین پائی جاتی تہی ہر ایک قوم اور
ایک خاندان کی خاص خاص دیوتا اور اوتار تہی اور اونکو انسانکی قربانیان چڑہائی جاتی تہین اہل عرب کو نہ عقبی
کا اور نہ دنیا کی مخلوق ہونیکا یقین تہا وہ عالم کی خلقت کو زمانہ کی گردش سے اور آیندہ معدوم ہونیکو
انجام وقت سے منسوب کرتی تہی عیاشی اور قزاقی کا ہر جا زور تہا اور چونکہ موتکو ہستی کا انجام محض خیال کرتی
تہی لہذا نیکی کی جزا اتی تہی نہ بدیکی سزا اسطرح کی سوء اعتقادی اور بد مذہبی اون یہود اور عیسائیون
مین بہی پائی جاتی تہی جنہون نی یہان پہلے سے سکونت اختیار کی تہی اور زور پکڑا تہا یہود دیگر اہل
روم کی ظلم سے اس سرزمین مین جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تہی پناہ پکڑی تہی عیسائی لوگ بہی ——
پوچہیر اور ایرین کی مذہب والونکی ظلمون اور تکرار سے بچنیکو یہان آچہپتی تہی مذہب عیسائی سے
زیادہ اس زمانہ مین کوئی چیز بالتصریح خراب نہ تہی وہ دونون شاخین مذہب عیسائی کی
جو ملک ایشیا اور افریقہ مین پہیل گئین تہین اونہون نی طرح طرح کی بدعتین اور بد
اعتقادیان اختیار کر لین تہین وہ ہمیشہ باہم مباحثون اور مناقشون مین مصروف

مصر فروختی تہی اور ایران اور سسلین اور سپین نورمن اور یورپ مین مذہب والونکی گمراہی
نہایت دق تہی اونکی پادری لوگونکی بی اعتدالی اور عہدونکی فروخت اور جہالت نی مذہب عیسائی کو
برباد ہوگیا تہا اور عیسائی لوگونکو نہایت تیرہ کر دیا تہا عرب کے جنگلونمین جاہل و مجنون اور کثرت
تہی اور بیہودہ تجربات مین اپنی اوقات خراب کیا کرتی تہی اکثر ان لوگونکے غول کے غول شہر مین آکر
اپنی توہمات اہل شہر کو تلوار کی ذریعہ سے سکہایا اور منوایا کرتی تہی نہایت ذلیل بت پرستی نی اوس سادے
پرستش کی جگہ چہین لی تہی جس مین حضرت عیسی نی خدا تعالے قادر مطلق اور بے مثال اور منفع رساکے
بندگی کا حکم کیا ہی ان عیسائیون نی اپنی خیال مین ایک نیا ثالث ثلثہ قایم کر لیا تہا اور اوسکو اپنی
مذہب کے اولیا اور شہدا اور ملایک آباد خیال کرتی تہی جیسا بت پرست اپنی دیوتاونسی اوسکو پر
کو آباد سمجہتی تہی بس زمانہ زمین ایسا ہی عیسائی تہی جو جوزف کی بی بی مین بہی کی صفات قایم کرتی تہی
تبرکات اور کہپچی اور تراشی تصویرونکو وہی لوگ پوجتی تہی جنکو حضرت عیسی علیہ السلام نی فرمایا تہا
کہ تم اپنی ساخت بندہ خدا کی کیا کرو اسکندریہ و حلب و دمشق مین نہیں بہت عیسائی کا بہی یہی حال ہو
رہا تہا آپکی ولادت کی زمانہ مین تمام آدمیون نی اپنی مذہبونکی اصول چہوڑدی تہی اور تنہا ای جہگڑون
اور فروع مین مصروف رہتی تہی اہل عرب کو ظاہر ہوگیا تہا کہ ہم اپنی اپنی مذہبونکی سب اصل یعنی خدا تعالے
کی خالص پرستش بہول گئی ہین اور سو اعتقادی اور بدعات کی لحاظ سی اپنی بت پرست ہم عصر
مساوی ہین —— محمد علیہ السلام مکہ مین پیدا ہوئی سنہ ولادت مشکوک ہی مورخین نی
مختلف سنہ لکہی ہین جو یہ ہین سنہ ٥٦٠ء سنہ ٥٧٢ء سنہ ٥٦٩ء سنہ ٦٠٠ء سنہ ٦٢٠ء عیسوی مگر ان سب
مین صحیح تر دسوین نومبر سنہ ٥٧١ عیسوی ہی واضح ہو کہ حضرت عیسی کی سنہ ولادت مین بہی ایسا ہے

شبہہ ہی چہٹی صدی عیسوی تک تحقیق معلوم نہ تہا کہ آپ کونسی سنہ مین پیدا ہوئی جبکہ ڈیی اودی سیس
ازیگس رومی پادری نی شہنشاہ جستینین کی عہد حکومت مین آپکی ولادت کا سنہ تحقیق کیا اور
یوسی بی ائس اور ثر بلین وغیرہ مورخون نی بہت مباحثون اور تکرارون کی بعد یہہ بات معلوم
کی کہ حضرت عیسی علیہ السلام دنیا کی خلقت کی ۵۱۹۹ برس بعد پیدا ہوئی معلوم[۱] ہوتا ہی کہ آنحضرت کی آبا
اور اجداد اور آل اطہار بلحاظ امور خانگی اور معاملات غیر اقوام کی شاہانہ بسر کرتی تہی اور یہہ رفعت
اونہون نی بسبب دانشمندی اور دیانت کے حاصل کی تہی بعد ازان حکومت خاندان قریش
حاکم کی چہوٹی بیٹی کی اولاد مین منتقل ہوگئی یہہ خاندان تمام اہل عرب مین سب سے زیادہ معزز تہا
اور حضرت اسمعیل ابن ابراہیم علیہ السلام کی نسل مین ہونیکا دعوی کرتا تہا اور فی الواقع اونہین کے
نسل سی تہا واقع مین مورخون کو اس مین اختلاف ہی کہ حضرت[۲] اسمعیل کی آنحضرت تک کی
نسلین گذری مین بعض تیس لکہتی ہین اور بعض ساٹہہ مگر اسمین سبکو اتفاق ہی کہ حضرت عدنان سی جو
حضرت اسمعیل کی نسل سی تہے آنحضرت تک اکیس پشتین گذری ہین اور ان مورخون مین صرف یہہ
اختلاف ہی کہ عدنان سی حضرت اسمعیل تک کئی پشتین گذرین —— یہہ خاندان قریش
ہی تہا کہ جسمین سی پانچ پشتون تک شہر مذکورہ الصدر کی حکام اور درگاہ کعبہ کی متولی مقرر
کئی گئی —— آنحضرت کی وقت سی پہلی یہہ درگاہ بت پرست اہل عرب کی زیارت گاہ اور تبرکت
کا مقام تہی اور اس مین تین سو ساٹہہ بت سال عرب کے شمار کی موافق تہی —— کعبہ اسود اسطی اور
یہی مشہور ہی کہ اوسکی تعمیر حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل سی منسوب کرتی ہین اور یہہ اون تمام
عمارتون مین جو انسان نی خدا تعالی کی عبادت کیواسطہ بنائی ہین سب سے پہلے تعمیر ہوا ہی ——

——— یہہ درگاہ ——— بلا تشبیہ ——— اہل یونان کی تہاروں کی طرح تمام قوم کی زیارت گاہ و
سنیاں کیجاتی ہی بیان تمام نامی آدمی جو فن شعر اور فصاحت مین کامل ہوا کرتی تہی آیا کرتی تہی اور
درگاہ کی حدونکی اندر اپنی ادن تصنیفات کو جو یاد کرنی کی قابل خیال کیجاتی تہین آویزان
کرجایا کرتی تہی ——— اوس زمانہ مین اہل عرب کو تمام اور علوم مین انہین حرفونکی قدر تہی
اس عمارت کی قدامت نی اسنی یادہ تر خطم کردیا تہا کیونکہ تواریخ سی ثابت ہی کہ یہہ زیارت گاہ
حضرت سلیمان کی سمہاسی نوسی ترانوی سال پیشتر اور عیسوی سنہ سی دو ہزار برس پیشتر تعمیر ہوئی
ہی ——— اس درگاہ کی جنوبی شرقی گوشہ مین ایک چہوٹا سا پتہر چاندی مین جڑا ہوا اور زمین سی
چار فٹ کی قریب اونچا ہی اہل اسلام اسکی بڑی عظمت کرتی ہین و یقین کرتی ہین کہ یہہ جنت کی پتہرونمین کا
ایک پتہر ہی جو حضرت آدم علیہ السلام کی ساتہہ بہشت سی زمین پر گرا تہا اور بعد ازان اسکا تکیہ تہا
کہتی ہین کہ وہ اندر سی سپید تہا مگر اوپر سی ایک ناپاک عورتکی مس ہوجانی سی یا آدمیونکی گناہون یا ہزارون زایرونکی
بوسہ لینی سی سیاہ ہوگیا ہی عرب کی تمام مورخ آنحضرت کی وقت پیدایش کی بیان معجزات مین ایک دوسری
پر سبقت لیجانیکا قصد کرتی ہین چنانچہ منجملہ ہزارون معجزات کی وہ بیان کرتی ہین کہ تمام آسمانون
پر آنحضرت کی ولادت کی وقت ایک عجب طرح کی روشنی تہی اور ساحیل کا پانی اوسی لمحہ خشک ہوگیا اور
آتش پرستونکی تہی آگ جو ہزار سال برس سی برابر روشن تہی یکایک بغیر کسی سبب کی بجہہ گئی آنحضرت کی
والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ تہا جب حضرت پیدا ہوئی تو آپکی ماموں نی جو بڑی منجم تہی اپکا زائچہ
طالع کہینچا اور حکم لگایا کہ آپ بڑی شان و شوکت حاصل کرینگی اور ایک بڑی سلطنت قایم کرینگی آپکی
ولادت کی ساتوین دن آپکی دادا صاحب عبدالمطلب نی تمام قوم کی بڑی دہوم دہام سی دعوت کی اور اس

سو قبیلہ پر تہا آپکو سب کی سامنی پیش کرکی آپکا نام محمد صلعم تعریف کیا گیا یا نہایت شان والا نام
رکہا ۔ آپکی عمر ابہی پوری دو برس کی بہی نہوئی تہی کہ آپکی والد نی انتقال فرمایا اور والد کی
وراثت سی دو اونٹ اور چار بہیڑین یا اور ایک لونڈی مسماۃ برکت ہاتہہ آئی اسوقت تک آپکو
آپکی والدہ ہی نی دودہ پلایا تہا مگر اب افکار اور غمون کے سبب سے اون کا دودہ خشک ہو گیا او
اونہون نے بدوی قوم کی دائی ڈہونڈنی شروع کی ایسی حالتین دائی ملنی بہت مشکل تہے
کیونکہ دائیان بہت تنخواہ مانگا کرتی ہین اکثر دائیان حضرت کی مفلسی دیکہکر ناک چڑہا کر چلی جایا کرتی
تہین آخر کار ایک سعادت گذریہ کی بی بی رحم کہا کر حضرت کو اپنی گہر لیگئی اوسکا گہر طایف پہاڑ
کی قریب ایک گانو مین تہا یہہ گانو مکہ سی مشرق کیطرف واقع ہی آپکو اپنی دایا کی گہر مین پانچ سال
رہ کر گذری ستھے کہ اوس کو حضرت کی شانون کی وسط مین ایک تل دیکہکر
او ہام پیدا ہونی لگی اوس نی اور اوس کی خاوند نی اوس تل کی ہونی کو جنون کیطرف
منسوب کیا اور وہ حضرت کو آپکی والدہ کی پاس واپس پہنچا گئی ـــــ جب
حضرت چہہ برس کی ہوئی تب آپ کی والدہ نی انتقال فرمایا آپ کی والدہ اور آپ
ان دنون مین یثرب سی واپس آئے تہی ـــــ وہان آپ اپنی قریب
رشتہ دارون سی ملنی کی لئی تشریف لی گئی تہی حضرت کی والدہ کا مزار قریہ ابوا
مین ہی اور قریہ ابوا مکہ اور مدینہ کی وسط مین واقع ہی آپکی سعادت مندی اس سے خوب
ظاہر ہی کہ آپ اپنی والدہ کی مزار پر ہمیشہ زمان وفات تک تشریف لیجایا کرتی تہی
شاید حضرت کا ہمیشہ مغموم اور متفکر رہنا اسی باعث سی تہا اور آپکی یہہ بات مشہور ہے

ساتوین برس آپکو اپنی یتیمی اور بیکسی کی قدر ہوئی اس مضمون کو حضرت قران شریف مین
جب کہ اپنی سوچ کو خدا تعالی کی مہربانی اور حفاظت کا یقین دلاتی ہین اس طرح سے بیان کرتی ہین
فرماتی ہین تجھکو کیا اوسنی یتیم نہین پایا اور پناہ نہین دی ہے ——— ایک اور موقع پر جب
حضرت مدینہ سے حدیبیہ کو تشریف لیجاتی تہی آپ اپنی والدہ کی مزار پر تشریف لیگئی اور انکی
چند معتقد بہی ایکی ساتہہ تہی یہہ لوگ نہ جانتی تہی کہ یہہ حضرت آمنہ کی قبر ہی ان لوگون نے آپکو
روتی دیکھکر استفسار کیا کہ آپ کیون روتی ہین آپنے جواب دیا کہ یہہ میری مادر مہربان کی قبر
ہی اللہ تعالی نے مجھکو اس تربت کے زیارت کی اجازت دی ہی مگر جب مینے دعا مغفرت کیواسطی
اجازت چاہی تو نامنظور ہوئے اب مجھکو اونکی عنایتین اور مہربانیان یاد آئین اور مین رونے لگا —
اپکی والدہ کی وفات کی بعد آپکو آپکی دادا صاحب عبد المطلب نے اپنی حفاظت مین لے لیا عبد المطلب
اس زمانہ مین متولی شریف کعبہ تہی جب اونہون نے دو برس کی بعد انتقال کیا اونکی بیٹی اور قایم مقام
نے حضرت کو اپنی تربیت مین لے لیا اور آپکو معاملات مین اسطرح رکہا جسطرح کوئی اپنی بچونکو
رکہتا ہی اس زمانہ مین آپ نے علامات ذہانت اور مطالب علمی ظاہر کین آپ تنہائی مین غور و فکر
فکر کرنا پسند کرتی تہی اور اکثر تنہائی مین بیٹہی سوچا کرتی تہی کہ جب آپکی ہمجولی کہیلنے کی درخواست
کرتی تو آپ جواب دیتی کہ آدمی کو اللہ تعالی نے عمدہ کامونکی واسطی پیدا کیا ہی نہ بیہودہ کہیلون
کیواسطی جب آپ تیرہ برس کے ہوئی تو آپکی چچا صاحب جو ایک بڑی امیر سوداگر تہی قافلہ شام
کی ہمراہ جانی لگی حضرت نے بہی ہمراہی کی درخواست کی آپکی چچا صاحب راضی ہوگئی آپنے پہلی ہی
سفر مین امور تجارت مین ایسا ہنر ظاہر کیا کہ سبکو آپکی قدر ہوگئی دوسری برس آپنے

ف۱ یعنی مراد ابو طالب بن عبد المطلب سے ہی جو آپکی حقیقی چچا اور حضرت کے والد ماجد عبد اللہ کے سگے بہائی تہی

ف۲ [illegible]

[illegible]

سپہ گری اختیار کی اس سی عجیب بات ظاہر ہی کہ اہل عرب کی نزدیک سپہ گری
اور تجارت باہم مخالف نہین اور اکثر اونکی عمدہ قومون مین اگرچہ یہہ بات فی الحقیقت
نہین ہوتی مگر وہ لوگ ان پیشون کو جلد جلد بدلتی ہین جو حضرت نی ان مہمات مین عالم
جوانی مین سعی کی اوس سی آپکا بڑا فوجی ہنر اور فہم ظاہر ہوگیا اور آپکی قدر جو آپنی ان اوصاف
کی سبب حاصل کی تھی اور بھی زیادہ ہوگئی جب لوگون نی دیکھا کہ آپ صادق الکلام تیز رای
اور خوش اوقات ہین جب آپکی عمر زیادہ ہوئی تو اور تاجرون نی حضرت کی ایسی ہنر اور
لیاقت کو دیکھکر تجارتہین اپنا گماشتہ بنایا ایک تجارت کی سفر مین جسمین حضرت اپنی چچا
کی ساتھ تھی آپ شام کی جنگل مین ایک عبادتخانہ کی قریب پہنچی اوسمین سب سی بڑی پادری
نی حضرتکو بغور دیکھکر ابو طالب کو ایک گوشہ مین لیگیا اور کہا اپنی بھتیجی سی خبردار رہنا
اور اسکو یہودیون کی شرارت سی بچانا کیونکہ یہہ یقینی ایک بڑی مطلب کیواسطی پیدا ہوا ہی
بعض مورخین کا قول ہی کہ اس پادری کی پیشین گوئی بالکل پوری ہوئی اور اس آیندہ نبی ہونی
والی نی حضرت ابراہیم کی اولاد سی بڑی تکلیف پائی جب حضرت تجارتکی سفرونمین مصروف
تھی تو آپ مختلف میلون مین جو عرب کے مقامات مختلفہ مین ہوا کرتی تھی جایا کرتی تھی اور
یہان اہل عرب کی مقولی اور مذہبی عقائد بیان کئی جاتی تھی آپکو اس سبب سی ان مضامین کا
خوب تجربہ حاصل ہوگیا اور حضرت کو بت پرستی کی بیہودگی اور اپنی اہل وطن کے بدعات کی ذلت
اور خواری خوب منتقش ہوگئی اس زمانہ مین کعبہ شریف مین آگ لگ کر اوسکا بہت سا حصہ
جلگیا تہا لہذا اوسکی مرمت ہونیکو تھی اور باہم یہہ تکرار ہونی لگی کہ سنگ مقدس کو کون سا آدمی

پہلی گانٹھی اس تکرار کی رفع کرنیکی واسطی یہ بات قرار پائی کہ اس پتہر کی دوبارہ جڑ نیکے
ممتازی اوس شخص کو بخشی جاوی جو پہلی درگاہ شریف کی حدو مین داخل ہوا ہو اور
یہ شخص آنحضرت تہی جو اتفاقاً وہان داخل ہوگئی تہی اونہون نی اوس قرارداد کی موافق
تمام رسوم پوری کرنیکی بعد اوس پتہر کو جڑ دیا جبکہ آپ اوس پتہر کو جڑ رہی تہی اوس
وقت عام پاس کہڑی رہنیوالی آفرین آفرین کہہ رہی تہی اوس وقت آپنی ایک بتخانہ اون
بتونکی واسطی بنایا جنکا کہ زیارت کرنا آپکی رسالت کا بڑا مقصد تہا بس وہ صرف ایک
پتہر تہا جسکو حضرت نی اسطرح قایم کیا مگر ایک نئی مذہب کے بنیاد تہی جو رکہی گئی تہی
اور جس مذہب کی آپ خود بانی اور رہنما تہی —— آنحضرت اپنی چچا کی خدمت میں
پچیس سال کی عمر تک رہی جبکہ ایک بڑا امیر آدمی شہر مین مرگیا اور اوس کی بیوی
کو جن کا نام خدیجہ تہا ایک منتظم واسطی امور خانگی کی درکار ہوا اور لوگون نے آپکو اوس
عہدی کیواسطی تجویز کی بی بی خدیجہ سی آپکی سفارش کے آپ تمام اون شرایط پر راضی
ہو گئے جو بی بی خدیجہ نی پیش کین اونکی طرف سی تین برس تک دمشق اور مقامون
مین تجارت کرتی رہی جب آپ مکہ کو واپس آئی تو بی بی خدیجہ کی پاس خود اسواسطی گئے
کہ اون سی زبانی تمام اپنی تجارت کا نتیجہ بیان کرین بی بی خدیجہ حساب کے فرد دیکہکر
نہایت راضی ہوئین اور جبکہ آپ حضرت خدیجہ کی سامنی کہڑی تہی آپکی سیاہ اور چمکیلی
آنکہین او عمدہ خال و خد اور تناسب اعضا اور مودب کہڑا ہونا ایسا ایک جادو تہا کہ جسکی
سبب سے اون شکل اون کو اپنی دولت کی زیادتی کی خوشی سی زیادہ خوش آیند معلوم ہوتی تہی

یہہ حسین بیوہ اس زمانہ مین چالیس برس کی تہی اسکی دو دفعہ شادی ہو چکی تہی اور
اس نے دو بیٹے اور ایک بیٹی جنی تہی مگر تاہم ایسی ایک حسین آدمی کی خوش وضعی اور
شوخی دیکہکر اوس کا دل نہ رہ سکا اور اوسنے حضرت سے نکاح کی درخواست کی —

اس زمانہ مین آنحضرت کا نہایت شباب کا عالم تہا آپکی شکل شاہانہ تہی خال وخد باقاعدہ
اور دل پسند تہی آنکہین سیاہ اور رسیلی تہین بینی ایک ذرا ابہار تہی دہن خوبصورت
تہا دانت موتی کیطرح چمکتی تہی رخسار سرخ تہی اور اوسنے تندرستی عیان تہی آپ نے
اپنی قدرتی سیاہ بالون کو اور ریش کو ایک ہلکا سا وسمہ کر رکہا تہا آپکا دل آویز تبسم عمدہ
اور رسیلی آواز اور تکلف سے اعضا کو حرکت دینا آزادی اور صاف دلی سے بات کرنا ہر
ایک آدمی کو جس سے آپ خطاب کرتی متوجہ کر لیتی تہی آپ مین فرشتون کی صفات تہی
آپکی نصیحت جلد موثر ہوتی تہی حافظہ خوب تہا خیال بلند پرواز اور دلیرانہ تہا رای صائب
تہی طبیعت دلیر تہی اور آپکی صاف دلی اور یقین کی بنسبت کسی کی رائی کچہہ ہی کیون
نہو آپکا استقلال پیروی مین اوس بڑی مطلب کے جسکی واسطے آپ پیدا ہوئی تہی ہر ایک
آدمی کی تعریف کو زبردستی اپنی طرف راجع کرتا تہا آپکی قدرتی فصاحت بسبب استعمال
عمدہ زبان اور محاسن بلاغت کی فصیح تر معلوم ہوتی تہی — آیندہ ذکر آنحضرت کا جب آپ
مسن ہو گئی تہی گبن صاحب مورخ نی اسطرح لکہا ہی — آنحضرت حسن مین شہرہ آفاق تہی اور یہہ نعمت
صرف اون ہی لوگون کو بری معلوم ہوتی ہی جنکو اللہ تعالی کیطرف سی نہین عطا ہوئی ہی پیشتر اسکی کہ آپ کوئی
بات فرماوین آپ یا تو کسی خاص آدمی یا گروہ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا کرتی تہی لوگ آنحضرت کی شاہانہ شکل اور

رسیلی آنکھون اور وضع دار تبسم اور نکھری ہوئی ہنسی اور ایسا چہرہ جو دل کی ہر ایک
جذبہ کی تصویر کھینچ دیتا اور ایسی حرکت اعضا جو زبان کا کام دیتی تعریف کیا کرتی تہی
دنیوی رسوم مین آپ کو ادب اور خوش خلقی کا نہایت لحاظ تہا امرا اور حکام کی
جس قدر آپ تعظیم کرتی تہی اوتنی ہی آپ بائی مکہ کی ساتہہ خوش خلقی سی پیش آتی تہی
اور اس سبب سی آپ نہایت معزز اور مکرم تہی آپکی حسن اخلاق نی آپکی پیچیدہ مطالب
کو چہپا لیا تہا اور آپکا خلق خیر خواہی عام اور لوگون کی دوستی کیطرف منسوب ہوتا تہا
آپکا حافظہ بڑا تہا ظرافت عمدہ تہی خیالات بلند تہی رائی صائب صاف اور
قطعی تہی آپکے خیالات اور کام دونو دلیرانہ تہی اور اگرچہ آپکی ارادی رفتہ رفتہ کامیابی سی پوری ہوگئی پہلا خیال جو اون کو اپنی رسالت کا دلمین آیا اوس سی اون کی
دلیری اور بلندی رای ظاہر ہی ——— عبد اللہ کی صاحبزادی نہایت عمدہ
قوم مین ربیت پائی ہوئی اونہون نی نہایت فصیح عربی کا استعمال کیا اور اون کی
طلاقت لسانی اور بلاغت کو اونکی عقلمندانہ خموشی نی نہایت ترقی دی ———
وہ علم جس سی عوام الناس علم مراد رکہتی ہین حضرت کو بالکل نہ تہا کیونکہ آپ نے سوا اوس
تعلیم کی جو اونکی قوم مین ہوتی تہی پائی تہی اور حضرت کی قوم کی لوگ اوس زمانہ
مین علم ادب سے غفلت کرتی تہی بلکہ شاید حقیر جانتی تہی کیونکہ وہ اپنی زبان کی مقابلہ
مین کسی زبان کی منزلت نہ سمجہتی تہی وہ اپنی زبان مین استعمال سی کمال حاصل کرتی تہے
کتابون سی نہ حاصل کرتی تہی اپنی زبان کی ترقی دینی کو وہ اپنی شعرا کی ایسی تعریف

حفظ کرنی پر اکتفا کرتی تہی جنہین وہ اپنی بکار آمد خیال کرتی تہی اہل عرب با
وصف اسکی کہ اون کو استادونسے ملتا تہا بڑی اہل ہنر ہوجاتی تہی کیونکہ خیمہ بہی ایک
قسم کا مدرسہ تہا جو ہمیشہ کہلا رہتا تہا یہان اہل عرب تجربہ کار اور لیاقت والے
آدمیون سی مل مل کر بہت علم اور عقل حاصل کر لیا کرتی تہی اہل مشرق کی خوش
اخلاقی اور جودت رای ہماری تعلیم سی بالکل مختلف ہے عرب کی مورخین نی آپکے
شادی کا بیان بہت دلچسپ لکہا ہی حضرت کا نکاح بڑی دہوم دہام سی ہوا
تہا دو اونٹ دعوت مین ذبح ہوئی تہی اور حضرت خدیجہ کی غلام دف بجا بجا کر
مہمانون کی سامنی ناچ رہی تہی نکاح کیوقت حضرت کی اٹہائیس برس کی عمر تہی اور
حضرت خدیجہ کی چالیس برس کی مگر وہ بہت صاحب جمال تہین اگرچہ حضرت کی
عمر اور آپکی بی بی کی عمر مین مساوات نہ تہی مگر پہر بہی آپ بڑی اتفاق سی رہی اور کبہی
آپ نی اپنی ملک کی اوس قانون کا فائدہ نہ اوٹہایا جس مین ایک سے زیادہ نکاح
کی اجازت ہی — اب اس نبی کی پندرہ برس کی حالات بالکل معلوم نہین ہوئے
اسیطرح حضرت عیسیٰ کے بہی اوس زمانہ کی حالات معلوم نہین ہین جب آپ جوزف نجار
کی دوکان مین کام کیا کرتی تہی ہم کہہ سکتی ہین کہ اس مقدس عرصہ مین آپ اپنی عقل و رائے
کو ترقی دی رہی تہی اور رفتہ رفتہ اوس پیام کی تیاری کر رہی تہی جو آپکو خدا تعالیٰ کیطرف
سی سپرد ہوا تہا — آپ اپنی تئین الزامات اور بہتانون سی بچانی مین ہمیشہ مصروف
رہتی تہی کہتی ہین کہ ہر ایک سال آنحضرت جبل حرا کی کہوہ مین جاکر ایک مہینہ بسر کیا کرتی

تہی یہہ پہاڑ مکہ معظمہ سی تو میل کی فاصلہ پر مغرب کیطرف واقع ہے یہان انجیل ملاتہ
فرمایا کرتی تہی اور بیٹہکر فکر کیا کرتی تہی کچہہ تو آپکا مزاج پہلی ہی گرم تہا کچہہ اس سخت محنت
کی سببسے آپکی طبیعت پر ایک طرح کا اثر پیدا ہو گیا آپکو اکثر توہمات اور خیالات پیدا ہونے
لگی ـــــ آپکی ایک مورخ کا قول ہی کہ آپ متواتر چہہ مہینہ تک ایسی خواب دیکہا کئی جیسی
آپکو دن بہر خیالات رہتی تہی ـــ اس بات کی اصلی حقیقت معلوم کرنی بہت مشکل ہے
آیا آپکو سخت فکر کرنی کرتی یہہ خیالات بندہنی لگی تہی یا آپ پر مرض کی سببسے یہہ بیہوشی
طاری ہوتی تہی مگر یہہ بات یقینی ہی کہ وحی نازل ہونیکی وقت آپکا چہرہ بالکل متغیر ہو جاتا تہا اور
آپ بہت متفکر معلوم ہونی لگتی تہی ـــ آپ زمین پر اسطرح گر پڑتی تہی جیسی کوئی جاگا ہوا
یا مخمور گر پڑی اور نہایت سردی مین بہی آپ کی پیشانی پر پسینی کی بڑی بڑی قطرے
آجاتی تہی ـــ بلکہ روایت ہی کہ اگر وحی نازل ہونی کیوقت آپ اونٹ پر سوار ہوتے
تہی تو اوس اونٹ پر بہی ایک عجیب طرح کی حالت طاری ہو جاتی تہی کبہی پچہلی پیر دونی
بل زمین پر بیٹہہ جایا کرتا تہا اور کبہی اوٹہہ کہڑا ہوتا تہا یا یکایک کہڑا ہو کر اپنی ٹانگین
ادہر اودہر پہینکنی لگتا تہا گویا یہہ چاہتا تہا کہ ان ٹانگون کو توڑ کر پہینکدون ـــ
یہہ جو اکثر عیسائیون کا بیان ہی کہ غشی آپ کو مرگی کی سبب سی طاری ہوتی
تہی یہہ عیسائیون کی یونانی فرقہ کی ذلیل جہوٹی حجت بنائی ہی معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ لوگ اس نئی مذہب کی نبی کو بیماری کا داغ لگایا چاہتی ہین ایسی بہتان
سی عیسائیون کو نفرت کرنی ضرور ہی ان بد اندیش متعصبون کو یہہ خیال

کرنا ضرور چاہیئے تہا کہ اگر آپ کو فی الحقیقت یہہ مرض بہی ہوتا تو اونہین
دینی مسئلہ کی موافق آپ پر رحم لازم تہا نہ خوشی کرنا اور یہہ بات بنانا کہ
یہہ مرض خدا تعالی کی غضب کی علامت ہی ـــ عیاذاً باللہ ـ
آپ کو چالیسوان سال تہا رمضان شریف کی مہینہ مین آپ اپنی حجرہ مین
لیٹی ہوئی شب بیداری کر رہی تہی آپ نی سنا کہ کوئی میرا نام پکارتا ہی یہہ سنکر
سر مبارک باہر نکالا اوس وقت آپ پر اسقدر نور اور روشنی کا غلبہ ہوا کہ
آپ بیہوش ہوگئی جب آپکو پہر ہوش آیا آپ کی پاس ایک فرشتہ آدمی کے
شکل بنکر آیا اور اوس نی آپ کی سامنی ایک ریشمی کپڑا جو تمام لکہا ہوا تہا
پیش کیا اور کہا پڑہو آپ نی فرمایا کہ مجہی پڑہنا نہین آتا پہر فرشتہ نی کہا کہ بسم اللہ
کرکی پڑہو اور ایسی اللہ کا نام لیکی پڑہو جس نی آدمی کو ایک قطرہ خون
سی بنایا اور ایسی اللہ کا نام لیکر پڑہو جس نی انسان کو قلم کا استعمال سکہایا
اور جو اوس کے روح مین علم کا نور ڈال سکتا ہی آپکا دل اوسی لحظہ روشن
ہوگیا اور وہ نوشتہ باسانی پڑہ لیا پہر آپ کو بہت گہبراہٹ ہونی لگی اور
آپ جنگل کو دوڑکر تشریف لیگئی یہان آپ کو در و دیوار سی یہہ آواز
آنی لگی کہ ای محمد تو خدا تعالی کا نبی ہی اور مین جبرئیل فرشتہ ہون ـــ
اگر ہم یہہ خیال کرین کہ یہہ بات اکثر ہوتی ہی کہ جب آدمی تنہائی مین بیٹہا
ہو تو وہ ایسی اشکال وہمی کو صورِ حقیقی سمجہہ لیتا ہی اور علاوہ اس کے

۲ بارہوین صفحہ کا حاشیہ دیکہو ۱۲ مؤلف

بڑی بڑی عقلمند مرد اور عورتون کو ایسی وہم اکثر پیدا ہوی ہین مثلاً قیصر روم
کی ہمزاد کی حکایت اور اوس کا پروشیا کی خیمہ مین آنا اور ایک مہیب شکل کا
کردوم ول پاس آنا اور اوسکی شان اور شوکت کی پیشین گوئی کرنا اور زمانہ حالیہ
مولی تورش اور میڈم ڈی گاین اور سوئی ڈن برگ اور میڈم کروڈنر وغیرہ کی
حکایات جب ہم ان حکایات کو خیال کرین تو یقین ہوجاتا ہی کہ آنحضرت نی ہرگز فریب
نہین کیا اور اون کو دل یقین ہوگیا تہا کہ مجکو حضرت جبرئیل خدا تعالی کیطرف سی
کا حکم دی گئی اور مین نبی برحق ہون چوبیسوین رمضان المبارک کو آنحضرت اپنی
بی بی پاس آئی اور حضرت کی چہرہ سی غم کی علامات ظاہر تہین آپ نی اونکو بلایا
اور کہا کہ مجہی کوئی چیز باندہنی کو دو اور مجہپر ٹھنڈا پانی ڈالو میرا دل بہت گہبرا گیا
جب آپکو ذرا افاقہ ہوا تب آپنی اپنی رسالت کا راز اپنی زوجہ پر افشا کیا حضرت
خدیجہ نی اوسی فی الفور تسلیم کر لیا اس بات کا کچہ عجب نہین ہی کہ حضرت خدیجہ کو اس
امر مین کچہ شبہہ نہوا کیونکہ حضرت تمام عمر آپ پر بہت مہربان رہی اور ایسی بی بی کی
ساتہہ بڑی وفاداری سی بسر کی جنہون نی آپکو اپنی عشق کی سبب سی غریبی سی امیر بنایا
آپنی جبتک حضرت خدیجہ زندہ رہین اوس قانون کا فایدہ نہ اوٹہایا جسمین ایک سی زیادہ
نکاح جایز تہی آپ ہمیشہ بڑی وفاداری سی اپنی بی بی کی ساتہہ بسر کیا کئی اسمین تمین
وہ کیونکر آپکی بات کو یقین نکرتین لہذا اونہون نی آپکی اس وہم کو وحی خیال کرکی
اور تصدیق کر لیا کہ آپ خدا کیطرف سی نبی ہوگئی ہین حضرت خدیجہ کی بعد زید آپکا عربی غلام

ایمان لایا اور آپ نے اوس کو آزاد کر دیا پھر آپ کی چچازاد بھائی علی ابن ابیطالب ایمان
لائی پھر آپ نے ابو بکر کو دعوت اسلام کی اور کامیاب ہوئی ابو بکر قریش خاندان مین
بڑی امیر اور بڑی وجاہت تہی اسوقت تک کی بڑی بڑی امیر لوگ بعض ابو بکر کو
دیکھکر اور بعض صرف اونکی نصیحت سی اس نئے مذہب مین داخل ہو گئی —— یہہ بات ایکے
صاف باطنی پر خوب دال ہی کہ سب سے پہلی جو لوگ ایمان لائی وہ آپ کی دوست اور
اہل خاندان تہی جو آپکے عادات سی خوب واقف تہی اگر معاذ اللہ —— آپ فریبی
ہوتی تو یہہ لوگ آپ پر ہرگز ایمان نہ لاتی اور انپر بہی یہہ فریب ضرور ظاہر ہوتا مگر تہوڑے
دنونکی بعد آپکی اس کامیابی مین ایک سخت ہرج پڑ گیا آپ نے ایکدن اپنی قوم کی بڑی بڑی
معزز لوگون کو جمع کیا اور جب وہ اون کے سامنی اپنی رسالت کی مضمون کا بیان شروع
کیا یہہ لوگ تمام بی پروائی سی سننے لگی اور اونکی دلونمین شک پیدا ہوئے مگر جب آپنے خدا کے
وحدانیت اور اپنی رسالت کی مسئلون پر ہی قناعت نکی اور اپنی سامعین سے فرمایا
کہ میرا یہہ ارادہ ہی بتونکو غارت کردون اور اپنی اہل ملک کو پہر مذہب ابراہیم تلقین کرون
تو وہ تمام لوگ نہایت خفا ہوئی اور اونہون نی ارادہ کیا کہ آپ کو بجبر خاموش کردین
جسقدر کہ آپکی اہل قوم آپکی مخالفت مین سرگرم تہی اوسقدر اور لوگ نہ تہی —— ابو طالب
اگرچہ اسلام نلائی مگر پہر بہی اپنی بہتیجی کی حفاظت کیا کئی —— اب چند سال آپکی عمر کی بہت
مصیبت سے بسر ہوئی لوگ آپکی ساتھہ طعن اور تشنیع سی پیش آتی تہی اور بہت دق کرتی تہی
یہانتک کہ جو آپکی چند معتقد تہی وہ بہی اسی حالت مین گرفتار تہی —— ایک دفعہ

آپ کی دشمنوں نی کہا کہ آپ اپنی ارادہ سی باز آئی اور یہہ دولت اور حکومت
لیجئی مگر آپ نی قرآن شریف کی اکتالیسوین سورت اونکی جواب مین پڑہی سورت
مین سی یہہ چند آئتین منتخب کیجاتی ہین ـــ یہہ سورت اللہ تعالی رحمن اور رحیم
کیطرف سی الہام ہی مین تمہاری مانند آدمی ہون مجہی یہہ خدا ایتعالی کیطرف سی الہام
ہوا ہی کہ تمہارا خدا واحد ہی تم براہ راست اوس کی طرف رجوع کرو اور اوس سے
مغفرت مانگو ایسی لوگون پر لعنت ہی جو اللہ تعالی کو دیوتاؤن کی ساتہہ شامل
کرتی ہین اور زکوۃ نہین ادا کرتی اور آخرت کا نہین یقین کرتی مگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور راہ راست پر چلتی ہین یقینی جزائی بی زوال پائینگی کیا تم حقیقت
مین اوس خدا کو نہین مانتی جسنی دو دن مین زمین پیدا کی اور تم اوسکی شریک
مقرر کرتی ہو دنیا کا مالک وہی ہی اوسنی اس پر پہاڑ قایم کئی ہین جو سر بلند ہین
اوس نی دنیا کو برکت دی ہی اور چار دن کی عرصہ مین تمام دنیا مین رزق تقسیم
کیا ہی تاکہ سب لوگ اوس سی دعا کرین بعد اسکی اوس نی آسمان پیدا کئی جو ابتک
صرف دہوان تہی پہر اوس نی آسمانون اور زمین کیطرف یہہ خطاب کیا ـــ
حاضر ہو خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو ـــ ان دونون نی جواب دیا ہم حاضر ہین اور
فرمانبردار ہین ـــ اگر تجہی شیطان بہکائی تو تو خدا سی پناہ مانگ کیونکہ خدا ایتعالی
سمیع اور علیم ہی ـــ قریب کہین ہی کیون نہ آئی تیری قریب نہ آئیگا یہہ
قرآن شریف ـــ پیغام ہی جو اللہ تعالی دانا اور سزاوار ستایش کیطرف سی نازل ہوا ـــ

ہمنی مجھسی کوئی بات ایسی نہین کہی — خیر — جو تمھسی پہلی ہونیوالسی نہ کہی ہو — تیرا
خدا البتہ بڑا غفور ہی اور سزا دینی والا — اس آیت کی جوابمین آنحضرت کی مخالفین نے درخواست کی
کہ آپ ہمین کوئی معجزہ دکھائی جس سے آپکی رسالت کا یقین ہو مگر آپنی انکار کیا اور فرمایا کہ مجھی
اللہ تعالی نی نصیحت اور راہ راست بتانی کی واسطی پیدا کیا ہی معجزہ دکھانی کو نہین
پیدا کیا — اور اوسوقت قران شریف کی ایک آیت پڑہی اور اپنی مخالفین سی ارشاد کیا
کہ تم کوئی ایسی تصنیف لاؤ جسمین ایسا حسن عبارت اور بلند خیالی پائی جائے — کسی نی بہت ہی
لکھا کہ آنحضرت نی اپنی رسالت کی ثبوت کیواسطی کسی مکر یا جہوٹی معجزہ کا استعمال کیا ہو
برخلاف اسکی یہہ معلوم ہوتا ہی آپکو اپنی دلائل اور فصاحت پر اعتماد کلی تہا اور حرارت
مذہبی نی اس زمانہ مین آپکی بڑی مدد کی تہی آپکی ورجذبونکی کچھہ حقیقت نہ تہی آپکا کوئی کام اور
زمانہ حرارت مذہبی سی خالی نہ تہا یہہ تعجب کے بات ہی کہ آپ صریحا فرماتی ہین کہ مجھہ مین معجزہ
دکہانیکی طاقت نہین ہے مگر توبہی ہر طرح کی معجزی آپکی طرف منسوب کئی گئی ہین اور آپکی واقعی
حالات اور تعلیم کا ذکر اسقدر حکایات اور تاویلات مین مخلوط ہی جیسی کسی عیسائی ولی کا
ہو حقیقت مین آیات قرانی آنحضرت کی قانون سی اسقدر مختلف ہین جیسی — بودھ مذہب کے
عجیب خیالات انجیل کی بیان سے — گبن صاحب نی ان مصنوعی معجزون مین سی یہہ معجزہ لکہا
ہی — کج فہم عیسائی بیان کرتی ہین کہ آنحضرت نی ایک کبوتر پال رکہا تہا جو آسمان سے
اوترتا اور آپسے سرگوشی کرتا معلوم ہوتا تہا جب یہہ مصنوعی معجزہ گرد شش نے
بیان کیا اور کسی عربی مترجم پوکوک نی پوچہا کہ اون مصنفین کے نام کیا ہین جنہون نی — تمنی یہہ

(۲) گبن صاحب کی کتاب موسومہ ڈکلائن اینڈ فال کی جلد ۵ صفحہ ۱۱۱ مطبوعہ لندن دیکھو ۱۲ مؤلف

روایت قتل کی گو مسٹر نے ناچار اقرار کیا کہ یہہ تو مسلمانونکو بھی معلوم نہین مگر
اس خیال سے کہ مبادا اہل اسلام ناخوش ہون اور تضحیک کرین اوس دروغ تعصب
آمیز کا ترجمہ نکیا یہہ مقام تمام لاطینی ترجمون مع غیرہ مین ابتک مشہور ہے ـــــ جب
ابو لہب نے دیکہا کہ آنحضرت کی دشمن ہنوز آپکی بدخواہی مین سرگرم ہین تو نہایت التجا
سے آپکو سمجہایا کہ اب اس ارادہ سے باز آئیے بہت جلد ورنہ کبہی مگر آپنے جواب دیا کہ اگر تمام
قریش میری قتل کا قصد کرین اور آفتاب اور ماہتاب بہی دہنی بائین اونکی شریک ہون
تو بہی مین اپنی ارادہ سے باز نہ آؤنگا ـــــ آپنے اس مخالفت کا ہرگز کچھ خیال نکیا
اور پہر چالیس مہمان جمع کئے انمین اکثر لوگ آپکی ہمقوم تہی ـــــ روایت ہے کہ اونکی
سامنے ایک بکریکا بچہ ذبح کیا ہوا اور دودہ کا قدح رکہا جب یہہ لوگ کہانے سے فارغ
ہوگئے اوسوقت آپ کہڑی ہوئے اور اپنی رسالت کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ دنیا اور دین
کی خیرات اون لوگون کو ملیگے جو میری امت مین آئینگے اس فصیح فقرہ پر کلام ختم کیا تم مین سے
کون آدمی اس بوجہ اوٹہانے مین میری مددگاری کریگا اور کون میرا ویسا قایم مقام اور جانشین
بنیگا جیسی حضرت ہارون حضرت موسی کی تہی تمام اہل محفل حیران اور خاموش تہی کسیکو
یہہ جرات نہوئی کہ اس خوفناک عہدہ کو قبول کرے کہ آنحضرت کی چچازاد بہائی جو جوان اور
دلیر تہی یکایک کہڑی ہوگئی اور باواز بلند کہنی لگی اے نبی مین اگرچہ ان حاضرین مین سب سے
خورد ہون اور میری آنکہو مین نزلہ کا خلل ہے اور میرا پیٹ سب سے بڑا ہے اور میرے
ٹانگین سب سے لاغر مین مگر اے نبی مین تیرا جانشین بنجاؤنگا آنحضرت نے یہہ بات

سنکر حضرت علی کو اپنی گلی لگایا اور پکار کر فرمایا دیکھو یہہ میرا بہائی اور میرا قائم مقام ہے

—— جب آپ اسطرح اظہار رسالت فرما چکی تو آپنے مکہ مین علی العموم وعظ فرمانا شروع کیا اور ہر روز آپکی امت مین ترقی ہونی لگی جہان آپ اکثر وعظ فرمایا کرتی تہی وہ مقام صفا تہا بعض پہاڑیان ہین جو قریب مکہ معظمہ کی ہین مگر آپ کبہی کبہی جبل حرا کیطرف بہی تشریف فرما ہوتی تہی اور وہان سی بہی سورتین قران شریف کی لایا کرتی تہے

—— اس زمانہ مین حضرت عمر ایمان لائی یہہ آپکی سخت دشمن مگر صاف باطن تہی فی الحال حضرت عمر اپنی بہن امینہ سی بہت ناراض ہوی کیونکہ وہ اسنکی مذہب مین داخل ہوگئی تہین آپنی دیکہا کہ وہ ایکدن بیٹہی قران پڑہ رہی ہین آپنی اون کو خوب مارا اور قران کو زمین پر پہینک دیا اس لڑکی نی قرآن کو جبر و سنجیدگی سی اوٹہا لیا اور اوسی اپنی بہائی کی دینی پر ہرگز راضی نہ ہوئی آپ اور بہی زیادہ خفا ہوئی اور اونسی قرآن چہین لیا مگر اسوقت آپکی نظر حسن اتفاق سی قرآن شریف کے چند سطرون پر جا پڑی آپ بہت متعجب ہوئی اور تعریف کرنی لگی بعد ازان اوسی جگہہ کہڑی کہڑی ایمان لائی اگرچہ آپ اسوقت مسلح تہی اپنی ہتیار نکہولی اور بخط مستقیم قلعہ صفا کی جانب جو جائی پناہ آنحضرت تہا روانہ ہوئی آنحضرت نی آپکو اپنی طرف آتی دیکہکر باواز بلند فرمایا ای عمر تم کہانسی آتی ہو کیا تم یہان جبتک رہو گی کہ تم آسمان کے تلی دبجاؤ اور وہ تمپر گر پڑی حضرت عمر نی جواب دیا مین آپکی پاس آتا ہون اور خدا پر اور آپ پر جو اوسکی پسندیدہ نبی ہین ایمان لاتا —— جب قریش کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ آنحضرت ہنوز اپنی مذہب کے رواج دیتی جاتی ہین اونہون نی ہر طرح

کا ظلم کرنا شروع کیا اور آپکی امت پر ایسا ظلم کیا کہ وہ مکہ مین رہنا مصلحت نسمجہی یہہ
باتین دیکہکر آنحضرت نی حکم فرمایا کہ تمہارا یہان سی چلی جاؤ اور اپنی جان بچاؤ یہہ لوگ
ابیسینیا مین چلی گئی اور وہان مطمئن ہوئی یہہ پہلی مہاجرت آپکی رسالت کی پانچوین برس
ہوئی ان پناہ گزین مرد عورتون اور بچون کی تعداد اسی ہو گی ان لوگون سی نجاشی بادشاہ
ابیسینیا بہت مہربانی سی پیش آیا اور اونی قریش کی اوس فوج کو جو آپکی تعاقب مین گئی تہی ان کی
گرفتار کرنی سی انکار کیا عرب کی مورخین کا قول ہے کہ وہ خود مسلمان ہو گیا —

باب دوم آنحضرت اور قرآن شریف کا ذکر

چونکہ آپ کی بعثت کی دوسری سال مکہ مین آپکی معتقدین بکثرت ہو گئی اور اہل شہر کو اونسی
اندیشہ ہونی لگا اہل شہر نی منادی کروائی کہ آیندہ کوئی آدمی اسلام قبول کری مگر جبتک آپکی
چچا ابو طالب زندہ رہی تب تک آپکو اون لوگون سی کچہہ تکلیف نہ پہنچی وہ آپ کی بہت حفاظت
کرتی رہی دو برس بعد اون کا بہی انتقال ہوا اور اب آپکو اہل مکہ سی بہت تکلیف پہونچنی
لگی ابو طالب کا تمام مال اور اختیارات آنحضرت کی دشمنون کو سپرد ہوا یہہ لوگ آپسی
اور زیادہ دشمنی کرنی لگی اور ہر موقع پر طعن و تشنیع سی پیش آنی لگی یہانتک کہ جب آپ
نماز مین مصروف ہوتی تو یہہ لوگ آپکی پوشاک پر تمام قسم کی غلاظت پہینک دیتی اور طرح
طرح سی آپکی حقارت کرتی — اس وقت آپ پر ایک اور صدمہ پڑا — ابو طالب کی
انتقال کی تہوڑی ہی عرصہ منقضی ہوا تہا کہ حضرت خدیجہ بی بی آپکی گود مین انتقال فرمایا —
آپکو اپنی بی بی کی سبب سی صدمہ جانگداز ہوا — بیس برس تک حضرت خدیجہ آپ کی

مشیر اور مددگار رہی تہین اونکی وفات کی سبب آپکو بہت رنج ہوا اور گہر اوجاڑ
معلوم ہونی لگا باوصف اسکی کہ ضعیفی کی باعث حضرت خدیجہ کا حسن بالکل جاتا رہا ہوگا
مگر آنحضرت اونکی دم وفات تک وفادار رہی اور آپ نی دوسرا نکاح نکیا ———
جب حضرت خدیجہ مکہ کی قبرستان مین دفن ہوئین اور یہہ گورستان شہر کی شمالی مغربی
گوشہ مین واقع ہی ہمنی برخت صاحب سیاح کی کتاب مین لکہا دیکہا ہی کہ حضرت خدیجہ
قبر ابتک قایم ہی اور زائرین اوسپر ہمیشہ جمعہ کی صبح کو جایا کرتی ہین اس قبر مین تعویذ
کی سوا اور کوئی چیز عجیب نہین ہے اس تعویذ پر کوفی خط سی ایک کتبہ لکہا ہوا ہی اور یہہ
کتبہ آیۃ الکرسی ہی ——— آنحضرت دم وفات تک حضرت خدیجہ کی شکرگذار رہے
آپکی اس شکرگذاری سی ایکدن حضرت عایشہ نہایت ناراض ہوئین یہہ آپکی سب بیبیوں مین
سی نہایت حسین تہین اور انہی آپ نی حضرت خدیجہ کی وفات کی بعد نکاح کیا تہا ———
اس خفگی کی عالم مین حضرت عائشہ نی آپ سی سوال کیا کہ کیا خدیجہ مسن نہ تہین اور کیا اللہ تعالی
نی آپکو اون سی زیادہ حسین اور بہتر زوجہ نہین عنایت کی آپنی جلدی سی اور باآواز بلند جواب
دیا خدا جانتا ہی کہ یہہ معاملہ اسطرح نہین ہی ——— اوس سی بہتر اور زیادہ مہربان منکوحہ ہونا ناممکن
ہی اونہون نی اوس حالت مین میری نبوت کا یقین کیا جس زمانہ مین تمام آدمی میرا مضحکہ کرتی
تہی اور مجہی حقیر جانتی تہی اور جس زمانہ مین مین غریب اور حقیر اور مصیبت زدہ تہا اوس زمانہ
مین اونہون نی مجہی تسلی دی اور میری مدد کی ——— چونکہ اب آپکا کوئی مددگار نرہا تہا اور
آپکو قریش خاندان کی لوگ جو آپکی قریب کے رشتہ دار اور ایک زمانہ مین دوست تہے طرح طرح کی تکلیفین

دینی لگی تہی لہذا آپ کو ناچار کوئی امن ڈہونڈنا ضرور پڑا آپ اپنی وفادار خدمت
گذار زید کو لیکر طایف کے جانب روانہ ہوی — یہہ قصبہ مکہ سی ۶۰ ساٹہہ میل کی
فاصلہ پر ہی اور اوسکی مشرق مین واقع ہی یہان آپ کی دوسری چچا عباس رہتی تہی
— جونہین آپ اس قصبہ مین داخل ہوی آپنی وہان کی تین امیرون سے ملاقات کی اور
اونسی بیان کیا کہ مین نبی ہون تمہین چاہئی کہ ایمان لاؤ اور اسلام کی پہیلانی مین میری
مدد کرکی یہہ سربلندی حاصل کرو مگر اونہین یقین نہ آیا — اونہون نی وہی اعتراضات
کرنی شروع کئی جو قریش خاندان کی لوگ کرتی تہی اور آپ کو نصیحت کی کہ آپ کہین اور پناہ
گزین ہون — مگر آپ یہان ایک مہینہ تک قیام پذیر رہی اور وہان کے عقلا اور سمجہدار لوگ
اپکی قدری خاطرداری کرتی رہی مگر آخرکار غلامون اور ذلیل قومون نے حضرت پر بلوہ کیا
اپکو پتہر مارے اور دو یا تین میل تک ریت مین آپکا تعاقب کیا اور اون پہاڑیون تک
اپکی پیچہی آی جو شہر کی گرد واقع ہین یہان آپ بہت تہک گئی تہی اس جای پر بہت سے
باغ واقع ہین اون مین سی آپنی ایک انگور کی بیل کے سایہ مین دم لیا بعد اسکی آپ پہر مکہ
کیطرف روانہ ہوی جب آپ شہر کی قریب پہنچی آپ نی مطعم ابن عدی کو پیغام بہیجا یہہ
شخص بڑا ذی وجاہت تہا اور آپکا معتقد بہی تہا اس شخص سے آپ نے یہہ خواست کی
کہ مجہی شہر مین صحیح سالم کسیطرح پہنچادی وہ اسبات پر راضی ہوگیا مطعم نی اپنی
بیٹون اور متعلقین کو جمع کیا اور حکم دیا کہ تم کعبہ کی پاس مسلح ہوکر کہڑی ہوجاؤ اسکی
بعد آنحضرت مع زید کی مکہ مین داخل ہوی مطعم منادی کرتا جاتا تہا کہ کوئی آپ سی نہ بولی اور

تاکہ آنحضرت کعبہ مین گئی اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور پہر مسلم اور اوسکی گروہ کو بطور
بدرقہ کی لیکر اپنی گہر تشریف لی آئی —— حضرت خدیجہ کی وفات کی دو مہینہ
بعد آنحضرت نی بی بی سوداسی نکاح کیا یہہ بیوہ تہین اور اسی وقت حضرت عایشہ سی
بہی شادی کی حضرت عایشہ آپکی دوست حضرت ابوبکر کی بیٹی تہین اور نہایت حسینہ
تہین اس نکاح سی آپکی بڑی غرض یہہ تہی کہ میری اور ابوبکر کی دوستی اور بہی مستحکم ہوجاے
—— کہتی ہین کہ آنحضرت نی بی بی خدیجہ کی وفاتکی بعد گیارہ یا بارہ نکاح کئی اور آپ
پندرہ یا تیرہ عورتون سی منسوب کئی گئی تہی اس سبب سی بعض مخالف مورخ آپ پر بہت
اعتراض کرتی ہین اور آپکی اس فعل کو شہوت پرستی کیطرف منسوب کرتی ہین — معاذ اللہ مگر علاوہ
اسباب کی کہ اہل عرب اور مشرقی لوگ آنحضرت کیوقت مین ایک سی زیادہ نکاح کیا کرتی تہے
اور اون کا یہہ فعل قبیح نہ خیال کیا جاتا تہا —— یہہ بات بہی یاد رکہنی چاہیی کہ
آپ پچیس برس کی عمر سی پچاس برس تک ایک ہی بی بی پر قانع رہی اور جب اونہون نے
ترپیسٹہہ سال کی عمر مین انتقال فرمایا اوسوقت تک اونکی ہان کوئی بیٹا نہ پیدا ہوا تہا
اب ہم پوچہتی ہین کہ یہہ بات ممکن ہے کہ ایک شخص شہوت پرست ہو اور ایسی ملک کا باشندہ
ہو جہان ایک سی زیادہ نکاح کرنی جایز ہون اور وہ شخص پچیس برس تک صرف ایک بی بی
پر قانع رہی غالب ہے کہ آنحضرت نی جو اپنی آخر عمر کی تیرہ سال کی عرصہ مین بہت سے نکاح کئی وہ
صرف فرزند کی امید مین کئی ہونگی وہ مقدس مہینا جس مین زایرونکی قافلی مکہ مین آیا کرتی تہے
امن کا زمانہ ہوتا تہا چونکہ یہہ مہینا رہتا تہا لوگ باہم جنگ نکرتی تہی اور آومیون کی غول

کئی طول اطراف سی اس قومی عبادتخانہ مین آیا کرتی تہی تاکہ اس سالانہ جلسہ مین شامل
ہون آنحضرت نی اس موقع کو بہت غنیمت سمجہا اور وعظ کہنا شروع کیا یہان آپکے
بہت لوگ معتقد ہو گئی یہہ لوگ یثرب کے رہنی والی تہی جب اہل یثرب اپنی وطن کو گئی
تو اونہون نے اس نئی مذہب کے نہایت تعریف کی اور اپنی دوستون اور اہل شہر کو سمجہایا
کہ تم بہی اسی مذہب مین آجاؤ چونکہ اہل مکہ اور مدینہ مین معاملات تجارت مین رقابت
تہی اور مکہ کی لوگ اس مذہب سے نہایت متنفر تہی لہذا اہل مدینہ نی یہہ مذہب اور بہی
خوشی سی اختیار کر لیا حضرت نی اپنی رسالت کے بارہوین سال اپنی اورشلیم کی شبرویکا
حال بیان کیا اور فرمایا کہ یہان سی مین البراق پر سوار ہو کر آسمان پر گیا حضرت
جبرئیل بہی میرے ساتہہ تہی قرآن کی سترہوین سورت مین بہی اسبات کا ایک مبہم اشارہ
ہی آنحضرت نی جو شب معراج کا حال بیان کیا وہ یہہ ہی کہ مین ایک شب کو اپنی بی بی عائشہ
پاس سوتا تہا مینی سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہی یہہ سنکر مین اوٹہہ کہڑا ہوا
اور مینی دیکہا کہ حضرت جبرئیل کہڑی ہوئی ہین اور اونکی پاس البراق کہڑا ہی یہہ ایک
عجیب طرحکا جانور تہا اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کی سی ناک اونٹ کیسی جسم
گہوڑی کا سا دم خچر کیسی اور سم بیل کیسی وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تہا اور
برق کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نی اپنی پرون کا ساتوان جوڑا کہولا اور
اوڑنا شروع کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوئی اور اونکی ہمراہ ہوئی جب آپ اورشلیم
مین پہنچی تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی سی ملاقات ہوئی

اون سی آپ نی ای بہاییو خطاب کر کی ملاقات کی اور اون کی ساتہہ نماز پڑہی اسکی
بعد آپ آدرشلیم سی حضرت جبرئیل کی ساتہہ روانہ ہوئی یہان حضرت نی نور کا
ایک زینہ دیکہا جو اپکی واسطی تیار تہا اس زینہ پر آپ مع ان سب نبیونکی چڑہ گئی اور
البراق کو ایک لوہی کی قلابہ سی باندہ گئی یہہ قلابہ ایک ٹیلہ مین لٹکا ہوا تہا اور البراق
کو آپ نی اس نظر سی یہان باندہا تہا کہ یہہ ہماری واپس آنی تک ہمارا انتظر رہی جب
آپ آسمان پر پہنچی تو حضرت جبرئیل نی آنحضرت کو ساتون آسمانون کا ملاحظہ کروایا
ورجل شاعر نی بہی (بلا تشبیہہ) ڈینی کو اسیطرح آسمانون کا مشاہدہ کروایا تہا جب
آپ پہلی آسمان پر تشریف لیگئی آپ نی فرشتون کا ایک گروہ دیکہا کہ طرح طرح کی
شکلین رکہتی ہاتہی بعضون کی شکل آدمیون کیسی تہی بعض پرندون سے مشابہ تہی اور بعض
چرندونکی شکل رکہتی تہی وعلی ہذا القیاس پرندون مین اپنی ایک مرغ دیکہا کہ وہ
نہایت بلند قامت تہا اور اوس کی پر برف کی مانند سفید تہی تمام فرشتی
جو وہان پر رہتی ہین جمع تہی تا کہ خدا تعالی سی وہان کی مخلوق کے
سفارش کرین آخر کار یہہ سب نبی وہان پہنچی جہان سدرہ ہی اور جنت
کی باغ کی حد ہی اس درخت کی پہل ایسی بڑی تہی کہ اون مین سی ایک
پہل عرصہ دراز تک تمام مخلوقات کی خوراک کو کافی ہوتا یہان انہون
نی ایک حد دیکہی جس پر سی اب تک انسان کا گذر نہوا تہا اور جو سمانون
کو اللہ تعالی کی تخت سی جدا کرتی ہے سدرہ کے

پاس ایک اور فرشتہ آپکا انتظار کر رہا تہا یہہ آنحضرت کو لامکان مین لیگیا اور گروہ گروہ
فرشتے دکہائی جو اللہ تعالی کی تعریف مین مصروف تہی اسکی بعد آپ خدا تعالی کی سامنی حاضر ہوئے
اور اجازت ہوئی کہ تو ہماری تخت سے دو کمانون کی فاصلہ پر آ آپنے اس تخت پر نور سے کلمہ لکہا ہوا
دیکہا کہ اوسکا ترجمہ یہہ ہی سوای خدا کی کوئی معبود نہین اور محمد اوسکا نبی ہی وہ کلمات جو
خدا تعالی نے آپسے کہی معلوم نہین ہو سکی جو کچہہ تکو معلوم ہوا وہ یہہ ہی کہ خدا تعالی نے
حکم کیا کہ مسلمان ہر روز پچاس دفعہ نماز پڑہا کرین مگر آنحضرت نے حضرت موسی کی صلاح سے
یہہ التجا کی کہ ای العالمین تو نماز کی تعداد پانچ مقرر کر یہہ درخواست منظور ہو گئی —— بعد
ازان آپ حضرت جبرئیل کو ہمراہ لیکر مکہ کیطرف راجع ہوئی —— جب اورشلیم مین پہونچی
براق پر پہر سوار ہوئی اور اپنی گہر واپس آئی —— بعض مفسرین کا قول ہی کہ اس عجیب سفر
مین اسقدر کم عرصہ صرف ہوا تہا کہ جب آنحضرت بستر پرسے حضرت جبرئیل کی آواز سنکر
اوٹہی اتفاقاً آپکی ٹہوکر سے ایک پانیکی تہلیا گرتی پڑی گرتی ہی تہی مگر جب آپ واپس آئی تو
وہ تہلیا زمین پر گرنی نہ پائی تہی آپنے اوسے راستہ مین تہام لیا اور پہر اوسکی جگہہ پر رکہدیا
مگر پانی کا ایک قطرہ بہی زمین پر نگرا —— معراج کا بیان ایسا ہی کہ ایک راوی دوسری مبالغہ سے بیان
کرتا ہی —— لوگون نے معراج کی بیانمین تعصب مذہبی کی باعث سے اپنی اپنی خیالات
کی باگین ڈہیلی چہوڑدی ہین سفر اورشلیم اور صعود آسمانی دونون طرح بیان کئی گئی ہین جیسی کوئی
داستان کہتا ہی اور اوس مین خوب شاعری کی ہی —— معراج کی مضمون پر آنحضرت
کی معتقدین مین بہت اختلاف ہی بعض کا قول ہی کہ معراج صرف ایک خواب تہا

[illegible]

بعض کہتی ہین کہ آورشلیم تک تو اپکا جسم بہی گیا تہا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض
کہی ائی ہی کہ صعود آسمانی اور سفر آورشلیم دونون آپکی مع جسم فرمائی یہہ نہین کہ صرف
روح ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نی بہی اوسکی درستی
ہونیکا انکار نہین کیا ــــ جس سال کہ معراج ہوئی اور جسمی مسلمان ہون مقبول کہتی ہین اوس
سال یثرب کی بارہ آدمی مکہ مین آئی اور عقبہ مین یہہ قسم کہائی کہ ہم آنحضرت کی فرمان برداری
ہی انحراف نکرینگی عقبہ ایک پہاڑیکا نام ہی جو مکہ کی شمال مین واقع ہی اس قسم کو بیعۃ النسا
یعنی عورتونکی قسم کہتی ہین اسکو عورتونکی قسم اسلئی بہی کہتی ہین کہ اس مین کوئی عورت شامل
تہی بلکہ اسلئی کہتی ہین کہ بعد ازان یہہ قسم عورتون سی لیجاتی تہی اور اس قسم مین شرایط یہہ
تہین کہ ہم چوری اور زنا سی احتراز کرینگی اور اپنی بچون کی قتل سی باز آئینگی بت پرست عورتونکا
قاعدہ تہا کہ جب وہ کثیر العیال ہو جاتی تہین تو اپنی بچونکو اس لحاظ سی قتل کر ڈالتی تہین کہ ہم
انکی کفالت کی متحمل نہو سکینگے اور لوگون پر بہتان نلگائینگی اور نبی کی اون تمام احکام کی
فرمان برداری کرینگی جو عقل کیخلاف ہون جبکہ مکہ مین آنحضرت کی معراج کی بابت بہت تکرار
ہو رہی تہی یثرب کی لوگ آپکی نہایت مداح تہی اور ہولکی محل آپکی پاس آئی انمین سی آپنی بارہ آدمیونکو
تہوڑی عرصہ تک اپنی پاس رکہا اور اونہین یہہ نہایت مذہب تلقین کیا بعد اسکی اونہین یثرب کو
واپس بہیجا کہ وہان جاکر اسلام پہیلاوین اونہون نی اس مذہب کو نہایت جمیعت و مشقت سی
پہیلایا اور تہوڑی عرصہ مین اکثر اہل یثرب کو مسلمان کر لیا جب آپکو یہہ حال معلوم ہوا آپ نی وہان
جانیکا قصد کیا اس زمانہ مین ابوسفیان جو آنحضرت کا سخت دشمن تہا ابو طالب کی جگہہ مکہ کا حاکم بنگیا

اور اکثر اہل قریش نے بھی یہہ ارادہ کر لیا کہ آنحضرت کو قتل کر ڈالین کیونکہ وہ
دیکھتے تھے کہ آنحضرت کی وجاہت و اقتدار روز بروز ترقی پر ہے آپ نے ان دونون
دشمنون سے بچنے کے واسطے وہان جانیکا قصد کیا تھا ـــ جب یہہ راز آنحضرت پر
افشا ہوا کہ قریش لوگ مجھے قتل کرنا چاہتے ہین آپ اور آپ کے دوست ابوبکر رات
کیوقت نکلکر بھاگے اور حضرت علی سے کہگئے کہ تم میری بستر پر میرا بستر چادر اوڑھکر
لیٹ جانا قاتلون نے پہلے آپ کے گہر کا محاصرہ کیا اور بعد ازان دروازہ توڑ کر گہر
مین گہس آئے مگر بجائے آنحضرت کے حضرت علی کو پایا جو صبر و شکر سے اوس موت کی منتظر
تھے جو آپ کے عوض کیواسطے تجویز ہوئی تھی آپکی اس وفاداری کو دیکھکر اون خونیون کو
بھی رحم آیا اور وہ حضرت کو صحیح اور سالم چہوڑ گئے کسی طرح کی آپکو تکلیف نہین دی گئی
اس عرصہ مین آنحضرت اور آپکے دوست مکہ سے تہوڑی دور جبل ثور کی ایک گہاٹی مین جا
چھپے ـــ اس غار مین آپ اور ابوبکر تین روز رہے اور ابوبکر کی بیٹا اور بیٹی آپکیواسطے
کہانا پانی لاتے رہے اور خبر بہی دیتے رہے جب آپ یہان مخفی تھے حضرت ابوبکر اپکو اس
مصیبت کیحالت مین دیکھکر بہت دل شکستہ ہوگئے اور کہنے لگے دیکھیے ہم یہان سے کیونکر
نجات پاینگے ہم صرف دو ہی آدمی ہین آنحضرت نے فرمایا یہہ بات غلط ہے تیسرا بھی ہمارے
ساتھ ہے وہ خدا تعالی ہے اور وہ ہمین محفوظ رکھیگا ـــ جب قاتل آپ کی تلاش کرتے
کرتے غار پر پہنچے تو دیکھتے کیا ہین کہ اوس کے منہہ پر ایک کبوتر کا گہونسلا ہے اور اوسپر مکڑی
نے جالا بنایا ہے ـــ یہہ دونون باتین معجزہ سے وقوع مین آئین تھین اسی اونہون نے یہہ

[illegible] ۱۲

نتیجہ نکالا کہ یہہ غار خالی ہی اور طرف دہونڈنی چلی گئی جب آنحضرت اور اونکی دوست نی یہہ حال دیکہا وہ غار سی نکل آئی اور ایک انیسی شہرک کی راہ سی یثرب مین آئی جو جار نہ تہی یہہ دوسری ہجرت سولہوین جولائی ۶۲۲ء عیسوی تہی اور حضرت کی رسالت کی تیرہ برس بعد واقع ہوئی اس زمانہ مین فارس مین خسرو پرویز بادشاہ تہا اور آنحضرت تریپن برس کی تہی ——— اہل یثرب نی آنحضرت کی بڑی تعظیم اور تکریم کی اور آپکی تشریف آوری کی یادگار مین یثرب سی اپنی شہر کا نام مدینۃ النبی رکہا (یعنی شہر نبوی) مدینہ مین آنحضرت بڑی ہادی اور شہنشاہ بنگئی اور ایک کہجور کی لکڑی یا ایک پتہر کی سی منبر پر بیٹہکر آپنی اپنی قوم کی بت پرستی کی استقدر مذمت فرمائی اور سامعین مین اس قدر حرارت اسلامی اور فرمانبرداری پیدا کی کہ جنبتی قاصد مکہ سی آئی تہی اونکو ناچار یہہ اقرار کرنا پڑا کہ یہان آنحضرت کی مکہ سی زیادہ تعظیم ہوتی ہی اور لوگ آپکی خسروان فارس اور قیصران روم سی زیادہ فرمان برداری کرتی ہین اس زمانہ تک یہہ نیا مذہب صرف زبانی مسئلون پر مبنی تہا مگر اب اسکا استحکام بنیاد ضرور ہوا اور آنحضرت کو عبادت کی طور اور رسوم ایجاد کرنی پڑین لہذا حضرت نی نمازین اور اونکی وقت مقرر فرمائی اور ایک طرف بہی معین کہ اس جانب نماز پڑہی جائی ——— اسوقت آپنی ایک مسجد تعمیر فرمائی اور نہایت سادہ وضع تہی آنحضرت نی اس مسجد کی تعمیر مین اپنی ہاتہہ سی بہی کام کیا تہا ——— اسی زمانہ مین آپنی یہہ رسم جاری کی کہ مؤذن اہل اسلام کو نماز کیواسطی اطلاع دیا کری یہہ مؤذن سب سی اونچی مکان یا کسی مینار پر چڑہکر پکارتا ہی اور کہتا ہے

کہ اللہ بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین اور محمد اوسکی بھیجے ہوئے ہین آؤ نماز پڑہو خدا تعالی بڑا ہے
اور واحد ہی اللہ آپ مین چار صفتین مجتمع تہین آپ بادشاہ اور سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تہی سبکو
اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا کیطرف سی وحی نازل ہوتی ہی اور جیسی آپکی معتقدین کو آپسی ارادت
اور محبت تہی ایسی کبہی کسی اور نبی کی امتون کو اوس سے نہین ہوئے لوگ آپکی اسقدر عظمت کرتی
تہی کہ اگر کوئی چیز آپکی بدن مبارک سی مس ہو جاتی تو اوسکو متبرک خیال کرتی اگرچہ آپکو شہنشاہ
ہونیسی بہی زیادہ قوت و اقتدار اور اختیار تہا مگر آپ نہایت سیدہی سادی وضع سی بسر کرتی تہی چنانچہ حضرت
عایشہ کا قول ہی کہ آپ اپنی حجرہ مین اپنی ہاتہہ سی جہاڑو دیا کرتی تہی اپنی آگ آپ روشن کرتی تہی
اور اپنی کپڑونکو اپنی ہاتہہ سی پیوند کر لیا کرتی تہی آپ کہجورین اور جو کی روٹی و دودہ اور شہد کی
ساتہہ کہایا کرتی تہی اور یہہ چیزین آپکو اپنی معتقدین سی ہم پہنچتی تہین اگرچہ آپ معاملات دینی
مین اسقدر مشغول اور ساعی تہی مگر معاملات دنیوی کیطرف بہی اتنی کم توجہ فرماتی تہی آپکو
خبر آئی کہ شام سی ایک بڑا مالدار قافلہ چلا آتا ہی اور اوسمین ایک ہزار اونٹ ہین اور ابو سفیان
اوسکا حاکم ہی اہل مکہ نی نو سی پچاس بڑی تجربہ کار سپاہ اونکی محافظت کیواسطے بہیجی ہین اور اگرچہ آپ
اوس وقت صرف تین سو تیرہ سپاہی اور دو گہوڑی بہم پہنچا سکی مگر پہر بہی آپنی ارادہ کیا کہ اس قافلہ
پر حملہ آور ہون بحر قلزم کی قریب چاہ بدر کی برابر آپنی اپنی فوج کا قیام کیا ابہی آپنی اپنی سپاہ
کی صف بندی وغیرہ سے فرصت نپائی تہی کہ اہل مکہ کی لشکر دور سی نظر پڑی مگر چونکہ زمین ناہموار تہی
اونکی باقی فوج نظر نہ آئی اور یہ معلوم ہوا کہ وہ ہمسی تعداد مین بہت زیادہ ہین آپکو خوب یقین تہا
کہ اسلام کی کامیابی اور ناکامی صرف اس لڑائی کی نتیجہ پر منحصر ہی آپنی اپنی دونون ہاتہہ

آسمان کیطرف اوٹھائی اور یہہ دعا کی ـــــ ای خدا مین ملتجی ہون کہ تو اپنا فتح اور مدد کا
اقرار فراموش نکیجو اسلئے اگر یہہ چہوٹا سا گروہ شکست پائیگا تو بت پرستی پہیل جائیگی اور
تیری صادق عبادت پردۂ زمین سی بالکل اوٹھہ جائیگی اس عرصہ مین لڑائی شروع ہوگئی آنحضرت
کی آنکہین سرخ ہوگئین آپنے باواز بلند فرمایا کہ جنت کی دروازہ وا ہین جو لوگ شہید ہونگی
وہ سیدہی وہان داخل ہونگی پہر باواز بلند فرمایا کہ فرشتی ہماری طرف ہین مجہی معلوم ہوتا ہے
کہ وہ ہماریطرف چلی آتی ہین دیکہو جبرئیل اپنی گہوڑی حیزوم کو آواز دی رہی ہین کہ آگی بڑہ اور
اللہ کی تلوار قتل کر رہی ہی بعد ازان آپنے جہک کر ایک مٹہی خاک اوٹہالی اور اہل مکہ کیطرف
پہینک کر یہہ فرمایا کہ خدا کری انکا روسیاہ ہو اہل مکہ مدینہ والون سے مقابلہ نکر سکی اور آنحضرت
فتح پاکر مدینہ واپس آئی آپ نی یہان آکر تمام مال غنیمت اہل اسلام مین برابر برابر تقسیم کردیا
ـــــ جنگ بدر کا قرآن شریف مین اکثر جگہہ مذکور ہی اور آپکو جو آیندہ استعدر فتحین
حاصل ہوئین اون سبکی واسطہ گویا یہہ محاربہ ایک فال نیک تہا دوسری برس یعنی سن چہہ سو چوبیس
عیسوی مین ابو سفیان اور اہل قریش نی تین ہزار آدمی جمع کئی اور ابو سفیان اونکا حاکم تہا
یہہ فوج مدینہ سی چہہ میل کی فاصلہ پر آکی ٹہری آنحضرت نو سو پچاس آدمی اپنی ہمراہ لیکر تشریف
لیگئے اور جبل احد پر لڑائی ہوئی ـــــ قریش لوگ صف جنگ کو ہلال کیصورت بناکر
آگی بڑہی میمنہ کی سوارون کا حاکم خالد بن ولید تہا یہہ شخص سپاہ عرب مین سب سے زیادہ تندرو
اور دلیر تہا اور آنحضرت نی بہی اپنی فوج کا انتظام بڑی ہنر سی کیا تہا آپکی سوار پہلی پہل کامیاب
ہوئی اور سپاہ مخالف کی قلب مین جا گہسی مگر اونکے لوٹ کی شوق نی اونہین پریشان کردیا

اور خالد نے فوراً اونکی پہلو اور پشت پر آنکی حملہ کیا آنحضرت کی چہرہ مبارک پر برچھی
کا زخم آیا اور دو دانت پتھر کی صدمہ سی شہید ہوئی خالد نے باآواز بلند پکارا جو نبی
قتل ہوا آپکی معتقدین اکثر خایف ہو کر بھاگنی لگی اور یہہ تحقیق نکیا کہ یہہ خبر صحیح ہی یا غلط
مگر آپکی وہ چند معتقدین جنہین ایسی کمال عقیدت تہی آپکی گرد جمع ہو گئی اور آپ کو
ایک محفوظ جگہہ لیگئی — اوس شجاعت کی جلد مین جو حضرت علی نی اس سخت مصیبت کے
وقت مین ظاہر کی تہی آپنی اپنی چہیتی بیٹی فاطمہ کا اونسی نکاح کر دیا — حضرت فاطمہ ایسی
حسین اور صاحب عصمت تہین کہ اہل عرب اون کو ان چار پاکدامن عورتون مین شمار
کرتی ہین — یعنی زوجہ فرعون — حضرت مریم علیہا السلام — حضرت خدیجۃ الکبری
— حضرت فاطمہ زہرا — اس شادی کی ایک برس بعد آنحضرت نی رمضان مین روزی
رکھنی کا حکم دیا — اس زمانہ مین اکثر عرب کے قومون نی یہہ بہانہ کیا کہ ہم مسلمان ہو گئی ہین
اور آنحضرت سی درخواست کی آپ اپنی دو صحابی ہماری پاس بہیجین تاکہ وہ ہمین آپکا مذہب
تلقین کرین مگر جب وہ لوگ وہان پہنچی اونہون نے اونہین فوراً دغا اور بیرحمی سی قتل
کر ڈالا یہودیون نی بہی اس نئی مذہب سی ہر طرح کی پرخاش شروع کی لوگ جابجا آپکے
قتل کے مشورہ کرنی لگی مگر چونکہ آپ بہت بیدار مغز اور حلیم الطبع تہی لہذا اون لوگون
کی کوئی تدبیرین نہ چلی آپ اس زمانہ مین ایسی وجاہت تہی کہ آپکی حکم سی شراب خواری بالکل
موقوف ہو گئی اور تمام اہل اسلام عرق انگوری سی نفرت کرنی لگی — یہہ تہذیب
اخلاق حفاظت اسلام کیلئے ضرور تہے کیونکہ اسلام اس زمانہ مین

دشمنون سی گہرا ہوا تہا — قریش لوگ اب یہودیون سی مل گئی اور مختلف عربی
قومین اپنی اپنی جنگلون سی یہان آئین اور باہم عہد وپیمان کرکی مدینہ پر چڑہائی کے
اسلام کا یہان سوائی ان تین چیزون کی کوئی مددگار نہتا اول ایک آدمی جو رائی صائب
رکہتا تہا دوسری حرارت اسلامی تیسری ثابت قدمی اور رسوخ اعتقاد ————
محاصرین کی تمام کوششین عبث ہوگئین ہر ایک حملہ مین آنحضرت فتحیاب ہوئی
— آخر کار مخالفین محاصرہ سی باز آئی اور آنحضرت نی اون کا تعاقب کیا اور قوم
قریظہ[۱] کو اول ہی لڑائی مین پسپا کردیا —— اس مقام[۲] پر آنحضرت کی اوس الزام
کا لکہنا اور ابطال ضروری ہی جو مخالفین بتعصب مذہب کی باعث آپ پر لگاتی ہین وہ
الزام یہہ ہی کہ حضرت نی اپنی پسر متبنی کی زوجہ مطلقہ کی ساتہہ ناجائز نکاح کیا حقیقت
حال یہہ ہے کہ اسلام کی رواج سی پہلی اہل عرب کی رسم یہہ تہی کہ اگر کوئی آدمی اتفاقاً
اپنی جورو کو مان کہہ اوٹہتا تو وہ اوس وقت سی پہر اوس کی ساتہہ مقاربت نکرتا
— یا اگر کوئی آدمی اتفاقاً کسی لڑکی کو بیٹہا کہہ اوٹہتا تو وہ لڑکا اوس کے صلبی لڑکی کی حکم
مین ہوجاتا مگر چونکہ ان دونون رسمون کو قرآن شریف نی منسوخ کردیا تہا لہذا اگر کوئی آدمی
اپنی جورو کو مان کہہ اوٹہتا یا اپنی پسر خواندہ کی زوجہ مطلقہ سی نکاح کرلیتا تو کچہہ مضایقہ
نہتا آنحضرت مسماۃ زینب سی زمانہ دوشیزگی مین بہت محبت رکہتی تہی اور زید پر بہی
ایسی ہی مہربان تہی لہذا آپنی تجویز فرمایا کہ ان دونون کی شادی ہوجائی چونکہ شادی کے
بعد اونمین موافقت نہوئی زید نی طلاق دینی کا ارادہ کیا حضرت نی بہت سمجہایا مگر اوس نی

۱ [illegible] ایک [illegible] یہودی [illegible] اور ان کی بستی [illegible] فاصلہ پر [illegible] راہ مین [illegible] واقع [illegible]

۲ دفع الزام نکاح زینب ۱۲ مترجم

تمانا آپ نے اسوقت دیکھا کہ یہہ الزام مجھپر ہوگا کہ بیٹی اسکی شادی کرلی آور اُنکو زینب کی گریہ وزاری اور مصیبت پر بھی رحم آیا جوکہ اور کچھہ عوض اُنکی قبضہ مین نہ تھا آپنی زید کے طلاق کی بعد خود شادی کرلی — ہرچند آپنے اس خیال سی کہ مبادا وہ لوگ جو رسم مذکورہ بالا پر ابتک چلتی ہین الزام لگائین اس امر مین بہت پس و پیش کیا مگر آخر کار رحم اور خیال عیوض نے غلبہ کرکی لوگون کی اعتراضات سی غافل کردیا اور آپنی زینب سی نکاح کرلیا جب آپ ایک لڑائی فتح پاکر واپس آئے تو لوگون نے حضرت عائشہ پر جو اُنکی نہایت عزیز زوجہ تھین زنا کا الزام لگایا اور کہا کہ آپ سا دامانی افسر کے کیطرف نظر رکھتی ہین مگر جوکہ حضرت عایشہ نے صاف صاف حال بیدھڑک بیان کردیا اور زنا یہ تکی آپ کو اونکی بیگناہی کا یقین ہوگیا اور آپنے ہر ایک ملزم کو اسی اسی کوڑی لگوائی — جوکہ آنحضرت نے اون یہودیون پر جو مدینہ کی جوار مین رہتی تھی حملہ اور سختی کی اون لوگون نے اہل مکہ سی مدد طلب کیے اہل مکہ نے اُنکی پاس ایک بڑی بہادر فوج بھیجی اور اونہون نے مدینہ پر چڑھائی کی آنحضرت کو شکست جنگ کوہ احد نے تجربہ کار کردیا تھا آپنی ایک فارس کی مسلمان کی نصیحت سے شہر کی گرد خندق کہودنیکا حکم دیا اور دشمن کو قرب وجوار کی گانؤ لوٹ نے دی اس لوٹ کی بعد انہون نے شہر کا محاصرہ کیا مگر ہر حملہ مین شکست پائی اور آپس مین بھی نااتفاقی پیدا ہوگئی لہذا مخالفین نے محاصرہ چھوڑ دیا اور گھر کی راہ لی — یہہ لڑائی سن چھہ سو چھبیس اور چھبیس عیسوی مطابق سن چار ہجری مین واقع ہوئی — اس لڑائیکو خندق کی لڑائی کہتی ہین بعد

اسکی انحضرت نی حملہ آوری شروع کی اوناکون اور النواب کی قلعون کو فتح کیا
اسکی بعد قلعہ خیبر پر سخت لڑائی واقع ہوئی اور اوس کو فتح کیا ۔ جب آپ
اس قلعہ مین داخل ہوئی تو آپکو معلوم نہ تہا کہ مجہپر یہہ مصیبت آئیگی وہ مصیبت یہہ ہے
یہان ایک جوان یہودی عورت نی جس کا باپ اور بہائی اور خاوند اور رشتہ دار
لڑائیون مین ماری گئی تہی بخیال انتقام یہہ ارادہ کیا کہ انحضرت کو جو میری قوم اور
خاندان کی دشمن ہین قتل کرڈالون لہذا اوس نی ایک بکری کا بچہ پکایا اور اوس مین
زہر ہلاہل ملادیا اور خوشامد کرکی انحضرت کی سامنی شام کیوقت لاکر رکہا ۔ یا آپ نی ابہی
ایک ہی نوالہ نوش فرمایا تہا کہ باواز بلند کہا ٹہہر تو یہی تو نی اسمین زہر ملایا ہی آپکی قوم مین
بشر نامی ایک سردار تہا اسنی انحضرت سی زیادہ بوٹی کہائی تہی یہہ اوسی وقت نیلا ہوگیا
اور اوسکی دست و پا بی حس و حرکت ہوگئی اور مرگیا انحضرت کو بہی اور اون تمام لوگون کو
جنہون نی یہہ بکری کا بچہ کہایا تہا سخت تکلیف شروع ہوئی آپنی اپنی اور ان لوگون کی گردے
پر پچہنی لگوائی انحضرت نی اوس یہودی عورت کو بلوایا اور پوچہا کہ تو نی یہہ کیا حرکت
کی اوسنی دلیری سی کہا ای محمد تو نی میری باپ اور بہائی اور خاوند کو قتل کیا اس واسطی
مینی اپنی دلمین کہا اگر آپ نبی برحق ہین تو آپکو معلوم ہوجاویگا کہ اس بکری کی بچہ مین زہر ملا ہوا ہے
اور اگر آپ خالی دعوی ہی کرتی ہین تو آپکی ہاتہہ سی نجات حاصل ہوگی اور یہودیون کی بہتری
ہوگی آپنی اوسکو اوسیوقت مرواڈالا بعد ازان بہت دن تک بیمار رہی اور چونکہ آپکو کبہی
اس زہر سی شفائی کلی حاصل نہین ہوئی اسباکا کچہہ تعجب نہین ہی کہ آپنی یہودیون پر

اسکی عیوض مین ایسی سخت گیری کی کہ بہت سی یہودیونکی بستیان بازی طور کی بغیر عہد و
پیمان تابعدار ہوگئین اور اس سبب سی آنحضرت کی اقتدار اور حشمت بڑہ گئی اوربہی ترقی ہوئی
تمام اطراف اور جوانب سی لوگونی درخواست کی کہ ہم مسلمان ہوتی ہین اور یہہ قرآن شریف
کی پہنچنی کا اثر تہا ہر مسلمان صالح کی یہہ آرزو تہی کہ اوس کعبہ کی زیارت کرین جسکی طرف
ہم نماز پڑہتی وقت منہہ کرکی بعظمت و بزرگی یاد الہی مین مشغول ہوتی ہین اس آرزو
کو آنحضرت نی اوربہی اشتعال دی آپکی دل مین مدت سی یہہ آرزو تہی کہ مین مکہ کو فتح
کرون اور وہان کی اہل شہر کو مسلمان کرون اور اوس شہر مین بادشاہ بنکر جاؤن
جہان کی لوگ مجہپر طعن اور تشنیع کرتی تہی اور میری ایذا رسانی کی درپی تہی اسواسطی آپنی
تمام اہل شہر کو جمع کیا اور آپ انکی سردار بنکر زیارت کعبہ کو روانہ ہوئی اگرچہ آپ سے
لوگ ہر ہر قدم پر لڑی تاہم آپ اور آپکی معتقدین مظفر و منصور ہوکر شہر کی پاس پہنچی
علاوہ اسکی شہر مین بہت لوگ اسلام کی طرفدار تہی اور آپکی نام کی دہشت اور اخبار
معجزات نی قریش کو ترغیب دلائی کہ وہ مہلت کی درخواست کرین مسلمانون اور قریش
مین یہہ شرطین قرار پائین ۔۱ تین برس تک ہم باہم جنگ نکرینگی ۔۲ اقوام
عرب مختار ہین کہ چاہین آنحضرت کی طرف ہون اور چاہین اہل مکہ کی ۔۳ آنحضرت
اور آپکی معتقدین کو چاہئی کہ اس سال کی اندر اندر چلی جائین ۔۴ محمدیون کو اختیار ہی
کہ وہ اس سال مین مقامات متبرکہ موسوم بہ البلدہ کی زیارت کرین ۔۵ مسلمان
جب مکہ مین آئین صرف میان کی ہوئی تلوارین لائین اور کسی قسم کی ہتیار نہ لاوین ۔۶

وہ وہان تین روز ٹھیرین اور کسی باشندۂ شہر کو بجبر اپنی ہمراہ نہ لیجاوین اہل مکہ پر انحضرت کو ابتک کسی طرح کا غلبہ نہوا تہا اس عہدنامہ کو آپ کی فتحمندی کی پہلے بنیاد کافی سمجہنا چاہئی اگرچہ انحضرت کو احکام قران کی موافق ادائی رسوم حج کے بعد مکہ سی حسب معاہدہ واپس جانا پڑتا تہا تو بہی یہان اسلام بنیاد مستحکم ہوگئی تہی اور اوسوقت سی تین سو ساٹہہ بت بالکل ہیچ ہوگئی تہی جسوقت کہ انحضرت نی کعبہ میں حجر اسود پاس کہڑی ہوکر اللہ تعالی کا نام بآواز بلند لیا —

تیسرا باب

ہجرت کی نوین سال مین مکی اور مدینہ مین سب طرفسی قاصد آئی تا کہ انحضرت کو اپنی اپنی بادشاہونکی طرف سی اونکی فرمان برداری کا پیغام دین انحضرت نی بادشاہ حبش پاس ایک قاصد بہیجا تہا اوس نی انحضرت پاس نامہ بہیجا مضمون نامہ یہہ ہی وہ اللہ تعالی تعریف کی لایق ہی جو پاک صادق طاقتور اور بخشندہ ہی مین اقرار کرتا ہون کہ خدا واحد ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی نبی ہین رسول خدا نی مجہکو لکہا کہ تو اپنی بیٹی ام حبیبہ کو ہماری نکاح مین دی مین بدل راضی ہون اور اوسکی جہیز مین چالیس ہزار طلائی سکہ دیتا ہون —— اس زمانہ مین انحضرت نی ایک مہر کہدوائی اوسپر محمد رسول اللہ لکہا ہوا تہا اسی آپ اون فرمانون پر ثبت فرماتی تہی جو بادشاہون کو بغرض قبول اسلام لکہی جاتی تہی آپ نی اس مضمون کا پہلا نامہ بدہیم حاکم یمن کو بہیجا اور یہہ لکہا کہ تو اپنی خسرو فارس پاس بہیجدی خسرو نی اس نامہ کو پارہ پارہ کر ڈالا اور بدہیم کو حکم کیا

کیا تو تو آنحضرت سے دعوی نبوت چھوڑا دے یا اونکا سر کاٹ کر بھیجدے جب آنحضرت
کو اس بے ادبی کی خبر ہوئی آپنے یہہ کلمات باواز بلند فرمائے اسیطرح اللہ تعالی خسرو کی سلطنت
پارہ پارہ کردیگا اور اوس کی دعاؤن کو نا مقبول فرمائیگا تھوڑے عرصہ بعد خسرو کو اوسکے
بیٹے سیرنیز نامے نے قتل کر ڈالا بدہم مع اپنی رعیت کے مسلمان ہوگیا اور آنحضرت نے اوسے
یمن مین بحال رکہا مورخین عرب کا قول ہے کہ ہرقل قیصر بادشاہ روم کو آنحضرت نے نامہ
بھیجا اس نے اوس نامہ کی نہایت تعظیم کی اور اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیا اور اوسکے جواب مین
اپنا قاصد آنحضرت پاس مع چند تحایف بیش بہا بھیجا (ہونسا) (اور النشدا) دو اور
بادشاہ خود بخود آنحضرت پاس حاضر ہوئے اور قدمبوسی کی اور مسلمان ہوگئے آنحضرت کی اس
کامیابی کی یہہ دلیل ہے کہ آنحضرت مین صرف نیکو خصالی اور زور شمشیر ہی مجتمع نہوا تہا بلکہ
آپکے کلام مین بھی بہت اثر تہا آپکی ہر ایک بات الہام شدہ معلوم ہوتی تہی اور اہل عرب کے
دل پر بڑا اثر پیدا کرتی تہی اور چونکہ زبان زد خاص و عام ہوتی تہی لہذا دور دور پہنچ جاتی
وہ کتاب جو آنحضرت نے ان لوگون اور اہل مشرق پر ظاہر کی وہ بھی بڑی علاوہ
اقرار عن سے پڑہی اسمین فرمانبرداری کم دیکہا ہے اور اوسکا صلہ بڑا ہے اور اسکی پڑہنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالی بڑا حاکم ہے اور ہر چیز کا خالق ہے ——— جب آنحضرت کا از
مدینہ مین اپنی حکومت قایم کررہی تہی اوسی زمانہ مین آپ نے یہہ بھی ارادہ کیا کہ اس انقلاب
مذہبی کو قرب و جوار کی بادشاہون مین بھی پہیلائین آپنے بوصرے کی حاکم پاس جو دمشق کے
قریب واقع تہی ایک قاصد بھیجا مگر اس قاصد کو ایک عرب کے عیسائی امیر نے جسکا نام شرحبیل

امر تہا قتل کردالا شرجیل ہرگیت سی اس بادشاہ یونان کا باج گذار تہا اگرچہ اس قتل
سی قلیل نقصان ہوا مگر بڑی بی ادبی خیال کیگئے آنحضرت نی فوراً تین ہزار آدمی طیار
کئی اور نصیحت کی کہ خدا کی راہ مین نہایت دلیری ظاہر کرنا اور اون کی ساتھ آسمانی اور
زمینی جنت کی آرام بڑی فصاحت اور بلاغت سی بیان فرمائی اور اون لوگونکی مدارج
بیان کئی جو فی سبیل اللہ شہید یا غازی ہون اور آپ نی اونہین حکم دیا کہ تم مال عوام الناس
لوٹنا بلکہ ریاست مفتوح کی مال کو غنیمت کرنا اور جسوقت تم میری بی ادبی کی عوض لینی
مین مصروف ہو تو خانہ نشین لوگون کو ایذا رسانی نکرنا عورتون کو اور بچون کو اور
بڈہون کو بچانا اور اون لوگون کی گہرون کو نہ ڈہانا جو تمسی بمقابلہ نہ پیش آئین اور کسیکی
وسائل معاش کی بربادی نکرنا اون کی میوہ دار درختون کا لحاظ رکہنا اور کہجور کی درختون کا
پاس کرنا یہہ اہل شام کو سایہ اور سبزی کی سبب سی بہت مطبوع ہین —— چونکہ
اہل یونان تعداد مین بہت زیادہ تہی کیونکہ مع اہل عرب اون پاس ایک لاکہہ آدمی تہی
—— مسلمانون کو پہلی حملہ مین شکست ہوئی اور متواتر تین سردار شہید ہوئی پہلی سردار
کا نام (زید تہا) (دوسری کا نام) (جعفر) تیسری کا نام (عبد اللہ تہا) ان تینونکو
آنحضرت نی یہہ حکم دیا تہا کہ پہلی زید سردار بنی اور بعد اوسکی شہادت کی جعفر اور بعد جعفر
کی عبد اللہ زید بڑی جرأت سی لڑی اور سب سی آگی بڑہ کی شہید ہوئی جعفر کی شہادت
مردانہ وار اور یادگار رہی جب اونکا سیدہا ہاتہہ کٹگیا اور اونہون نی علم کو بائین ہاتہہ مین
لی لیا اور جب یہہ ہاتہہ بہی قطع ہوگیا تو آپ نی علم کو دونون ٹنڈون مین پکڑ لیا اور

پچاس زخم کہا کر شہید ہوئی بعد اسکی عبد اللہ سردار ہوئی آپ نی باواز بلند فرمایا کہ
پیش قدمی کرو فتح یا جنت ہماری ہی واسطی ہے ایک یونانی کی نیزہ نی اس امر کا فیصلہ کر دیا ۵۷
یعنی آپ شہید ہو گئی مگر خالد نو مسلم نی اوس علم کو اپنی ہاتہہ مین لی لیا ایکی ہاتہہ مین نو تلوارین یعنی خالد بن ولید ۱۲ ۵۲
ٹوٹین اور ایکی جرأت کی سبب سے تمام عیسائیون کے فوجین مغلوب ہو گئین آخرکار اہل ذکر غزوہ فتح مکہ ۱۲ ۵۳
اسلام فتحیاب ہوئی اور آنحضرت نی خالد کو جنگی ہنر اور دلیری مین یہہ فتح حاصل ہوئے حاطب بن بلتعہ ۱۲
تہی لقب سیف اللہ عنایت فرمایا قوم قریش نی عہد شکنی کی اور عہدنامہ مذکورۂ اعلیٰ
سی منحرف ہوئی اونہون نی آنحضرت کی دشمنون کو مدد دی لہذا اونکا مطیع اور منقاد
کرنا بہت ضرور ہوا آپ نی طیاری جنگ کی اور دس ہزار آدمی لیکر مدینہ سی کوچ کیا مگر
ایک شخص کے شرارت سی اس لڑائی کی فتح مین کچہہ کچہہ فتور واقع ہوئی حاطب نے سارہ
نامے لونڈی کی ہاتہہ اہل مکہ کو ایک خط بہیجا اور اس خط مین آنحضرت کی حملہ اور نیت
کی خبر لکہی حضرت علی کو اس معاملہ کی عین وقت پر اطلاع ہوئے اور آپ اپنی مرکب پر سوار
ہوئی اور اوس لونڈی کو جا پکڑا اوس نے دلیرانہ انکار کیا کہ میری پاس کوئی خط نہین ہے اور
تلاشی کی وقت بہی خط نہ نکلا حضرت علی اس فریب دہی سی خفا ہوئے اور تلوار کہینچی جب
آپ اوسکی سر پر تلوار لیگئے وہ خوف سی کانپنی لگی اور اوس نے اپنا جوڑا کہولا اوس مین سے
ایک خط نکلا جس مین یہہ الفاظ تہی حاطب بن بلتعہ کیطرف سی اہل مکہ کو معلوم ہو کہ رسول خدا
تمپر حملہ کرنیکی طیاری کر رہی ہین تم بہی مسلح اور مستعد ہو آنحضرت نی اس حملہ مین ایسی چالاکی کی
کہ قریش کو آپکی آمد کی خبر بہی نہ ہوئی اور آپ مکہ کی قریب پہونچ گئے اہل شہر نی بی غدر دروازہ

کہول دی اوسوقت آنحضرت قرمزی پوشاک پہنی ہوئی القوی اونٹ پرسوار
بہمہ مسرت انبساط داخل شہر ہوئی — ابوسفیان آپکی سامنی گرفتار ہوکر آیا
اور اسلام کی وعدہ پرجان بخشی پائی — بعد ازان آنحضرت کعبہ کی بتون کو اپنی
ہاتہہ سی گرانی چلی اور سات دفعہ گرد پہرکر کلمہ کو باآواز بلند مشتہر کیا — خدا واحد
ہی اور محمد اوس کا رسول ہی بعد ازان آپ چاہ زمزم پر تشریف لیگئی اور پانی نوش
فرمایا یہہ وہی کنوان ہی جو فرشتہ نی جنگل مین حضرت ہاجرہ کو دکہایا تہا اسکی بعد آپکی
مجمع مین قران شریف کی اڑتالیسوین سورت پڑہی — جب آنحضرت
نی موذن کو اول اذان دیتی سنا اور جبکہ ٹوٹی ہوئی بتون کی لکڑی یہان سی
اوٹہہ گئی تمام آدمیون نی آپ کو گہیر لیا آپ نی پوچہا تم مجہہ سی کیا چاہتی
ہو ہزار ہا آدمیون نی بہت عجز و انکسار سی عرض کیا کہ آپ ہماری اسطرح پرورش
فرماتی ہین جیسی باپ اپنی بیٹی کی آپ نی فرمایا جاؤ جاؤ اللہ تمہین برکت دی
اس عرصہ مین — ہوازن اور قریش کی قومون نی ابلق کو اپنا حاکم بنایا اور
اپنی بتون کی ٹوٹ نی سی ناراض ہوکر مسلح ہوئی اور مکہ سی تین میل کی فاصلہ پر
حنین کی گہاٹی مین جا پڑی بارہ ہزار آدمی اون سی مقابلہ کیواسطی گئی اور اونمین دو
ہزار نو مسلم اہل مکہ بہی شامل تہی ان لوگون نی خیال کیا کہ دشمن ہمسی تعداد مین بہت کم
ہین ہماری بہت جلدی فتح ہوجائیگی مگر مخالفین نی ہزار ہا چہپکر یکبارگی حملہ کیا مسلمان اونکی
دفعتاً حملہ کرنیسی گہبرا اوٹہی اور بہاگنی پر مستعد ہوئی اسوقت صرف خدا کی نام لینی یا فرشتون کی

مددی کام نچلتا تہا کوئی اور چیز بہی درکار تہی یعنی ایک چالاک اور عقلمند سردار کی ضرورت
تہی اسواسطے آنحضرت نے اپنی کو اوس مقام پر پہونچایا جہان سخت مقابلہ ہو رہا تہا اور آپ نے
شجاعت فطری سے فوج کو شکست سے باز رکہا آخر کار دشمن کو شکست ہوئی جب آنحضرت
نے ان لوگون کا بہت دور تک تعاقب کیا قوم ہوازن ناچار فرمان بردار ہوگئی اور
ایلچی سب سے پہلے ایمان لایا چہہ ہزار قیدی چوبیس ہزار گہوڑے چار ہزار اشرفیان اور اسقدر
روپے آنحضرت کے ہاتہہ آئے یہہ غنیمت تقسیم ہولی ہی کو تہی کہ ان قومون کے قاصد پہونچے
انہون نے بہت گریہ وزاری کی اور آنحضرت سے عرض کیا کہ ہماری قومونکی خانہ بربادی نہ کیجیے
یہہ بات سنکر آنحضرت نے اپنی سپاہ کو جمع کیا اور اون سے یہہ چند کلمات فرمائے اے مسلمانو یہ
تمہارے بہائی تمہارے پاس آئے ہین اور توبہ کرتے ہین وہ مجہہ سے درخواست کرتے ہین کہ مین
انکے مان اور باپ اور بچون کو آزاد کردون اور اون کا مال اونہین واپس دون مین اوسکی
درخواست نامنظور نہین کر سکتا اگر تم اس بات پر راضی ہوجاؤگے تو مین بہت خوش ہونگا
لیکن اگر کوئی یہہ خیال کرے کہ ہمارا اس معاملہ مین نقصان ہے اوسے چاہئے کہ بول اوٹہے مین اقرار
کرتا ہون کہ دوسری لڑائی مین اسکا عوض اوتار دونگا اور اللہ تعالی ہمین اس سے زیادہ
غنیمت دیگا آنحضرت کے ختم کلام کے بعد کسی نے بہی کچہہ شکایت نکی تمام غنیمت واپس دیگئی
سب قیدی آزاد کیے گئے اور لوٹ اور ظلم کی جگہہ انصاف اور حق پرستی قایم ہوگئی ـــــ
اس زمانہ مین عرب کے بادشاہ اسلام قبول کرنیکو کثرت آئے اور انہین مین مسیلمہ بادشاہ یمامہ
بہی آیا یہہ شخص صرف مکار اور بلند نظر تہا جب یہہ اپنی ملک کو واپس گیا اور آنحضرت کے

مفتوحون کا ذکر سنا اسکی موُنهه مین پانی بهر آیا اور پهر کافر هو گیا اسنی سمجها که آنحضرت کا سا اقتدار
حاصل کرنیکی واسطی برائی صحابا اور نیک نیتی بهی ضرور هی اور آنحضرت کو اس مضمون کا
خط لکها مسیلمه خدا کی نبی کیطرف سی محمد رسول الله کو معلوم هو که آدهی دنیا آپ کی اور آدهی
میری آنحضرت نے یهه جواب لکها محمد رسول الله کیطرف سی مسیلمه کذاب کو معلوم هو که زمین خدا
کی ملک هے اسکی میراث الله جسی چاهتا هی اوسی دیتا هی هجرت کی دسوین سال مین حضرت علی
یمن کو بهیجی گئی که وهان اشاعت اسلام کرین کهتی هین که همدان کی تمام قوم ایک دن مین ایمان
لی آئی اور تمام ضلع اونهین دیکهکر مسلمان هوگیا صرف نجران کی باشنده ایمان نه لائی یهه
لوگ عیسائی تهی انهون نی جزیه دینا قبول کیا آنحضرت نی دوسری سال انتقال فرمایا اس
طرح سی آنحضرت کی زمانه حیات مین تمام عرب مین اسلام کی بنیاد قایم هوئی اور بت پرستی
بالکل معدوم هوگئی اس کامیابی کو هم صرف آپکی رای صائب هی کیطرف منسوب نهین کر سکتی
یهه بات بهی خیال کرسکتی هین که فتح نصیب تهے اور آخر کار هم یهه بهی کهه سکتی هین که آپکی مذهب کے
تهذیب گو وه حال کی عیسائیون کو کیسی هی معلوم هو جب هم اوسی زمانه کی اهل عرب کے راه و رسم سی
مقابله کرین سراسر تهذیب معلوم هوتی هی سوائی اسکی اسبابکا یهی خیال کرنا چاهئی که آپ نی یهه
قانون جاری کیا که کوئی شخص قاضی کی تحقیقات اور منظوری کی بغیر عوض نه لی سکی آپ نے اپنے
قانون کی جاری کرنی مین بڑی جرأت کی اور یهه بات تعریف کے قابل هی اس قانون سی
آپکی غرض یهه تهی اوس کینه سوزی کا انسداد کرون جو خانه جنگیون کے سبب ایک عرصه دراز
سی پیدا هو گئی هی جیسی تمام عرب مسلمان هوئی ویسی هی وه صاف باطن بهی تهی چونکه اب اونهین جرأت

اسلامی چاپا ہوگئی لہذا اونکی اور تمام قومین ایک ہی طرف متوجہ ہوگئین ہر مسلمان
کی ہمیشہ دل سی خواہش یہہ تہی کہ یا تو اللہ تعالی کی وحدانیت اور بزرگی بیان کرتے
ہوئی شہید ہون اور یا فتح کرین ـــــ حکومت اور غنیمت اور شان وشوکت اور حشمت
کی امیدون نے اون کی حرارت اسلامی کو ترقی دی تہی جب تمام ملک عرب سی بت
پرستی معدوم ہوگئی اور سب نے آنحضرت کا یہہ کلمہ کہ خدا واحد ہی اور محمد اوس کے نبی
ہین پڑہا تب آنحضرت نی شام کی فتح کرنیکی فکر کی اور یہہ چاہا کہ اس ملک کو اہل
یونان سی چہین لون اور اوسمین اسلام قایم کرون سنہ ۶۲۹ عیسوی مین آپ نی اپنی
ارادہ کو ظاہر کیا اور اپنی ارادہ کی پورا کرنی مین تساہل کر کی وقت ضائع نکیا آپ نے
اس مہم کو اوسوقت شروع کیا جب پہل پک گئی اور فصلین تیار ہوگئین اور گرمی
کی دن آگئی اب لوگ آنحضرت کی حکم کی نہایت فرمانبرداری کرنی کیونکہ آپ کا حکم
خدا کیطرف کا حکم خیال کیا جاتا تہا ـــــ اس زمانہ مین آپ دس ہزار سوار اور بیس
ہزار پیدل مسلح ومرتب کر کی مدینہ سی روانہ ہوئی مگر سفر مین ایسی مصیبتین پیش آئین
جو بدفالیون کی ثبوت تہین آخرکار یہہ فوج بہت تکلیفین اور مصیبتین اوٹہا کر شام
مین پہونچی مگر یہان کے لوگون نی کچہہ سخت مقابلہ نہین کیا چنانچہ خفیف لڑائیون کے
بعد تمام بادشاہان شام مطیع الاسلام ہوگئی ملک شام اس زمانہ مین چہوٹی چہوٹی
ریاستون پر منقسم تہا انکی مہمات کی شہرتون نی اون کو دل شکستہ کر دیا اور یہہ تمام
لوگ انکی فوج مین آئی اور آنحضرت کے قدمبوسی سے مشرف ہوئی آنحضرت نے جزیہ اور نفل بہا لیا

ط ذکر غزوہ موتہ جو ہجری مین واقع ہوا ۱۳ ۱۲

اور ہمیشہ مغلوب قوموں کی مذہب کا لحاظ رکھا اونکو مذہب اسلام سکھنے میں نہیں کیا صرف وعظ او نصیحت ہی فرمائی اور اس طرح سی آپ نی ان آیتون پر جو قرآن شریف میں نازل ہوئی تہین عمل کیا وہ آیات یہ ہین ـــــ لکی الہ جو تمسی کہو کہ ہم ایمان لائو وہ اسلیے بصیرت ہو جاؤ گی ـــ اگر وہ منحرف ہین تو تمکو حکم ہی کہ تم وعظ کرو خدا تعالی اپنی بندونکو بنسبت دینی خوب جانتا ہی ـــ آنحضرت کی اس سبب سی اور بہی فتح ہوئی کہ آپ نی عیسائیونپر بہت رحم کیا اور اون سے بہت قلیل جزیہ لیا جب آپ مدینہ کو واپس آئی تو تمام اہل شام آپکی رحم اور صفات حمیدہ کی ثناخوان تہی اس زمانہ مین ایک ایسا حادثہ پیش آیا جسی ہر ایک متعصب اور غیر متعصب کو صاف ظاہر ہو جائیگا کہ آنحضرت فریبی اور دغاباز نہ تہی یہہ صرف متخاصمین کے بہتان ہین آپکا ایک صاحبزادہ تہا اور انکا نام ابراہیم تہا یہہ لڑکا ماریہ قبطیہ نامی حرم سی پیدا ہوا تہا جب آپ اکسٹہہ برس کے ہوئی تو اس صاحبزادہ نی سترہ مہینہ کی عمر مین انتقال کیا البتہ آنحضرت کو بہت رنج ہوا اور بقائی نسل و نام کی امید جاتی رہی جسوقت اس صاحبزادہ کا انتقال ہوا اوسی لمحہ کسوف آفتاب ہوا عوام الناس نے یہہ خیال کیا کہ آسمانون نی بہی آپکی صاحبزادہ کا غم کیا مگر آپ نی اون کے اس اعتقاد کو رفع کیا اور ان تمام جہلا کو اپنی پاس بلایا اور اونکی خوشامد پر متوجہ ہو کر فرمایا ای ہم وطنو آفتاب اور ستارے اللہ تعالی کی مخلوق ہین انکو کسی آدمی کے پیدایش یا موت سی گہن وغیرہ نہین لگ سکتا اسوقت سی آنحضرت اون لوگونکی تعلیم اور تلقین مین مصروف ہوئی جو مدینہ مین قرآن شریف کے زیارت کرنی آئی تہی اور اوس سلطنت کی قواعد اور قوانین ایجاد کرنی لگی جو ہزارون برس کے نہایت عمدہ نصف حصہ پر قائم ہونیکو تہی چونکہ آنحضرت یہہ چاہتی تہی کہ اسکے آگی رسوم مذہبی کی بہت عظمت

صاحبزادہ کی وفات سی آنحضرت کو نہایت رنج ہوا وہ لوگ جو آپ سی حسد کرتی تہی آپکو منظر کر شان ابتر یعنی نسل بریدہ کہتی تہی لغت مین ابتر اوسی کو کہتی ہین جسکے دم کٹی ہوئی ہو ۱۲ مولف

حجۃ الوداع ۱۰ ہجری

وبزرگی کرین آپ نے مشتہر کیا کہ مین مکہ کی زیارت کو جاتا ہون اور آپنے یہہ حج نہایت
شوکت وتکلف سے کیا گویا آپکو یہہ معلوم ہو گیا تہا کہ میرا آخری حج ہی رسوم حج کا اس
جگہہ مختصر بیان لکہا جاتا ہے یہہ قواعد ہین جنکی اہل ایران بکہ ابتک پیروی کرتی ہین پہلی آپنے
مقرری غسل اور وضو کیا پہر آپ اصلاح بنوا کر خانہ کعبہ کیطرف گئی حجر اسود کو بوسہ دیا اور
کعبہ کے سات طواف کئی پہر آپ شہر سی باہر آئی اور آہستہ آہستہ سنجیدگی سی جبل صفا کیطرف
روانہ ہوئی جب آپ یہان پہونچی تو کعبہ کیطرف منہہ کر کی کہڑی ہوئی اور یہہ دعا باواز
بلند پڑہی خدا بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین ہے اوسکا کوئی شریک نہین ہے طاقت
وشوکت ضرور اوسی مین ہی اوسکا نام تعریف کے لایق ہی اور اوسکے سوا کوئی اور خدا نہین ہے
کوہ صفا سی پہر آپ مروہ مین اور مقدس مقامون مین آئی اور یہی دعا پڑہی بعد ازان
آپنے تریسٹھ اونٹ قربانی کی اور اسیقدر بردہ آزاد کئی کیونکہ آپکی عمر تریسٹھ برس کے
تہی اب آنحضرت مدینہ کو واپس گئے اور زمانہ وفات قریب آیا ہزار ہا ارادہ دلکی دل ہی مین
رہی اور پورے نہونی پائی مدینہ مین پہونچنی کی تہوڑی عرصہ بعد بلغمی بخار آنی لگا آپکو یقین ہوگیا
کہ اگر یہہ بخار مہلک نہین ہی تو خوفناک بیشک ہی جن لوگون سے آپکو نہایت محبت تہے
آپنے اونسی فرمایا کہ تم میری گرد ہمیشہ بیٹہی رہا کرو آپنے اپنی وفات کی جگہہ کیواسطے
حضرت عائشہ کا حجرہ پسند کیا آپکو جانکنی بہت دیر تک رہی اور بہت تکلیف سی غشی کی عالم
مین آپ اکثر باواز بلند فرمایا کرتی تہی کہ یہہ اوسی یہودی عورت کا زہر ہی جو مجہی قتل کر رہا ہی
میری دلکی ہر ایک رگ ٹوٹی جاتی ہی مگر باوجود اس تکلیف کی بہی آپکی ہوش وحواس قایم رہے تہے

ذکر وفات بعمر ۶۳ سال ۱۲ [illegible]

اور رای درست تہی اسی تکلیف کی ہنگام مین آپ نی شام کی دوسری مہم کا تمام انتظام فرمایا اسلام کی جہنڈی کو معاوی اور اوسی حضرت عمر کی حوالہ کیا آپ کو اونکے وفاداری پر کامل اعتماد تہا اس فوج کا سردار بنایا اپنی وفات کے تین دن پہلی تک آپ ہر وقت کی نماز پڑہا یا کئی مگر جب آپ ایسی نقیہ ہوگئی کہ مسجد مین اپنے خادمون کی کندہون پہ ناتہہ رکہکر آتی اور تب بہی سر پیر نکلتا تہا آپنے اپنی وفادار دوست ابوبکر کو حکم کیا کہ تم نماز پڑہاؤ اوس نماز ختم ہونیکی بعد کہ جسکی بعد پہر آپ باہر نہ آسکی آپ نی حاضرین کو تعلیم و تلقین فرمائی اور نہایت عجز و انکسار و صاف باطنی سی یہہ فرمایا کہ ای بہائیو اور ای آدمیو اگر یہنی تم مین سی کسی کو ناحق ایذا رسانی کی ہو یا مارا ہو تو میری پیٹ حاضر ہی تم اوسکا عوض لیلو اگر مینی کسی مسلمان کی غیبت کی ہو تو اوسی چاہئی کہ اس مجمع مین میرے عیبوں کو ظاہر کری اگر مینی کسیکا ایک حبہ بہی لیا ہو تو وہ مجہسی نفع اور زر اصل دونون لیلی حاضرین مین سی ایک شخص نی کہا کہ ای حضرت میری آپ پر تین درہم لینی ہین آنحضرت نے اوسکا قرض اوسی وقت ادا کیا اور یہہ فرمایا مین اس دنیا کی شرمندگی کو عاقبت کے شرمندگی اوٹہانیکی سامنی کچہہ حقیقت نہین سمجہتا حضرت فاطمہ آپکی بستر پاس بیٹہنی کو اکثر آتی تہین آپنی فرمایا کہ ای بیٹی تم کیون روتی ہو کیا تم اسبات سی راضی نہین ہو کہ زمین اور آسمان دونون پر تم سب عورتون کی سردار ہو بعد اسکی آپنی اپنی سب غلامون کو آزاد کردیا آپکی اور رشتہ دار نہایت گریہ وزاری کرنی لگی اور اونہون نی آپکی پلنگ کو گہیر لیا اور رونے لگی آپنے فرمایا کہ اب مین تمہین بتائی دیتا ہون جو تم میری وفات کے بعد کرنا پہلی تم میرے

لاش کو غسل دینا پہر اوسی کپڑے مین کفنانا اور بعد ازان ایک صندوق مین بند کرنا اور قبر کی
کنارے پر رکہنا اور قبر اسی جگہہ کہودنا جہان مین اسوقت لیٹا ہون جب تم ان
سب باتون سے فارغ ہو تو حجرہ سے باہر ہو جانا تہوڑی سی توقف کی بعد آپنی فرمایا
کہ پہلے میرا وفادار دوست جبرئیل میری نماز پڑہیگا اور اوسکے ساتہہ اسرافیل و میکائیل
بہی ہونگے جب یہہ فرشتے نماز پڑہ کے چلے جاینگے اون کی بعد عزرائیل اور اونکی ہمراہی
نماز پڑہینگے جب وہ سب رخصت ہو جائین تو تم لوگ گروہ گروہ آنا اور میرے
نماز پڑہنا اور میرے واسطہ دعائے مغفرت کرنا میری اہل بیت کو چاہیے کہ وہ میرے
عزاداری کرین تاکہ اور مسلمانون مین بہی یہہ رسم جاری ہوجائے مین ایسی چاہتا ہون
کہ میری اہل بیت گریہ وزاری اور واویلا نکرین تاکہ مجہے تکلیف ہو اسکی بعد آنحضرت
چند لحظے کی بیہوش رہے بعد ازان پہر آپکو ہوش آیا اور فرمایا کہ مین اسوقت ایک کتاب
لکہواتا ہون جو تمہین آیندہ کو غلطی سے بچائیگی حضرت عمر نے آپکو قرآن کہولکر دکہایا
اور باآواز بلند عرض کی کہ وہ کتاب لکہی جاچکی اسکی بعد تمام آدمی حجرہ سے باہر چلے آئے
اور حضرت عایشہ رہ گئین وفات کے دن آپ نے اپنی دونو ہاتہہ پانی مین بہگوئے اور
باآواز بلند فرمایا ای خدا میری دلکو تقویت دے کہ مین موتکی خوف سے گہبرا جاتا ہون پہر
آپ بیہوش ہوگئے حضرت عایشہ کا قول ہے کہ آپکے نزع کیوقت مین آپکی برابر بیٹہی تہی اور آپکا سر مبارک
میری گود مین تہا آپنی یکایک آنکہین کہول دین اور حجرہ کی چہت کو دیکہنے لگے اور
لڑکہڑائی زبان سے یہہ الفاظ فرمائی مگر وہ سمجہہ مین آتی تہی — وہ یہہ ہین اے خدا میرے گناہ معاف کر

اے میری دوست جبرئیل مین تیری ساتھ آسمان پر چلتا ہون پہر آپنی ادہر بستر
پر انتقال فرمایا جو حجرہ مین بچہا ہوا تہا ــــ آنحضرت نی تیرہوین ربیع الاول کو انتقال [۵۱]
فرمایا ہجرت کی گیارہوین سنہ کی پہلے تاریخ تہی اور یہہ تاریخ آٹہوین جون ۶۳۲ سنہ
عیسوی کی مطابق ہی آپکا سن شریف ترسیٹہہ سال کا تہا صرف تئیس سال سی [۵۲]
آپنی نبوت اختیار کی تہی آپ مدینہ مین دفن ہوئی ہین مکہ مین نہین ہوئی لوگ [۵۳]
جو یہہ بیہودہ گوئی کرتی ہین کہ آپکا تابوت زمین سی معلق ہی اور اسکا باعث یہہ ہی کہ [۵۹]
صندوق آہنی ہی اور آپکے روضہ کی چہت سنگ مقناطیس کی بنی ہوئی ہی یہہ سب
باتین بالکل بیہودہ اور بی اصل محض ہین [۵۴] بلکہ آپ حقیقت مین زمین مین دفن ہوئی ہین
اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آپکی دست چپ کیطرف مدفون ہوئی ہین آنحضرت
کی وفات سی لوگون کو بڑا خوف ہوا لوگ ہر جگہہ پوچہنی لگی کہ کیا یہہ مذہب آپکی
وفات کی بعد بہی باقی رہیگا حضرت عمر نی فرمایا کہ آنحضرت کی وفات ناممکن ہے اور حضرت
موسی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی طرح آپکی روح مبارک صرف ایک لمحہ کیواسطے غیر
حاضر ہوئی ہی وہ ابہی تم سب کی سامنی واپس آتی ہی لوگ صرف اسبات کی منتظر
تہی کہ حضرت ابوبکر بہی اس بات کی تصدیق کرین جو حضرت عمر تلوار کی زور سی یقین
کرایا چاہتی ہین حضرت ابوبکر نی پوچہا ای عمر یہہ تم خدا کا حال بیان کرتے
ہو یا حضرت کا خدا فانی نہین ہے مگر آنحضرت [illegible] ایک آدمی تہی
[illegible] انتقال کر گئی [illegible]

حضرت ابوبکر کو تاہم اس بلویٰ کی فرو کرنیمین کچھہ دقت پیش آئی مگر آخر کار آپ سے
قرآن شریف کی وہ آیتین پڑہین جس مین آنحضرت فرمائی ہین کہ مین فانی ہون اپنے
بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان اور حضرت علی جانشین ہوئی اور خلفا
کہلائی —— ہکو اس جگہہ یہہ بہی بیان کرنا چاہئی کہ جیسی فتوحات آنحضرت کو
حاصل ہوئین اور آپ ہر جگہہ مظفر اور منصور رہی اوسیطرح آپکی خلفا بہی کامیاب
ہوئی اور انہون نی ایک بڑی وسیع سلطنت قایم کی اس سلطنت مین ایشیا
اور افریقہ اور یورپ کی حصی شامل تہی حضرت عمر اور خالد اور سردارون کی فتح پر فتح
نصیب ہوئی ملک فارس اور فلسطین اور شام اور مصر تمام آنکی فرمان بردار
ہو گئی بارہ برس کی عرصہ مین انہون نی چہتیس ہزار شہر اور قصبہ اور قلعہ فتح
کئی اور چار ہزار مندر اور گرجا غارت کئی اور چودہ سو مسجدین آنحضرت کی مذہب کے
موافق تعمیر کین ان لوگون نی اوس وقت تک قناعت نکی کہ جبتک اہل حبش
اور افریقہ کو اسکندریہ سی لیکر ـــ مین ملکی بحر تک فتح نکرلیا اور اکثر ملک ہسپانیہ
کی بہی اپنی عملداری مین شامل کرلئی عربکی مورخ عبداللہ کی صاحبزادی کی حسن ذاتی
اور فطری صفات کی بہت تعریف کرتی ہین اون کا بیان ہی کہ آپ امراسی خلق
سی پیش آتی تہی اور غربا کی نہایت خاطرداری کرتی تہی گستاخ اور بیہودہ لوگونسی
احتراز کرتی تہی آپ مین حکومت اور فصاحت دونون صفتین تہین اگرچہ آپ
امّی محض تہی لیکن بڑی تجربہ کار تہی اور آپ دشمنون کی اعتراض و بارکیان خوب سمجہتی

ستہ اور

تہی اور طرفہ یہہ ہی کہ ذلیل سی ذلیل معتقد کی سمجھہ کی موافق ہی بات کرتی تہی آپکی
فصاحت اور بلاغت مین ایک سادگی تہی اور آپ کی چہرہ مین حسن اور دبدبۂ
دونون پائی جاتی تہی اسی وجہہ سی لوگ آپسی محبت رکہتی تہی اور آپکی عظمت
کرتی تہی اور آپ مین اسطرح کی عقل تہی کہ خوانده اور ناخوانده دونون کو سمجہا لیتی
تہی انکو اپنی رشتہ دارون اور دوستون سی بہی بہت محبت تہی اور جبکہ آپ اپنے
خانگی امور مین مصروف ہوتی تہی جب بہی آپ کوئی ایسی حرکت نکرتی تہی جو نبی کے
شان کیخلاف ہو باوجود اس شان وشوکت کی آپ اسقدر ساده وضع تہی کہ آپ
نہایت ذلیل کامونکی کرنیکو بہی کچہہ کسر شان نہ سمجہتی تہی ان باتون کا تعجب اسجگہہ
ضرورتسی خالی نہین ہے باوصف اسکی کہ آپ تمام ملک عرب کی مالک تہی آپ اپنی جوتیان
خود گانٹہا کرتی تہے اور پرانی کپڑون کو پیوند کرلیتی تہی بہیڑون کا دوده اپنی ہاتہہ سی دوہتے
تہی آپ خود آگ روشن کرتی تہی اور آپ ہی راکہہ بہی پہینک آتی تہی آپ کی روزمره
کی خوراک کہجورین اور پانی تہا اور تکلف کی خوراک شہد اور دوده تہا جب آپ سفر
کرتی تو تمام ہمراہیون کو اپنی خوراک مین سی بانٹ کر کہاتی تہی آپکی نصیحت کی درستی
آپکی وفات کیوقت ان باتون ہی خوب ظاہر ہوگئی جو آپنی اپنی وفات کی وقت
کہین تہین ـــــ مسٹر باسس گاڈ رلایل صاحب نے جو آپکا ذکر لکہا ہی وه ایسا عجیب ہے
اور اوسمین اسقدر انصاف پایا جاتا ہی کہ ہم اوسی اسجگہہ بغیر لکہی نہین ره سکتے
اوس کا قول ہی کہ اس صحرانشین شخص مین صرف سیر چشمی اور صفائی باطنی اور بلند

فطرتی نیکی تھی بلکہ اور باتین بھی تھی آپ نہایت سنجیدہ تھی اور اون مین سچی نیکی اور
متانت تھی اور جنکو خدا تعالی نی اپنی ہاتھہ سی متانت باطن خلق کیا ہی اور لوگونکو
قاعدہ ہی کہ وہ قواعد قدیم اور روایات پر عمل کرتی ہین مگر آپ صرف حق پر عمل کیا
کرتی تھی مخلوقات کا راز آپ پر خوب افشا تھا اور آپ اوس کی خوفون اور نشانیون
و شوکت سی خوب واقف تھی روایات قدیمہ اصل حقیقت اس بات کو آپ سی مخفی نکرسکے
تھی یہ عظیم ساف باطنی فی الحقیقت خدا ہی کی طرف سی محمول ہو سکتی ہی ایسی اور
کی آواز یہ راست خدا ہی کی آواز ہی آدمی کو اوسکی تعمیل کی بغیر بن نہین آتی اور
تمام چیزین اوسکی مقابل مین بی اصل محض ہین قدیم سی آنحضرت کی دلمین ہر سفر مین اور
ہر جگہہ یہ خیالات رہتی تھے آپ سوال کیا کرتی تھی کہ مین کیا ہون اور یہہ لا انتہا چیز جسی
لوگ دنیا کہتی ہین اور جس مین رہتا ہون کیا ہی زندگی کیا ہی اور موت کیا ہی مجھی کس
بات کا یقین کرنا چاہئی اور کیا کرنا چاہئی ——— جبل حرا اور جبل سینا کی خوفناک ٹیلی
اور صحرائی کی تنہائی اور ریت نی اس سوال کا جواب نہ دیا اور آسمان نی بھی جو مع
اپنی ثوابت وسیار کی گردش کرتا ہی اسکا ہرگز جواب نہ دیا صرف آنحضرت کی روح اور اللہ تعالی
کی الہام کو جو اونمین تھا جواب دینا پڑا آنحضرت نی پہلی اپنی نبوت اپنی خاندان کی دلونمین
جمائی باوجودیکہ آپ ایک سادہ وضع غریب تھی مگر آپنی اپنی ملک مین تمام مجنون اور
برہنہ اور بیہودہ کی قومون کو مجتمع کیا اور اونھین اپنا فرمانبردار بنایا اور تمام عالم کی سامنے
نئی خصلتین اور صفتین پیدا کین تیس برس سے کم عرصہ مین اس مذہب نی شہنشاہ قسطنطنیہ

وہ بادشاہان شام و مصر و یورپ کی سپاہ کو مغلوب کیا اور بتون کو اپنی لاٹہ سی تجزہ

خنجر اور ادکستن [۵۴] کہ پہلایا اگرچہ چھبیس اتنک بارہ سو برس کا عرصہ منقضی ہوا ہی مگر

یہہ مذہب سوا اسپانیہ [۵۵] کی اور سب جگہ اوسیطرح رایج ہی برخلاف اسکی اسلام ایک شمالی

ایشیا اور وسطی افریقہ اور اون ملکومین جو بحیرہ [۵۶] خضر کی گرد ہین شایع ہو جاتا ہی آنحضرت

ایسی شخص ہوئی کہ جنکی حرارت اسلام اور متانت رای ایک ایسا مذہب نکالا جسنے

تمام زردشت کی پاک چند لوگ ہوئی مخلصین بنادین ہندوستان پر حملہ کیا اور قدیم مذہب

برہمنی کو مغلوب کیا اسکی بعد دریای گنگ کی پار بودہی مذہب کو جو برہمنی مذہب سے بہی زیادہ

رایج تہا بالکل غارت کر دیا اور مذہب عیسائی سی بہی اوسکی قدیم ملک چہین لئی اور

رفتہ رفتہ اوسی اوسکی مشرقی ملکون اور رومی افریقہ مصر سی لیکر آبنای جبرالٹر [۵۷] تک

سی نکالدیا یورپ کی مغربی حد پر حملہ کیا اسپانیہ کا بہی بہت سا حصہ دبالیا اور سوائٹز کی حدون

تک بڑہ گیا اور اس سبب سی قدیم سلطنت [۵۸] روم نہایت خایف ہوئی اور آخر کار

وہ قسطنطنیہ [۵۹] کی نئی روم مین قایم ہوئی ——— ترجمہ اشعار

عربی از قصیدہ بردہ [۶۰] مصنفہ شرف الدین بوصیری در

تعریف جناب رسول خدا صلعم آنحضرت انسان اور جنات دونون کے

بادشاہ ہین ——— [۳۴] اسیطرح وہ اہل عرب کی اور اہل عجم کی شہنشاہ ہین ——— [۳۵]

وہ ہماری نبی ہین انہون نی ہمین حکم کیا ہی کہ یہہ کام کرو اور یہہ کام نکرو

تمام انسانون مین آنحضرت سب سی زیادہ صادق الکلام

ہین خواہ آپ اقرار کرین خواہ انکار آپ خدا کی دوست ہین ۳۳ ـــ آپ ہی کے
شفاعت پر ہمارے ہر ایک امید موقوف ہی ـــ صرف آپکی ہی سبب سے ہم بڑی بڑی
خوفون سے نجات پائینگے ۳۴ ـــ آپ ہی نی انسان کو اللہ تعالی واحد اور صادق کی پرستش
سکھائی ـــ جو کوئی آپکا دامن مضبوط پکڑ دیگا گویا اوس نی ایک لنگر پکڑ لیا ہی کہ نہ
ٹوٹیگا ۳۵ ـــ تمام اور نبیون پر آنحضرت کو بسبب حسن ظاہر اور نیک صفات کے
سبقت ہی ـــ علم اور نیکی مین کوئی آنحضرت کا نظیر نہین ہی ۳۹ ـــ اس خدا
نبی کی دریائے حلم سی ہر ایک نبی سعی ایک گھونٹ مانگتا ہی اور اوسکی نیکیون کے ابر سے
ایک قطرہ ۴۰ ـــ آنحضرت کی مقابل مین ہر ایک کا درجہ مقرر ہی جیسی نقطہ کو لفظ
سی نسبت ہو ـــ وہی اونکی علم اور نیکی کو انکی علم اور نیکی سی نسبت ہی ۴۱ ـــ وہ
آپ ہی ہین جو کامل اور ذی قدر ہین ـــ اور جن مین ظاہری اور باطنی دونون
طرحکی اوصاف مجتمع ہین ۴۲ ـــ خالق ارواح نی آپکو اپنا دوست بنانی کی لئے
پسند کیا کوئی دنیوی مخلوق مین سی اسقدر بلند نظری نہین کر سکتا کہ وہ آپکی بیمثل
اور لاانتہا نیکیون کے تقلید ہونیکا ارادہ کری ـــ صرف آپ سے ہی کی ذات ہمہ تن حمد
ہی ۴۳ اگر عیسائی اپنی نبی کی شان و شوکت اپنی طرف بیہودہ گئے اور تثلیث سی منسوب
کرین تو کرین مگر تو سوا ذات خدا کی بی محابا اس نبی کی تعریف کر ۴۴ ـــ آپکی نہایت
دلیری کی تعریف کر آپکی اعلی درجہ کے لیاقت کا مدح خوان ہو ۴۵ ـــ نبی کی عمدگی
لاانتہا ہی ـــ میری پاس اسقدر الفاظ نہین کہ مین آپکی ثنا خوانی کرون ۴۶ ـــ اگر

کوئی یہہ چاہی کہ آپکی اوصاف باطنی کو سمجھہ جاؤن تو یہہ قصد بیہودہ ہی ۴۹ اسکی
مثل ایسی ہے کہ جب آدمی آفتاب کو دور سی کھڑا ہوکر دیکھتا ہی تو اوسکا اصلی عرض و طول
نہین معلوم ہو سکتا اور جب قریب سی دیکھنی کا قصد کرتا ہی تو نظر خیرگی کرتی ہی ۵۰
کیونکہ ممکن ہے کہ انسان جو سراسر مدہوشی اور خیالات بیہودہ مین مصروف ہی خدا کی نبی کے
ماہیت اس دنیا مین جان سکی ۵۱ جو کچھہ ہم جانتے ہین وہ یہہ ہی کہ آپ آدمی ہین اور خدا کے
تمام مخلوق مین افضل ہین ۵۲ آپکا وہ چہرہ مبارک صفت و ثنا کی قابل ہی جس کے
حسن کو نیکیون نی اور بہی ترقی دی ہے ـــ آپکا حسن دلفریب مگر آپکی اصلی اوصاف یہہ تھے
کہ آپکی خط و خال سی ہر دل عزیز ہونا اور صفات باطنی ظاہر تہے ۵۵ فی الحقیقت آپکی ذات مین
بہار کیسی پہولون کا حسن و نزاکت اور چاند کیسی شوکت تہے ـــ آپکی فیاضی سمندر کی طرح
وسیع تہی اور آپکی آزادی زمانہ کیطرح دیرپا اور طویل ۵۶ آپکی چہرہ مین ایسا دبدبہ ہی
کہ آپکی حضور مین اگرچہ آپ تنہا ہون آدمیکا ایسا حال ہوتا ہی جیسی آدمی ایک بڑی فوج کے
مقابل ہو یا فتح کرنیوالی گروہ مین ہو ۵۸ وہ خاک جو آپکی استخوان کو ڈھکتی ہی وہ
عطر اور عنبر سی بہی زیادہ خوشبودار ہی ـــ وہ لوگ بڑی خوش نصیب ہین جو اوس
خوشبو کو سونگتی ہین اور اوس سرزمین کو اپنی بوسون سی تر کرتی ہین ۵۸ اب مین اس
مقام پر آنحضرت کی احادیث کا ذکر کرتا ہون ـــ جیسی کہ تنہا جنگل مین کوئی آدمی رحم سے
کسی اونچی مقام پر شب تاریک مین آگ اس ارادی سی روشن کری کہ مسافر لوگ اوسکو دیکہکر
یہان آوین اور آرام پاوین اسطرح سی آپکی احادیث درخشان ہین اور گنہگار مخلوق کی تاریکے

لو ٹوٹ رہی ہین ۹۷ یہہ حضرت خدا کا رحم ہی کہ اوسنی ان احادیث کو آنحضرت کے

لکھوایا اور بڑی موقع پر ظاہر ہوئی ہین — مگر چونکہ یہہ احادیث خدای لایزال کی طرف

سی ہین لہذا وہ بھی بی زوال ۹۸ ہم اونکی واسطی کوئی زمانہ مقرر نہین کر سکتی کہ کب

وہ ظاہر ہوئی ہین — ہمین اونہی سی یہہ بات معلوم ہوئی کہ اوس آخر خوفناک دنمین

جو روز جزا ہی کیا معاملہ پیش آئیگا — اونہی سی ہمین یہہ بات معلوم ہوئی کہ زمانہ

عاد اور ارم مین کیا واردات ہوئی ۹۹ تو ای شخص جسی یہہ خوشی حاصل ہی خوش

ہو کیونکہ تونی وہ لنگر پکڑ لیا ہی جو خدا تعالی ہی خبردار اوسی چھوڑنا نہین اگر تو یہہ

چاہتا ہے کہ مین اس کتاب مین کوئی ایسی چیز پڑھون کہ جسکے ذریعہ سی مجھی دوزخ سے

آنچ سی نجات ہو — تو بیشک یہہ اس آسمانی کتاب کے فرحت بخش معانی تجھی دوزخ کے

آنچ کی گرمی سی نجات دینگی ۱۰۲ جیسا کہ پل صراط سیدھا ہی ویسی ہی وہ ترازو

سیدھی ہی — جہان تمام مخلوقات کے اعمال تولین گے ۱۰۳ یہہ آنحضرت کی خاص چند

زین جو آدمیون مین حق و انصاف کا چشمہ ہین — اگر حاسد لوگ باوصف علم و عقل

کی اپنی حمقی دیوانہ بنکر انکی قدر نکرین تو کچھہ عجب نہین ہی ۱۰۴ کیا ای نبی تو نہین

دیکھتا کہ وہ نگہہ جو پٹہائی کی سبب سے ضعف بصارت ہو جاتی ہی اوسی آفتاب کی روشنی

دھوندلی معلوم ہوتی ہی — اور بیمار آدمی کی منہ کو آب شیرین اور صاف کی قدر نہین

ہوتی ۱۰۵ ای شخص تو جو تمام مخلوقات کا خلاصہ ہے — تیری سوا مین کس سے امید اوس

خوفناک لمحہ مین پناہ کو پا سکتا ہون ۱۰۶ ای خدا کی نبی اگر تو میری اوس

خوفناک دشمنین مدد کریگا — جبکہ ان خدا تعالی جو منتقم ہنگر ظاہر ہوگا تو تیری
شوکت ہین کچہہ داغ نہ لگیگا ۱۵۴ فی الحقیقت یہہ دنیا اور جنتی دونون خدا تعالی کی مخلوق
ہین اور ہر ایک حکم جو خدا تعالی نی اپنی ازل قلم سی اپنی لوح محفوظ پر لکہا ہے اوسکا انجہی علم ہے

حصہ دویم ذکر قرآن شریف ۱۵۵

قرآن ایک عربی لفظ ہی اور لفظ قرا (اوس مرادی پڑہا) سی مشتق ہی اسکی اصل معنی پڑہنا
یا پڑہنی کی قابل چیز کی ہین — قرآن شریف کے اور بہی نام ہین اور وہ یہہ ہین الکتاب
(کتاب مقدس) وکتاب اللہ (یعنی خدا کی کتاب) وکتاب عتیق ۱۵۶ (کتاب بیش بہا) وکلام
شریف (لفظ مقدس) ومصحف (مجموعہ قوانین اعظم) والفرقان (وہ چیز جسنی حق وباطل
مین فرق کیا) وتنزیل (وہ چیز جو آسمان سی اوتری) قرآن شریف کو مسلمان صرف خدا
ہیکی طرف سی نہین جانتی بلکہ بی زوال اور غیر مخلوق بہی جانتی ہین بعضون کی رای ہی
کہ وہ خدا کی ذات مین شامل ہی اور یہی باعث تہا کہ خدا تعالی نی آنحضرت کا یہہ معجزہ کیا
کہ قرآن شریف کی عبارت بی نظیر اور ممتنع الجواب ہی اس بات کا قرآن مین بہی ذکر
ہی — قرآن کی پہلی نقل لوح محفوظ سی کی گئی ہی یہہ لوح نہایت وسیع
ہی اور خدا تعالی کی تخت کے قریب ہی اور اسپر خدا تعالی کی گذشتہ اور حال اور
آیندہ کی سب حکم لکہی ہین مسلمانون کا یہہ بہی اعتقاد ہی کہ سب چیزون سی پہلے
اللہ تعالی نی اس لوح کو بنایا اور بعد اوس کے اپنا حکم خلق کیا وہ کہتی ہین کہ یہہ لوح بے
جوڑی اور ایک جوہر کی بنی ہوی ہی اور قلم صرف ایک موتی کی بنی ہوئی ہی جسکے شگاف سی وہ نور گرتا ہی جو خدا تعالی کو

یا فرشتون کو جو اوسکی حکم کی موافق آدمیون کی اعمال لکہتی ہین سیاہی کا کام دیتا ہی
اللہ تعالی نی لوح محفوظ سی قران کی کاغذ پر نقل لی اور یہہ نقل ایک جلد مین تہی خدا تعالی نی
اس نقل کو حضرت جبرئیل کی ہاتہہ رمضان کی مہینی مین شب قدر کو اول آسمان پر بہیجا
یہان سی حضرت جبرئیل نی آنحضرت کو پارہ پارہ کرکی کچہہ حصہ مکہ مین اور کچہہ مدینہ مین مختلف
اوقات مین جس کا جب موقع ہوا تئیس برس کی عرصہ مین پہونچایا —— اور آپکو یہہ بہی
تسلی دی کہ مین اصل قرآن کو مجلد اور جواہرات جنت سی آراستہ کیا ہوا ہر سال ایک
دفعہ ضرور دکہایا کرونگا —— حضرت کی عمر کی آخری سال مین حضرت جبرئیل نی
اس قرآن شریف کی آپکو دو دفعہ زیارت کرائی —— کہتی ہین کہ وہ بہت کم سورتین
ہین جو آسمان سی کامل نازل ہوئین اکثر سورتین ٹکڑی ٹکڑی ہو کر اوترے ہین اور اونکو آنحضرت
کی منشی نی وقتاً فوقتاً فلان سورت مین لکہہ لیا —— یہان تک کہ حضرت جبرئیل کی
ہدایت سی وہ پوری ہو گئین اس بات پر سبکو اتفاق ہی کہ چہیانوین سورت کی یہہ پانچ
آیتین سب سی پہلی نازل ہوئین —— وہ آیتین یہہ ہین [1] —— تو اپنی خالق کا نام
لیکر پڑہ جس نی آدمی کو خون کی چند لختون سی بنایا تو پڑہ کیونکہ خدا تعالی نہایت فیض
رسان ہے جس نی تجہی قلم کا استعمال سکہایا (تاکہ تو الہام کو لکہی) اور انسان کو وہ بات
سکہائی جو اوسی نہ آتی تہی —— جبکہ یہہ نئی الہام شدہ آیتین آنحضرت نی اپنی منشی کو
لکہوا دین تو وہ آیتین آپ نی اپنی معتقدین مین پہیلائین ان مین سے چند آدمیون نی انکی یقین
کرلین مگر اکثرون نی حفظ کر لیا جب یہہ اصل آیتین واپس آئین تو ان سبکو ملا کر ایک

[1] [illegible] علق [illegible]

ت وقت مین رکہدیا اسکا کچہہ خیال نہ کیا کہ کون سی پہلی اوتری تہی اور کون سی پیچہی اسی سبب سے اکثر آیتون کی وقت نزول تحقیق معلوم نہین —— قرآن شریف ایک سو چودہ غیر مساوی حصون مین منقسم ہی اور ان حصونکو سورتین کہتی ہین —— عرب لوگ واحد کو سورت اور جمع کو سور کہتی ہین —— قلمی نسخون مین اسی سورتون پر اعداد شماری نہین لکہتی ہین ہر ایک سورتکا علیحدہ نام مقرر ہی کبہی تو یہہ نام اوس شخص کی نام پر ہوتا ہی جسکا ذکر سورت مین ہو اور کبہی اوس مضمون پر ہوتا ہے جس مضمونکا سورت مین ذکر ہو —— مگر اکثر نام سورت کی اول لفظ سی لیا جاتا ہے بعضی سورتون کی دو یا زیادہ نام بسبب نقلونکی فرق لکہی گئی ہین کہتی ہین کہ بعضی ان سورتون مین سے مکہ مین نازل ہوئین اور بعضی مدینہ مین مگر یہہ اختلاف نزول کچہہ سورتکی نام مین داخل نہین ہے ہر ایک سورت اور چہوٹی چہوٹی غیر مساوی حصون مین منقسم ہی جنہین ورس یا عربی زبان مین آیت (نشانی یا تعجب کہتی ہین) نوین سورت کے سوا ہر ایک سورتکی نام کی بعد یہہ مخبیاہ فقرہ جسی مسلمان بسم اللہ کہتی ہین لکہا ہوتا ہے —— قرآن شریف کو اہل اسلام معجزہ اعظم مانتی ہین اور کہتی ہین کہ ایسا ہی عجیب ہے جیسا مردیکو زندہ کرنا اون کا قول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام کی معجزہ عارضی اور چند روزہ تہی مگر آنحضرت کا معجزہ پائیدار اور بی زوال ہے اور اسی سبب سے زمانہ سابق کی تمام معجزون پر سبقت رکہتا ہی —— قرآن بلحاظ علم ادب کے اہل مشرق کی ایک بہی شاعرانہ تصنیف معلوم ہوتا ہی اوس کا اکثر حصہ

قدمای عرب کی مذاق کی موافق مقفی اور مسجع عبارت مین لکہا ہی سب کو اسکا
اقرار ہی کہ قرآن قوم قریش کے نہایت فصیح زبان مین لکہا گیا ہی یہہ خاندان تمام اہل
عرب مین سب سے زیادہ اعلی رتبہ اور ذی علم تہا اگرچہ قرآن شریف زبانہ قریش مین لکہا گیا ہی
مگر اسمین کہین کہین اور زبانون کی بہی آمیزش ہی یہہ بات متفق علیہ ہی کہ قرآن شریف عربی
زبان کا نمونہ ہی یعنی جو شخص یہہ قصد کرتا ہی کہ مین عمدہ عربی لکہون تو وہ قرآن کی روش پر
چلتا ہی اور وہ تمام صنایع بدایع اور استعارات سی پر ہی باوصف اسکی کہ قرآن بعض
جای سی غیر مفہوم ہی اور اور دمعلوم ہوتا ہی مگر اکثر جگہہ نہایت زبردستی عبارت اور بلند
خیال عیان ہے اور یہہ مقولہ بہت ٹہیک ہے کہ قرآن شریف ایسی کتاب ہے کہ جسکی اشکال عبارت
سی پڑہنی والا پہلی گہبرا جاتا ہی بعد ازان اوسکی محاسن پر بکہلکر رجوع کرتا ہی اور آخر
فریفتہ ہو جاتا ہی ــــ آنحضرت کے زمانہ حیات تک قرآن شریف اوراق منتشر پر لکہا ہوا
تہا حضرت ابوبکر نی جو آنکی خلیفہ ہوئی پہلی اس کو ایک جلد مین جمع کیا ــــ حضرت ابوبکر
نی قرآن شریف کی آیات کو صرف کہجور کی پتون اور جانورون کے کہالون اور بکرون کے شانون
کی ہڈیون ہی پر سی نہین نقل کیا بلکہ حافظون کی زبانی بہی لکہا اور جب یہہ قرآن شریف
انجام کو پہونچا تو اوسکو حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ آنحضرت کی پاس اس نیت سے تفویض
کیا کہ اور لوگ اوس سے اپنی قرآنونکی تصحیح کیا کرین چونکہ اور تمام جلدونمین جو اوس اضلاع مین منتشر
تہین بہت اختلاف تہا لہذا حضرت عثمان نی جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی بعد خلیفہ ہوے تہی حکم دیا
کہ بہت سی نقلین حضرت حفصہ والی قرآن کی کرالین اور وہ قرآن جو اوسکے مطابق نہ تہی اون

سبکو معدوم کر دیا — قرآن شریف کی ماہیت کو کماحقہ سمجھنے کیلئے اس بات کو خیال کرنا
چاہئے کہ جب آنحضرت کا خروج ہوا اوس زمانہ مین طلاقت لسانی اور عمدگی عبارت کا لوگونکو
بڑا خیال تھا اور شاعری اور فصاحت کی نہایت قدر تھی ایک مسلمان کا قول ہی کہ قرآن کا
معجزہ اوسکی عمدگی عبارت اور موزونی فقرات پر منحصر ہی یہانتک کہ اگر کوئی عجمی ہی کسی شخص کو
قرآن پڑہتی ہوئی سنی تو اوسی فی الفور معلوم ہو جائیگا کہ اسکی تمام عربی عبارتون پر فوق ہی اگر
اسمین سے کسی آیت کو کسی اور نہایت فصیح عبارت مین داخل کر دین تو وہ ایسی معلوم ہوگی
جیسی لعل چمکتا ہی اور اوسکی روشنی مثل اوس درخشندہ جوہر کی ہوتی ہی جسکی تابندگی سی آنکھون
کو خیرگی ہو اور اوسکی عبارت ایسی لاجواب ہی کہ تمام علما کو اوسکی زمانہ معراج سی ابتک اوسپر
نہایت حیرت ہے — چونکہ قرآن شریف ایک معجزہ قائم خیال کیا جاتا ہی آنحضرت
ہمیشہ اوس کیطرف اشارہ فرماتی تھی اور کہتی تھی کہ یہہ میری نبوت کا ثبوت اعظم ہے
اور عموماً فصحای عرب کی سامنی جو اوس زمانہ مین اس ملک مین بکثرت تھی اور جن کی
تمام عمر صرف اس بات مین صرف ہوتی تھی کہ ہم ایک دوسری پر عبارت نویسی مین سبقت
لیجائین یہہ دعوی کرتی تھی کہ تم ایسی ایک سورت تو لکھہ دو جو اسکی مقابل ہو — روایت
ہی کہ لبید ابو رابیہ متوطن یمن جو سبعہ معلقہ کی ہفت قصیدی تھی جو کعبہ مین لٹکائی گئی تھی
مصنفین مین سے ایک مصنف تھی نبوت سے بہت سی ہی کہ آنحضرت نے عمدگا اپنی شریع
جاری فرمائی سبعہ معلقہ مین سی ایک قصیدہ کا مطلع یہہ ہی تمام تعریفین جو خدا سے
علاقہ نہین رکھتین بیہودہ ہین اور تمام منافع جو اوس کی طرف سی نہین آتے

نقلون کا سایہ ہین ـــــ چندروز تک کوئی ایسا شاعر نہ تہا جو اوس کی مقابل
مین قصیدہ لکہتا مگر آخر کار قرآن شریف کے سورت موسوم بہ برات دروازہ کعبہ کو
چسپاں دیکہی اور سب سے پہلی ہی چند آیتین پڑہ کر ایسا شرمندہ ہو گیا کہ اوسنے اقرار کر لیا
کہ یہہ آیتین بغیر خدا کی الہام کی نہین ہو سکتین اور اوسی وقت اسلام قبول کر لیا ـــ
قرآن شریف کے وہ آیتین جنکی سبب سی یہہ شخص اسلام لایا یہہ ہین ـــــ بیشک یہہ
کتاب حق ہی ـــــ یہہ ان متقیون کیلئی ہدایت ہی جو غیب کا یقین کرتی ہین
اور نماز وقت مقررہ پر پڑہتی ہین اور خیرات اوس مال مین سی دیتی ہین جو ہمنی اونہین
عنایت فرمایا ہی ـــــ اور اوس الہام کا یقین کرتی ہین جو ہمنی تجہپر (ای محمد)
اور تجہسی پہلی نبیون پر کیا ـــــ اور جن کو عقبی کا یقین کامل ہی یقینی یہہ لوگ خدا کی راہ
پر چلتی ہین اور فلاح پاینگی ـــــ اور جب کافرون کا ذکر کرو تو وہ لوگ اوس آدمی کے
مانند ہین جسنے آگ روشن کی اور جب اوس روشنی سی اوسکی گرد کی چیزین روشن ہو گئین تو
اوسنی اپنی آنکہین بند کر لین ـــــ خدا تعالی اونکی روشنی چہین لیتا ہی اور اونہین اندہیرے مین
چہوڑ دیتا ہی اب وہ نہ دیکہہ سکینگے وہ بہری اور گونگی اور اندہی ہین اسواسطی وہ توبہ
نکرینگی یا وہ ایک آسمان کے بادل کی مانند ہین جسمین تاریکی اور گرج اور چمک ہو اور وہ موت کے
ڈرسی اپنی کانون مین اونگلیان دے لیتی ہین تاکہ وہ گرج نہ سنین ـــــ اللہ تعالی کافرون
پر محیط ہی ـــــ بجلی اونہین اندہا بنانی کی سوا ہر طرح کا صدمہ دیتی ہی اور جبتک وہ
اونہین روشنی دیتی ہی اوس روشنی مین چلتی ہین مگر جب اندہیرا آجاتا ہی تو وہ مفلوج کی طرح

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہڑی کی کہڑی رہ جاتی ہین سو تعجب جو اہل عرب کو قران کی پڑہنی سی ہوتا ہی وہ
اوسکی عبارت سحر آویز اور اون صنایع اور بدایع اوسکی اون آیتون مقفی اور مسجع
اور موزون کا سبب ہے جس سی آنحضرت نی اپنی شعر کو آراستہ کیا ہی قران شریف
کا اختلاف عبارت نہایت عجیب ہے کیونکہ بعض اوقات آنحضرت مروجہ چہوڑ دیتی ہین
اور اللہ تعالٰی کا تخت پر بیٹہا ہونا اور اہل دنیا پر قواعد مقرر کرنے نہایت شان و شوکت دار
آیتون مین بیان فرماتی ہین آپکی آیتین اوس مقام پر بہت موزون اور موثر ہوجاتی ہین
جبکہ آپ جنت کی بی زوال خوشیان بیان کرتی ہین اور جب آپ دوزخ کا حال بیان
کرتی ہین تو آپکی آیتین نہایت خوفناک اور جان گزا معلوم ہوتی ہین ——— قران
شریف کی اہل اسلام نہایت تعظیم کرتی ہین جو اونمین بہت با احتیاط ہین وہ بغیر وضو
کبھی نہین چہوتی اور اس خیال سی کہ مبادا کوئی غفلت سی اسی چہولی قران شریف
پر یا اوسکی جلد پر یہہ آیت لکہدیتی ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی ——— کوئی اسی نچہوئی مگر وہ
لوگ جو با وضو ہین ——— وہ اوسی بہت عظمت سی پڑہتی ہین اور کبہی اپنی کمر بند سے
نیچی نہین لیجاتی اور جب اوسی کہولتی ہین تو پہلی بوسہ دی لیتی ہین اور لڑائیون مین اوسے
اوسی اپنی ساتہہ رکہتی ہین اپنی جہنڈون پر اوسکی آیتین لکہتی ہین اور اوسی سونی اور
جواہر سے آراستہ کرتی ہین اور قصدًا اوسی کبہی کسی کافر کی قبضہ مین نہین دیتی قران شریف
اونکی تعلیم کی بنیاد ہی تمام لڑکی مکتبون مین اوسی پڑہتی ہین اوسی تمام حفظ کرتی ہین
ہر جگہہ تمام اونکے رسمین اور قانون قران شریف ہی پر موقوف ہین اونکی قاضی اوس کے

مستعمل ہین تمام مسلمانون پر فرض ہے کہ اوسے پڑہین اور اوس سے اپنی زندگی کا نور اور برکت حاصل کرین اونکی ان مسجدمین جہانکہ تمام قرآن شریف روز پڑہا جاتا ہی اور تیس قاری سلسلہ وار اوسی ختم کردیتی ہین بارہ سو برس تک اس کتاب کے آواز لاکہون آدمیون کے دلون اور کانون مین گونجتی رہی ہی —— ایسی بہی متقی مسلمان ہوے ہین جنہون نی اپنی زندگی مین ستر ہزار مرتبہ قرآن کو تمام وکمال پڑہا ہی —— قرآن شریف مین اکثر جائی حکم ہی کہ ایک خدا کی پرستش کرو اوسکی مرضی پر شاکر رہو اور اوسکی حکم کی تعمیل بخوبی کرو بلند دونری کرو ہر بات مین اعتدال رکہو اور خدا کی راہ مین جان دو اور اسلام کے رواج دینکی سوا وہ فرض جسکا قرآن شریف مین انسان پر حکم ہی وہ نمازین ہین جو خانہ کعبہ کے طرف پانچ وقتون مین پڑہی جاتی ہین رمضان شریف مین روزی رکہنی بہی حکم ہی اور ادائے زکواۃ بہی فرض ہے اسمین آدمی کو اپنی مال کا چالیسوان حصہ غریبا کو دینا پڑتا ہی اور یہانتک کہ اگر دشمن یا جریدہ بہی بہوکہ ہو تو اوسکو بہی اس مال مین سے دینا چاہئی ان تینون فرضون مین سے آنحضرت نماز کو اسقدر ضرور سمجہتی تہی کہ وہ اکثر فرمایا کرتی تہی کہ نماز ستون اسلام اور کلید جنت ہی اور یہہ بہی ارشاد کرتی تہی کہ وہ مذہب کچہہ نہین جسمین نماز نہو غسل اور طہارت نماز کا پہلا رکن ہی سال صاحب نے اپنی کتاب موسوم بہ پری لمنری ڈسکورس کے صفحہ ۱۲۸ مین لکہی ہین کہ آنحضرت نی اس خیال سی طہارت اور نماز کو جنت کی کنجی اور نصف ایمان کہا کہ اونکو یہہ منظور تہا کہ میری امتی نماز اور صفائی کی بہت پابند رہین اس حکم کی بخوبی سمجہانیکی حضرت امام غزالی نی طہارت کے چار درجی مقرر کئی ہین اول یہہ ہے کہ پہلی اپنی جسم کو تمام آلودگی اور غلاظت

[illegible]

اور نجاست ظاہری سی پاک کری دوم اعضای جسم کو بری کاموں اور شرارت سی بچای
سوم دلکی بری خواہشوں اور بدیوں سی حفاظت مین رکہی چہارم اپنی خیالات
کو اون محبتوں سی بچاوی جو اونہین خدا کیطرف رجوع ہونی سی باز رکہتی ہین اور انہ
یہہ بہی فرماتی ہین کہ جسم ایک خول ہی اور دل اوسکا گودہ ہی دلیل سی آپ اون لوگوں کو
کی بہت شکایت کرتی ہین جو سوی اعتقادی سی صرف طہارت ظاہری سی پاک رہتی ہین
اور اون لوگوں کو برا سمجہتی ہین جو اونکی مانند ان رسوم کی پابند نہین حالانکہ انکی دلو مین غرور اور مکر
اور جہالت بہرا ہوا ہی اس سی صاف ظاہر ہی کہ بعض عیسائی جو مسلمانوں پر یہہ الزام
لگاتی ہین کہ مسلمانوں کا یہہ مسئلہ ہی کہ صفائی ظاہری اونکو گناہوں سے بچاتی ہی یہہ صرف
انکا بہتان اور الزام بیجا ہی —— قرآن شریف مین صرف احکام مذہبی اور تہذیب
اخلاق ہی کا ذکر نہین ہی بلکہ گبن صاحب کا قول ہی کہ ادقیانوس سی گنگا تک قرآن شریف
مجموعہ قوانین مانا جاتا ہی یہہ نہین کہ اوس مین صرف فقہی مسئلہ ہون بلکہ قوانین دیوانی اور
فوجداری اور مضامین بہی اسمین درج ہین —— اور وہ قاعدی جو آدمیونکی اعمال اور مال کی نسبت مقرر کیے
گئی ہین —— وہ خدا تعالی کی بی زوال رضا سی بنائی گئی ہین بایہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو اسطرح
بیان کرسکتی ہین کہ قرآن شریف مسلمانون کا مجموعہ قوانین عامہ ہی اس مین قوانین مراسم
اور سلوک باہمی اور فوجداری اور دیوانی اور تجارتی اور فوجی اور ملکی اور سزا دہی سب موجود
اور مذہبی رسموں سی لیکر معاملات دنیوی تک ہر ایک چیز کا مفصل بیان ہی اور قرآن نجات روح
ہی اور صحت جسمانی اور حقوق عامہ و حقوق شخصی اور نفع رسانی خلایق اور نیکی اور بدسے

لہ نہ تینون عبادتون کے درجی اس طرح مقرر کیے گئے ہین مسلمان کہتے ہین کہ نماز انسان کو جنت کے نصف راستے تک پہونچا دیتی ہی روزہ اوسے دروازہ تک پہونچاتا ہے اور زکوۃ اوسے جنت مین داخل کر دیتا ہے ۱۲ مولف

۱۲ ۱۲

اور سزای دینی و دنیوی سب چیز پر حاوی ہی ـــــ لہذا قران شریف اصل
مین انجیل سی بالکل مختلف ہی جس مین کہ کون صاحب کے رای کی موافق مسائل مذہبی
نہین ہین بلکہ عمدہ عمدہ حکایات اور تذکرہ اور ایسی باتین کہ جسی خدا کی یاد اور تہذیب
نفسی ہو موجود ہین مگر ان حکایات مین کچھ بہ ظاہری نہین معلوم ہوتا قران شریف
اور کتب آسمانی کی مانند صرف امور مذہبی اور عبادتی پر حاوی نہین ہی بلکہ اوسمین
نظم و نسق ملکی کا بہی بیان ہے اسی بنیاد پر سلطنین قایم ہین اسی مین سی ہر ایک قانون
ملکی اخذ کیا جاتا ہی اور اسیکی موافق ہر ایک تکرار مالی و ملکی منفصل ہوتی ہی ـــــ آنحضرت
نی اسواسطی کوئی ایسا قانون نہ نکالا کہ جسکی ذریعہ سی علمای امت کو عوام پر ہیبت اقتدار
حاصل ہو اپکو خوف تہا کہ مبادا یہہ لوگ بھی عیسائی پادریون کے طرح اپنی ہم مذہبون
اور اونکی سلطنتون کو خراب کر دین اور یہہ چاہا کہ ہر ایک پاس قران شریف کی جلد
رہی تا کہ وہ آپ اپنا ہادی بنی اسامر مین آپنی بڑی عقلمندی کی اور بالکل حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی جنکو خدا تعالی کیطرف سی الہام ہوا تہا پیروی کی کیونکہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام نی جو مذہب بنا کیا تہا اوسمین صرف خدا تعالی کی پرستش اور نہ پادریون
اور نہ ظاہری رسمون کا حکم تہا اور عبادت روحانی اور خدا تعالی کیسی کام کرنی کے
ہدایت تھے رینان صاحب کا قول ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مین بالکل پادری پن نہ تہا
اور ایسی زیادہ کوئی اون رسمون کا دشمن نہ تہا جو مذہب کے تائید کی بہانہ اوسکے
حیثیت اصلی بالکل خراب کر دیتی ہین اس نئے فرقہ میں یعنی عیسائی کو گو ۱۸۰۰ برس اون کے

جواب معترض در باب ربط علم و مذہب دیکھو صفحہ ۵۱ و ۸۲ ،۱۲ انہون نی ہری کا عہد علوم تک انگلستان میں قانون جاری تہا پادری کی سوا کوئی اور انجیل کو پڑہ سکتا تہا اور پادری

قانون کی مواقف پادریون کی اعزاز و اکرام کی بالکل اصل نہتی اونکو حکم تہا کہ وہ ایک
دوسرے کو بہائی کہین حضرت عیسی علیہ السلام نی اونکو منع کیا ہی کہ وہ اپنی ہم مذہبونکو
آقا اور باپ کہنی سی باز آئین کیونکہ آقا حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور صرف خدا باپ
ہی ـــــ لہذا اسلام مین پادری بالکل نہین ہین جو لوگ کہ قانون شرع سی
واقف ہین وہی علمای امت کی ہین اور وہ قانون شرع قرآن شریف ہے مسلمانونکی
مذہب مین یہہ بات نہین ہے کہ وہ اپنی علمای مذہب کو اپنی مال کا دسوان حصہ ضرور
دین اور وہ اس مال سی اپنی زندگی بسر کرین اونکی خدمتین پادریونکی سی نہین ہین بلکہ
حاکمون اور منصفون کی سی ہین نہ اونکی گذران لعد کی آمد پر منحصر ہی نہ وہ کیکی پیر اور نہ وظائف
ریاست پر وہ اپنا گذارا مقدمات متنازع فیہ کی آمد سی جو ڈہائی روپیہ سیکڑہ مقرر ہی اوس
اون رسیون کی محاصل سی جو مسجدونکی واسطی مقرر کی گئی ہین کرتی ہین حقیقت مین مفتیان
شرع انگلستان کی پادریون سی حکومت مین کم نہین ہین مگر یہہ فرق ہی کہ اون مین آپس
مین اختلاف لفظی نہین آنحضرت کی مسائل مین ابہام بالکل نہتا قرآن سی خوب ظاہر ہے
کہ آنحضرت بڑی موحد تہی آپ نی بتون اور دیوتون اور سیارات اور ثوابت کی پرستش
کی بالکل ممانعت فرمائی اور یہہ اس وجہہ سی کہ ہر حادث کو فنا اور ہر طالع کو غروب
لازم ہی اور جس چیز مین کہ خراب ہونی کا مادہ ہی اوسکو زوال ضرور ہی ـــــ آنحضرت
خدائی یکتا کی پرستش کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اوسکی کوئی شکل مقرر ہی اور نہ جگہہ اور نہ
اوسکی اولاد ہی اور نہ مثل وہ ہماری دل کی پوشیدہ بھید سی واقف ہی قدیم ہی حادث نہین

ہی اور اوسکو ذاتی کمال عقلی حاصل ہی — ان مضامین کو آنحضرت نی اپنی زبانسی
دوسری اور ستاون اور اٹھاون وین سورتون مین بیان فرمایا ہی مسلمان ان آیتون
پر کامل عقیدہ رکہتی ہین اور مفسرین قرآن نے انکی اسطرح تعریف کیہی جیسی ریاضی کی حدود وغیرہ
بیان کیجاتی ہین ایک موحد حکیم بہی مسلمانون کے عام عقیدہ کی موافق ہی ہو سکتا ہی تمام
مخلوقات دیکہنی سی معلوم ہوتا ہی کہ انکا کوئی خالق ضرور ہی اور اوس کا قانون ہر ایک آدمی کے
دلمین موجود ہی ہر ایک زمانہ کی نبیونکا اصلی یا ظاہری ارادہ یہہ ہوتا آیا ہی کہ ہم آدمیون کو
یہہ سکہائین کہ خدا تعالی اونکا خالق ہی اور اونکی دلمین اوسکا قانون موجود ہی چونکہ
آنحضرت بہت صاف باطن تہی لہذا آپنے اپنی متقدمین نبیون کی تعظیم کا بہی حکم کیا جیسا آپنے
واسطی کیا تہا اور یہہ فرمایا کہ وحی حضرت آدم سی شروع ہوئی اور قرآن شریف کے رواج
تک ختم ہوئی آنحضرت نی مسلمانون کو تلقین فرمایا ہی کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی نہایت
عظمت کرین ساتوین اور دسوین سورتین دیکہو — اور رومن کیتہلک مذہب کے
عیسائیون نے قرآن شریف سی ایک عمدہ خیال لیا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ دوشیزہ
تہین جیسا آپنی پہلی بیان کیا قرآن شریف کا سب مین بڑا مضمون خدا تعالی کی وحدانیت
اور آنحضرت کی رسالت ہے وہ اپنی تئین نبی اور خدا کا رسول سمجہتی ہین آپ فرماتی ہین
کہ چونکہ عیسائیون نی غلطی سی مسایل وحدانیت اور رسالت کو خراب کر دیا اوسمین
مسئلہ تثلیث داخل کر دیا خدا تعالی نی یہہ چاہا کہ وہ اپنی سچی مسئلون کو بغیر گواہی کے چہوڑی لہذا
اوس نی اپنی نبی کو بہیجا کہ وہ انہین دوبارہ قایم کر دی یہی دلیل ہی کہ مسلمان لوگ قرآن شریف کے

روسی اپنی کو برخلاف خوش عقیدہ عیسائیونکی موحد کہتی ہین اور عیسائیونکو مشرک کہتی ہین
کیونکہ آنحضرت کی قول کی موافق عیسائی لوگ خدا تعالی کی سوا اور کو بہی پرستش مین شامل کرلیتی
ہین چنانچہ آنحضرت فرماتی ہین (سورت نساء) ای اہل الکتاب یعنی ای یہودیون اور عیسائیون
تم اپنی پرستش مین حد سی زیادہ تجاوز نکرو جب تم خدا تعالی کا ذکر کرو تو ایسی بات نکہو جو
حق کی خلاف ہو عیسی مسیح ابن حضرت مریم علیہ السلام صرف خدا تعالی کی نبی ہین تم صرف
خدا تعالی اور اوسکی نبیونکا یقین کرو اور مسئلہ تثلیث کا ذکر نکرو تم اپنی تقریر کو حد سی نہ بڑہاؤ
خدا تعالی واحد ہے تمام تعریف اوسیکو سزاوار ہے اور اوسکا کوئی بیٹا نہین ہی قرآن شریف کے
دوسرے غرض یہہ تہی کہ وہ اون تین مذہبون کو جو اوس زمانہ مین رایج تہی ایک مذہب بنادے
اور اونکو خدا تعالی کی پرستش اور علم سکہائی اوسمین چند قوانین اور رسمین ہین جنمین کہ
سی بعض قدیم اور بعض جدید ہین اور ان رسمون اور قانون سی غرض یہہ ہے کہ دنیوی اور دینی انعام امید
اور سزا کی خوف کے سبب او مذہب کے آدمیونکو آنحضرت کا فرمان بردار بنادے اور اونکو یہہ یقین کرادے کہ آنحضرت سب سے
اور خدا تعالی کی رسول ہین جیسے پیغمبر اور اولوالعزم جو اگلی زمانہ کی سزاؤنکی ذکر کرنی کی بعد بیان ہے کہ آنحضرت خدا تعالی
کی مذہب کو زمین پر پہیلانیکی واسطے بہیجی گئی ہین اور اسی واسطے دنیا مین آئی ہین کہ دینی اور دنیوی امور مین انکی سزا و خیال
کئی جائین یہہ قرآن شریف کا بڑا مسئلہ خدا تعالی کی وحدانیت ہی آنحضرت فرماتی ہین کہ میری رسالت کی اصل غرض یہہ ہے
کہ خدا تعالی کی وحدانیت کو پہر قایم کرون اور یہہ بہی ارشاد فرماتی ہین کہ صحیح مذہب ایک ہی سی زیادہ نہین ہوسکتا اور اگرچہ بعض قوانین
اور رسمین خدا تعالی کی ہدایت کے موافق تبدیل ہوجاتی ہین مگر اونکی اصل کبہی نہین بدلتی کیونکہ وہ بی زوال اور حق ہے اور جب کبہی
مذہب حق کی اصول مین فرق آگیا خدا تعالی نی اوسکی درستی کی واسطے نبی بہیجی تاکہ وہ آدمیون کو یہہ سب تلقین کرین ان سب

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری ظہور تک سب مین زیادہ بزرگ ہے
— آنحضرت نے کبھی یہہ نہین مشہور کیا کہ مین ایک نئی مذہب کا موجد ہون بلکہ برخلاف
اوسکی یہہ فرمایا (سورتیان ٥١ ۲ و ۳ و ۱۶ و ۲۶ وغیرہ) کہ میرا مذہب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
مذہب ہے جو مجہی حضرت جبرئیل نے بتایا (سورت ۴۲) قرآن شریف کی اصل غرض یہہ ہے
کہ کتب آسمانی کی تصحیح کرے جنمین آنحضرت فرماتے تہے کہ یہودیون اور عیسائیون نے
تحریف کردی ہے خصوصاً اوس مقام پر جہان پیغمبر رسالت کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و
۴ و ۶ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۶ و ۳۷) روایت ہے ٥٢ کہ قرآن کو جبرئیل آنحضرت کے پاس لائے اور یہہ
قرآن اوس دنبہ کی کہال پر لکہا ہوا تہا جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیٹے
حضرت اسحق کی جگہہ قربانی کیا تہا اور یہہ قرآن شریف مطلا اور مرصع تہا مگر ایک ٥٣ اور
ترجمہ کی موافق جیسے اکثر عیسائی مانتے ہین آنحضرت نے قرآن شریف کو ایک فارس کے
یہودی آقا در دو این نوال اور ایک عیسائی پادری کی مدد سے جو عبد القیسی کے
نسطورین ٥٤ عبادتخانہ کا پادری تہا بصرہ مین جو ملک شام مین واقع ہے تصنیف کیا یہہ
رای بہت قدیم ہے کیونکہ ہم دیکہتے ہین کہ آنحضرت خود اس بات کا ابطال کرتے ہین (
سورتین ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۲۵) قرآن شریف مین ایک صاف طور پر خدا تعالیٰ کے
ہستی کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۴۳ و ۳۷ و ۳۹ و ۴۰ و
۴۲ و ۹۵) اوس مین لکہا ہے کہ خدا تعالیٰ قدیم اور غیر مخلوق ہے اور اولاد نہین رکہتا
اور وہ نظیر نہین رکہتا (سورت ۱۱۲) اور وہ تمام چیزون کا خالق ہے (سورتین ۶ اور

٥١ جو بندہ کو بہی کہو سورۃ کو پہن اعداد کی مدد سی قرآن مجید مین دیکہنا اور کتابون مترجم

٥٢ یہہ روایت بالکل مشہور و معتبر نہین مترجم

٥٣ یہہ روایت بالکل مستعبد ہے متکلمین اسلام کی بنائی ہوئی ہے مترجم

٥٤ نسطوریہ ایک فرقہ کا مذہب نصاری سی اور یہ دو کا نام یعقوبیہ اور ملکانیہ ہے مترجم

کہ آنحضرت کی رسالت کا یقین کرین کہ یہ سمجھین کہ آپ بشر نہین ہین (سورتین ۷ او ۲۹)
عیسائی جسقدر بے انصافی قرآن شریف کی تہذیب کے اعتراض کرتی ہین اوسیقدر بے انصافی
سی اوسکی مسئلون عبث پر اعتراض کرتی ہین قرآن شریف مین شراب خواری اور ہر ایک قسم کی اسراف
(سورتین ۴ و ۱۷) اور سود خواری (سورت ۲) طمع اور غرور (سورتین ۴ و ۱۷ و ۳۱) غیبت
اور بہتان (سورت ۱۰۴) حرص (سورتین ۴ و ۳۳) مکر (سورتین ۴ و ۶۳) دنیوی مال
ومنال کی خواہش (سورتین ۱۰۰ و ۱۰۲) کرنیکی ممانعت ہے برخلاف اسکی اوسمین حکم ہی کہ خیرات
دو (سورتین ۲ و ۳۰ و ۵۰ و ۷۵ و ۹۰) اور اپنی مان باپکی عظمت کرو (سورتین ۴
و ۱۷ و ۲۹ و ۳۱ و ۴۶) خدا کا شکر (سورت ۵) وعدہ وفا کرو (سورتین ۵ و ۱۶) صاف باطنی
اختیار کرو (سورتین ۹ و ۱۷ و ۲۳ و ۸۳) انصاف کرو (سورتین ۵ و ۴۹) اور یتیمون کے
حق رسانی کرو (سورتین ۱۳ و ۹۰) اور بغیر لحاظ مراتب آدمیون کے (سورت ۸) اونکی بات
خلق و حیا سی پیش آؤ (سورتین ۴ و ۲۵) قیدیون کو روپیہ لیکر آزاد کرو (سورتین ۱۷
و ۹۰) صبر کرو (سورتین ۳ و ۴۶ و ۴۷) خدا کی فرمانبرداری کرو (سورت ۳) خلقت
کی خیرخواہی کرو (سورت ۲۸) — گنہگارون کی خطا معاف کرو (
سورتین ۳ و ۱۶ و ۴۲ و ۲۴) بدی کی عیوض نیکی کرو (سورت ۲۳)
اور نیک راہ اس واسطہ اختیار کرو کہ خدا تمسی راضی ہو نہ اسواسطی
کہ دنیا مین تعریف ہو (سورت ۲۲) جیسا ہم بیان کر چکی ہین قرآن شریف
صرف ایک مجموعہ قوانین مذہبی کا نہین ہے بلکہ اوس مین مسلمانون کے ملکی اور مالی قوانین

بہی ہین اور یہی حال یہودیون کی نشانات یعنی توریت کی پانچ پہلی حصّونکا ہی قرآن شریف مین چار سی زیادہ نکاح کرنیکی ممانعت ہی (سورت ۴) اور جو رسوم نکاح مین چاہیے اونکا حکم ہی (سورتین ۲ و ۶) اور معاملات زناشوئی کی تعلیم ہی (سورت ۴) و دودہ پلانی کی واسطے مدت مقرر کی گئی ہین (سورت ۲) اور بیوہ ہونیکی واسطے بہی بندشین ہین (سورت ۲) اور جہیز اور مہر کا بہی ذکر ہی (سورتین ۲ و ۴) اور یہہ بہی لکہا ہی کہ طلاق کسطرح ہونا چاہیے (سورتین ۲ و ۴ و ۶۵) آنحضرت نے عورتون اور مسکینون اور یتیمون کی حفاظت حال سے بہی غفلت نہین کی اونکا سب مذکورۃ الصدر سورتون مین ذکر ہی قرآن شریف مین جہوٹی گواہی دینے کی سزا دہی کا بہی حکم ہی (سورتین ۵ و ۹) اور فریبی قاضیونکی (سورت ۵) اوس مین مکر (سورت ۴) چوری (سورت ۵) قتل الشان (سورتین ۲ و ۴ و ۶ و ۲۵) قتل اطفال (سورتین ۶ و ۱۷) حرامکاری رشتہ دارون سے (سورت ۴) بی حیائی اور زنا کرنیکی واسطے سزا مقرر ہے (سورتین ۴ و ۱۹ و ۲۴ و ۲۵) یہان فقط یہہ ہی نہین معلوم ہوتا کہ آنحضرت نبی ہی نہی بلکہ وہ مقنن اور شارع بہی تہی اپنی اون قوانین کو جبتک رواج نہین دیا جبتک کہ ہجرت نکرلی اور آپ کا مذہب اچہی طرح پہیل نہین گیا بلکہ بعض قوانین تو جب جاری کیے کہ جب آپ نی مکہ فتح کرلیا ــــ مسلمان قرآن شریف کی ایسی عظمت کرتی ہین کہ عیسائیون نے اپنی انجیل کے کبہی ایسی تکریم ہوتی ہوئی نہین دیکہی مسلمان خیال کرتی ہین کہ قرآن شریف مجموعہ قوانین مذہبی و مالی اور ملکی آداب کا ہے یقینی امور مندرجہ ذیل پر منقسم ہے

اور ان باتون کا قرآن مین ذکر ہے مذہب اسلام

دو حصون پر منقسم ہی ایک کو ایمان[۱] اور دوسری کو دین کہتی ہین ایمان خدا
اور اوسکی فرشتون اور اوسکی وحی اور اوسکی نبی اور قیامت کی دن اور خدا کی
حکمون کی تعیین کا نام ہی دین[۲] مین نماز اور وضو اور زکوۃ اور روزہ اور حج[۳]
شامل تہی تاکہ اسلام اور مذہب عیسائی مین اچھی طرح فرق معلوم ہو اس بات کا خیال
رکہنا چاہی کہ اہل اسلام ایسی مسئلون کی پیروی کرتی ہین جنکی موافق دین[۴] اور معاملات
باہمی مین فرق ہی برخلاف اسکی عیسائی لوگ ایسی مذہب کی پیرو ہین جس مین
کچہہ احادیث وغیرہ پر عمل کرنا نہین پڑتا بلکہ اونکی معاملات دینی اور دنیوی اور
مالی اور ملکی اور سب باہمی ایکطرح کی ہوتی ہین اہل اسلام کی واسطی حب الوطن اور
روایات قدیمہ اور شرع اور قانون ملکی اور حقوق باہمی یہہ سب ایک لفظ اسلام
مین شامل ہین منجملہ محاسن اور خوبیون قرآن شریف کی جسپر اہل اسلام کو ناز کرنا بیجا
نہین دو باتین نہایت عمدہ ہین اول قرآن شریف کی وہ خوش بیانی جس مین خدا تعالی کا ذکر ہی
اور جسکی سننی سی آدمی کی دل پر ایکطرحکا اثر پیدا ہوتا ہی اور خوف آتا ہی اور جس عبارت
مین خدا تعالی کی نسبت اون جذبون کا مغلوب ہونا نہین منسوب کیا گیا ہی جو انسان
کی واسطی مختص ہین دوسری تمام قرآن شریف اون خیالات اور الفاظ اور قصص سے
مبرا ہی جو خلاف تہذیب خیال کیجا سکتی ہین مگر افسوس یہہ عیب یہودیون کی مقدس
کتابون مین اکثر واقع ہین حقیقت مین قرآن شریف ان عیوب سے ایسا مبرا ہی کہ اوس
مین ذرا سی بہی حرف گیری ناممکن ہی اور اگر ہم اوسکی الحمد سے آخر تک پڑہین تو کہین

بات نہ واقع ہوگی کہ جس سے ہنسی آجائی ——— وہ مذہب جسکی قرآن شریف سے
بنا ڈالی ہی اوس میں کمال وحدانیت ہی اور اوس میں خداتعالی کا مضمون سمجھنے میں
کچھہ وقت اور ابہام نہیں ہے ——— اہل اسلام کی نزدیک اللہ تعالی کی یہہ صفت ہی کہ وہ حصر
مقام پر موجود ہی اور اوسیکی حکم سے تمام عالم کا انتظام قایم ہی بلکہ اونکی حکما کی ماسند یہہ
رائی نہیں ہی کہ وہ صرف سب اشیا کا خالق ہے اور قواعد مقررہ سے عالم کا انتظام کرتا ہے
مگر آپ سب چیزوں سے علیحدہ ہی سوا اسکی اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکی اصول میں
سب کو اتفاق اور جسمین کوئی ایسی کنہہ نہیں ہی جو زبردستی ان لینی پڑی اور سمجھہ
میں نہ آئی اس مذہب میں آدمیوں کی خیالات کو اس سادی اور غیر متقلب پرستش پر
قناعت کرنی پڑتی ہی اگرچہ حرارت اسلامی نی اونکو اکثر حکمیہ حفاظت کر دیا ہی القصہ یہہ
ایک ایسا مذہب ہے جسمین اولیا اور شہدا اور تبرکات اور تصویرات کی پرستش اور
ابہام اور دقایق کچھہ اونہیں اوسمین کچھہ بدا اور تعذیب نفس بالکل نہیں ہی اور خیال کرنے سے
معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نی اہمیت اشیا اور اوس زمانہ کی قوموں کی حالت پر خوب
غور کرکی یہہ مذہب ایجاد کیا ہی ایسی مسایل لگائی ہیں جو خلاف عقل نہیں اسواسطی کہ تعجب
کا مقام نہیں ہے کہ اس عبادت نی اہل کعبہ کی بت پرستی اور سابائیونکی پرستش اجرام
فلکی اور زردشتیونکی آتشکدوں کا استیصال نابود کر دیا ——— اب ہم اسلام کی اون
چند عقائد کا مختصر حال لکھتی ہیں جو قرآن شریف کے احکام پر مبنی ہیں ——— اسلام نے
کسی غیر مذہب مسائل پر کبھی دست اندازی نہیں کی غیر مذہب والوں کو تکلیف دی او

نہ کبھی ایسا کلمہ قایم کیا کہ جسکی ذریعہ سی موجدان بدعات کو سخت سزا دی اور نہ یہہ ارادہ
کیا کہ غیر مذہب کے لوگون کو جبری اسلام قبول کرائین —— اہل اسلام دعوت اسلام کرتی
تہی مگر اپنی مذہب کو بجبر قبول نکراتی تہی —— مذہب[۱] مین زبردستی کرنی نہوی چاہیے ——
یقینی[۲] وہ لوگ جو ایمان لائی ہین یا یہودیون کی مسلون کی متابعت کرتی ہین اور عیسائی اور
صابی الغرض جو خدا اور قیامت کا یقین کرتی ہین اور نیک کام کرتی ہین خدا اون کو
جزائی خیر دیگا نہ وہ کسی خوف مین مبتلا ہونگی نہ اونہین صدمہ پہونچیگا —— علاوہ اسکی
اسلام قبول کرنی سی نو مسلم کو بہی وہی حقوق ہوجاتی تہی جو کہ فتح کرنیوالی کی اور مغلوب[۳] سب لوگو
اون شرایط سی آزادی حاصل ہوجاتی تہی جو کہ فتح کرنیوالی ہمیشہ آنحضرت کی وقت تک کیا
کرتی تہی قتل اطفال جو اوس زمانہ مین قریش کی ملکون مین رایج تہا اسلام کی سبب سی بالکل
معدوم ہوگیا اور قرآن شریف کی سبب سی بردہ فروشی جاتی رہی اور یہہ ستم بہی جاتی رہا کہ
زمین کی ساتہہ اوسکی خدمت گذار بہی فروخت کی جاوین اوسمین صرف یہی حکم نہین ہے کہ مسلمانون
ہی کو انصاف رسانی کیجاوی بلکہ اون[۴] لوگون کی بہی حفاظت کا حکم ہی جن پر اسلام غالب
آئین قرآن شریف کی سبب سی ہر طرحکا محصول جاتا رہا مگر صرف زمینداری کی وہ لیکی
رہگئی قرآن شریف کی احکام کی سبب سی تجارت کی تمام اخراجات اور مشکل جاتی رہی اور
غیر مذاہب کی آدمیون کو آزادی حاصل ہوگئی کہ چاہین وہ اپنی پادریون کو اون کا مقرری
روپیہ دین یا نہ دین اور اور طرح کی چندی جو اونکی اہل مذہب اونسی زبردستی لیا کرتی تہی
دین یا نہ دین اسلام قبول کرنی کی بعد صرف کلمہ پڑہنا پڑتا تہا اور یہہ جو لوگ اکثر خیال

کرتی ہین کہ جنتنی بہی نہایت ضروری تہا یہ غلط ہی — فی الحال یہہ امر بخوبی دریافت
کرنا ممکن ہے کہ اسقدر آدمیون نے کیون اسلام قبول کرلیا مگر یہہ ہوسکتا ہی کہ ہم بعض
بڑی بڑی سبب اس جگہہ لکہین — اول سبب تو یہہ ہی کہ تمام قرآن شریف خدا تعالی
کی بیان اور ایسی سنجیدہ مضامین سے پر ہی کہ جنکی شیرینی سی ہر آدمی کی دل پر ایک خاص
طرحکا اثر ہوتا ہی مگر جب اوسی ان لوگون نے سنا جو اپنی اہل شہر یہودیون اور عیسائیون کے ربط و ضبط
کی سبب سے اپنی قدیم سوء اعتقادیون اور بت پرستی سے متنفر تہی تو اونہین اور بہی اپنی مذہب
کی بنیادی ثابت ہوگئی — دوسرے یہہ کہ اس مذہب مین تمام اون مذاہب کے عمدہ عمدہ مسئلے
اور رسوم اور روایتین چنکر رکہی گئی ہین جو اس زمانہ مین عرب مین رائج تہی — سوم
قرآن شریف ایسی حاوی کتاب ہے کہ اسمین معاملات دینی و دنیوی سب موجود ہین —
بعض مورخ یہہ کہتی ہین کہ ان سببون کی سوا لوگون کی زیادہ تر اسلام قبول کرنیکا یہہ باعث
تہا کہ آنحضرت نی اس مذہب مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی اجازت دی ہی — مگر بعض متعصب
اور اہل انصاف اس خیال کو بیہودہ سمجھتی ہین کیونکہ یہہ بات ثابت ہوجائیگی کہ آنحضرت نے کبہی اس قسم کا پاس
کی ترغیب پر اپنی مذہب کے رواج دینی کیواسطی اعتماد نہین کیا — ہمین یہہ نہین چاہئی
کہ ہم اس معاملہ مین عیسائیونکی زہد و تقوی یا اہل یورپ کے رسم و رواج کو دیکہکر رائی لگائین جب اہل عرب
مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکا رواج قدیم سی چلا آتا تہا اگر آنحضرت نی بہی اس امر کا حکم دیا تو اس سے
اونکی معتقدین کو کیا زیادہ آزادی حاصل ہوگئی بلکہ آپ کی احکام نی اس بات مین یعنی کثرت نکاح
مین جسکا اہل مشرق مین بہت رواج تہا کمی کردی اور شایستہ تر تربیت یافتہ قومون مین اکثر حرام

کا ریکا بہت رواج تہا اور وہ اپنی رشتہ دار عورتوں سی حرام ہو کر لیتی تہی مگر جب آنحضرت
ان باتوں کی ممانعت قطعی فرمائی تو وہ بالکل معدوم ہو گئی آپ صاف ظاہر ہی کہ اگر
وقت مین تہذیب کو ترقی ہوئی اور زوال نہین ہوا پارسا مسلمان سچّے تو ایک مذہب والونکی
مشابہ ہوتی ہین ایک یوری مذہب والون کی سی نہین ہوتی ——— یعنی پارسا مسلمان
متعذب نفس ہوتی ہین عیاش نہین ہوتے ——— کوئی آدمی ایسا نہین ہے کہ جو قرآن شریف
کو پڑہی اور اوسکی دلپر خوف کا اثر نہو حقیقت مین یہہ بات ناممکن ہی کہ ایک شخص بانی مذہب
ہو اور وہ ایسی باتین نکالی کہ جس سے بدکاری رایج ہو اور پہر اوسکی مذہب کو مستقل
کامیابی حاصل ہو لہذا ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ اس مذہب کی مسائل کی سختی ہی زیادہ تر اوسکی
کامیابی کا باعث ہوئی چونکہ وہ احکام جنمین رسوم اور عبادتون کا بیان ہی تو ہی اکثر
اور فروعی نہین ہوتی لہذا اونکا اتباع ایک مذہب کی قبول کرنی کی بعد زیادہ ہو سکتا ہی
بہ نسبت اون احکام کی اتباع کی جنمین صرف باطنی نیکیون کا ذکر ہو یہی باعث ہی کہ روزہ
داری اور حج اور نماز اور وضو اور زکوٰۃ اور مسکرات سی پرہیز کرنی نی جنکا قرآن شریف
نی ذکر ہی مسلمانون کو نیکی تو نہین اور شرع کا پابند رکہا ——— ماسوا اسکی اس مذہب
کو اس سبب سی بہی ترقی ہوئی کہ جہان کہین اہل اسلام تجارت کیواسطی گئی وہان قرآن
بہی لیتی گئی اور جس زمانہ مین اونہون نی مشرقی ملکون مین تجارت کرنی شروع کی اور انکی
کوٹھیان قایم کین اوسوقت تک وہان کی حکام اور سلاطین کسی مذہب کی پیرو نہی اور
لوگون نی قرآن شریف کو پڑہا اور اوس سی آگاہی حاصل کی کنارہ مالیبار اور ملایا کی جزائر

مسلمانون کی بہت تعظیم و تواضع ہوئی پادشاہان تتریات اور تدوری مع اور قرا
او جوار کی سلاطین کی یہہ مذہب اختیار کرلیا اور جب خاندان مغلیہ ہند کا رکنیہ آپی اور گجرات
اور ساون سلطنتون مین حکمران تہا جو منتور مسلمانون کا غلبہ پہنچا تی تہی بہت سی آدمی ہندوستان
مین قرآن پر ایمان لی آئی تہی جب پرتگال والی ہندوستان مین آئی تو اونہون نی دیکہا
کہ اسلام نی ہندوون کی بیہودہ مسایل کی مقابلہ مین بہت رونق پائی ہی اونہون نی تاریخ
مین یہہ لکہا پایا کہ زمی موران[11] بادشاہ ہندوستان جس کا کہ دار السلطنت کی لیکٹ[12] تہا
وسن ۷۰۰ ہجری مین آئی تہی چہہ سو برس پہلی موروون[13] کی نہایت خاطرداری کی اور اونکو اپنی ریاست
مین بہت اچہی اچہی عہدہ دئی اور آخرکار اون کا مذہب اختیار کرلیا ان بادشاہون مین
آخر بادشاہ جس کا نام پیری مل تہا اہل عرب کے جہاز مین بیٹہکر ہندوستان سی چلا گیا تا کہ
باقی عمر مکہ مین بسر کری ——— یہہ لوگون کا مبالغہ ہی کہ آنحضرت بہت متعصب تہی
حقیقت بت پرستون اور اون لوگون کو جو وحی کی قایل نہین ہین دو دین سی ایک قبول
کرنی پڑتی تہی اون لوگون کو جنکا اہل کتاب ہونا قرآن سی ثابت ہی یا چار فرقہ
عیسائی اور یہودی اور مجوسی اور صابئی[14] کو اس شرط سی اپنی مذہب پر رہنی کی اجازت ملتی
تہی کہ یا جزیہ ادا کرنا قبول کرین اور یا کوئی ایسی بات مان لین جس سی اون کا مطیع الاسلام[15]
ہونا پایا جاوی مگر جو مسلمانون کی تعصب نے اونکی واسطہ حد مقرر کی تہی وہ اوس سی بہت
تجاوز کرتی تہی اور جو وہ کفار سی معاہدہ کر لیا کرتی تہی اوسی پورا کرتی تہی اور باوجودیکہ
مسلمان فتح کرنیوالی گستاخ اور ظالم تہی مگر تاہم وہ اون لوگون کے مقابلہ مین بہت رحم دل

ہی جو روم اور قسطنطنیہ کی پادریون کی عہد برداری کرتی تھی لیکن
ہی کہ اگر عیسائی اہل عرب اور ترک کی اہل یورپ ایشیہ کی مالک ہوتی تو وہ اسلا
م کو رہنی دیتی جسطرح مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنی دیا ہی کیونکہ دیکھو عیسائی بیرحم
ہی اون ہم مذہبون پر ظلم کرتی ہین جنہین وہ خیال کرتی ہین کہ مذہب مین بدعتی
فرانسیسی کا قول ہی کہ وہ ظلم جو اہل عرب نے عیسائیون پر کیا اور
معتقدین کی پوپ نے پروٹسٹنٹ عیسائیون پر کیا اوسکا ہرگز مقابلہ نہین ہو
کی حمایتیون نے حضرت سینٹ بارتھولومیو کی عرس کے دن جو قتل ہوا اوسمین
ہوئی کہ اہل عرب نے ابتک اسقدر عیسائی نہین قتل کئی ہین
اس بدگمانی کو دفع کرین اور وہ بدگمانی یہہ ہی کہ مسلمان ایک ہاتھ
جنہون نے عیسائیون سے یہہ کہا کہ یا مذہب عیسائی سے دست بردار ہو یا مرنا قبول کرو
مگر صحیح نہین ہے اور اہل عرب کے معاملات پوپ کے معتقدین کے معاملہ مین
دلی کی معلوم ہوتی ہین پوپ کے معتقدین آدم خورون سے بھی زیادہ بے رحم
آنحضرت کی مذہب مین اگرچہ تعلیم باطنی نہین ہے پر اسمین کچھ شک نہین
بالبداہت یہہ مذہب ایک شاہراہ کامل ہی جو بداعتقادی اور توہمات
بدعات کی دلدل مین سے ان ممالک مین مذہب عیسائی کو ایسا داغ لگا پاتا کہ
کہ مسلمانون نے اپنی تمام عہد حکومت مین عیسائی مذہب کے کوئی ایسی قسم نہین
اسمین دلیل ہوون اور جسکی مسلمان اونکی قدر کرینگے … تو آئینہ دکھ

یہہ صاف ظاہر تہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے ہدایت کیواسطے پیدا
ہوئی تہی وہ قوانین جو اس قوم کی لئی مقرر ہوئی تہی ایسی مشکل تہی کہ کسی غیر قوم کا آدمی
اوسمین داخل ہو سکتا تہا وہ کتابین جو آبوین جلیشتین کے طرف منسوب ہین اونسی بہی یہہ
بات ظاہر ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی حواریون کو اسبات مین شبہہ تہا کہ آیا یہودیون کے
سوا کوئی اور بہی اس مذہب مین داخل ہو سکتا ہی یا نہین مگر صلاح کی بعد یہہ بات قرار پائی
کہ غیر اقوام کو بہی توریت کی تعلیم ضرور ہی عیسائی مورخون کو خود اسبات کا اقرار ہی کہ جو نہین عیسائی
مذہب بادشاہون و غیرہ نی قبول کر لیا وہین اوس کے صفائی اور سادگی کم ہو گئی جسکا کتب
آسمانی مین مذکور ہی غرور اور لالچ اور فسادنی معلمان مذہب کے دلمین جا پکڑی اور اونمین
بحثین اور تکرارین شروع ہو گئین فلانش صاحب کے رای ہی کہ قسطنطین [13] کے زمانہ سی بہت
پہلے بہی اکثر عیسائی لوگ خراب ہو گئی تہی اور اونکی اصول مذہب مین فتور آگیا تہا مگر بعد
ازان جب اوس نے معلمان مذہب کے بہت قدر کی اور اونہین اعلی اعلی مرتبہ دی تو یہہ لوگ
دولت کی خواہش مند اور اختیارات ملکی کے شایق ہو گئی اور انہون نے مذہب عیسائی کو خراب
کر دیا — چہٹی صدی مین آنحضرت مشرق مین پیدا ہوئی اور آپ نے اپنی مذہب کو قایم کر کیا
اور بت پرستی کو ملک ایشیا اور افریقہ اور مصر کی اکثر حصون سے بالکل نیست و نابود کر دیا
چنانچہ ان ملکون مین ابتک خدا ایتعالے واحد اور حقیقی کی پرستش جاری ہی — لاکہون
آدمیونکی دلمین اس عرب کے نبی کی ظاہری او باطنی کیتعلیم نے جگہہ پکڑی اور ہمارے صاف باطنی اس امر کی مقتضی ہی کہ ہم یہہ
خیال کرین کہ حقیقت مین آپکی معتقدین آپکی نبوت کے دلسی قایل تہی اور یہہ سمجہتے تہے کہ آپ پر وحی نازل ہ

ہی اور آپ بہی نبی ہین ضروری ہی کہ مشرکون کو آپکا مذہب بسبب اوسکی عمدہ قواعد اور
قوانین کے خدا کیطرف سی الہام ہونا معلوم ہوگا آپکا مذہب زردشت کی مذہب سی زیادہ صاف
اور حضرت موسی کی مذہب سی زیادہ پاک معلوم ہوتا تہا اور اور جہوٹی اور فاسد مذہبون کے
مقابل مین بہت عقل کی موافق لکہا ہی ساتوین صدی مین کتب آسمانی کی سادگی ان
لوگون کے بد اعتقادیون سی جاتی رہی تہی ـــــ آنحضرت کی مذہب کے صداقت اس بات سی
اور بہی معلوم ہوتی ہی کہ اگرچہ اس مذہب کو نکلی ہوئی ایک عرصہ دراز منقضی ہوا مگر آپکی
اور مذہبون کی مانند خالق کی جای مخلوق کی پرستش وغیرہ نہوئی اور اہل اسلام نی اپنی
وہم اور قیاس کے متابعت نہین کی اور خدا تعالی کی پرستش پر قایم رہی اور اوسکی جای نی
بتون کو نہ پوجنی لگی انکی عقیدہ کی بنیاد یہہ چند الفاظ ہین جنکا ترجمہ یہہ ہی ـــــ
مین خدا اور رسول کے نبی محمد کا یقین کرتا ہون ـــــ یہہ جو اکثر مورخون نی لکہا ہی اور
اب بہی بہت لوگ یقین کرتی ہین کہ یہہ قرآنی مذہب صرف تلوار کی ذریعہ سی شایع
ہوا تہا یہہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ ہر ایک غیر متعصب آدمی ادنی فکر مین معلوم کر سکتا ہی
کہ آنحضرت کا مذہب ایسا تہا کہ جسمین انسان کے قربانی اور خونریزی کی جای نماز اور زکوۃ قایم
کی گئی تہی اور ہمیشہ کی جہگڑون اور قضیون کے جگہہ باہمی اخلاص و محبت کی بنیاد
ڈالی گئی تہی اور یہی باعث ترقی کا ہوا تہا حقیقت مین یہہ مذہب اہل مشرق کیواسطی
سراپا برکت تہا اور آنحضرت نی ہرگز اسقدر خونریزی نہین کی جسقدر حضرت موسی علیہ السلام
نی بت پرستی کی بیخ کنی کیواسطی کی تہی ـــــ لہذا یہہ بات بالکل بیہودہ اور بیجا ہی کہ

ہم خدا تعالی کی اوس نمونہ قدرت کی تفسیر شان کرین اور جاہلانہ اوسکی بابت مین گفتگو کرین جسکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتھہ انسان کی رای اور دل مین اثر ڈالنی کیواسطہ پیدا کیا تہا جب ہم اس تمام مضمون کو خیال کرتی ہین اور دیکھتی ہین کہ اوسنی کیسی عجیب طورسی ظہور کیا اور ترقی پائی تو ہمین بی شبہہ بہت تعجب ہوتا ہی اور اسمین شک نہین معلوم ہوتا کہ جن لوگون نی مذہب اسلام اور عیسائی دونون کی کتابون کو پڑہا ہی اونہین بی شک یہہ شبہہ ہوتا ہوگا کہ کونسا مذہب ان دونون مین صحیح ہی اور اونہین یہہ اقرار کرنا پڑتا ہوگا کہ مذہب اسلام بہت عمدہ مطالب کیواسطی ایجاد کیا گیا ہی ———

باب چہارم در ذکر کلام اللہ شریف

جو ذکر ہمنی پہلی باب مین کیا ہی اوسکے درستی اور راستی اس باب کے مطالعہ سی ناظرین کو بخوبی ظاہر ہوجاویگی ——— ہماری نزدیک کسی زمانہ مین کوئی ایسی قوم نہوگی جو اہل عرب سی زیادہ علم و فضل کیقدر کرتی ہو ایک مسلمان شاعر کا قول ہی کہ جب مین کسی فاضل اور مولوی کو دیکہتا ہون میرا یہہ جی چاہتا ہی کہ اوس کی قدم بوسی کرون مسلمانون کی ہر قوم و غیر ہر قوم سب قانونون مین علم کیقدر و منزلت کے نہایت تاکید ہی ایک مسلمان شاعر لکہتا ہے کہ مولوی کی روشنائی اور شہدا کا خون مرتبہ مین برابر ہی ایک اور مولوی لکہتا ہی کہ جنت اوس شخص کیواسطہ موجود ہی جو اپنی بعد اپنی قلمین اور روشنائی چہوڑ جاتی یا بہ تبدیل الفاظ ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ ایسی کتابین تصنیف کرجائی جنکی پڑہنی سی اور لوگون کو بہی علم کا شوق ہو اہل عرب خیال کرتی ہین کہ دنیا چار چیزون کی سبب سے قایم ہی وہ چار چیزین یہہ ہین ———

علم عقلا کے ۔ انصاف شاہان کے ۔ نماز صلحا کے ۔ جرات دلیران ــــ اور ان
سب سے زیادہ بات یہہ ہے کہ اونھون نے قرآن شریف مین خدا تعالی سے کہوایا ہے کہ مال و
منال دنیا چیز اوبی حقیقت ہے مگر علم و فضل نعمت بے زوال ہے آنحضرت نے خود بڑے
شد و مد سے علم کی پڑہنے کیواسطے نصیحت فرمائی ہے اور آپکی خویش یعنی حضرت علی نے یہہ قول
فرمایا ہے کہ اللہ تعالے کی بڑی عنایت ہے اگر مال کی جگہہ علم عطا فرمائے پہلے جن لوگون نے
فلسفہ اور حکمت کو دوبارہ مروج کیا وہ لوگ بے شبہہ ایشیا کے سارسن اور ملک اسپانیہ
کی مور تہے یہہ لوگ قدما اور متاخرین کی ہم سلسلہ خیال کئے جاتی تہی اور اونہون نے خلفائے
عباسیہ اور بنی امیہ کے زمانہ مین عروج کیا تہا علم و فضل جو اصل مین مشرق سے یورپ مین آیا
یہہ حقیقت مین دوبارہ لانا اہل اسلام ہی کا باعث تہا یہہ بات مشہور ہے کہ اہل عرب مین جبکہ سو
برس سے علم و فضل کو رواج تہا مگر ہم لوگ ہنوز جہالت اور بے علمی مین مبتلا تہے اور علم ادب
ہماری ہان سے بالکل نیست و نابود ہو گیا تہا ــــ مسٹر ... صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر
کی نزدیک یہہ بات قرار پاگئی ہے کہ دسوین صدی مین یورپ غایت درجہ کی جہالت مین پڑا
ہوا تہا اور علما نا فلسفہ و حکمت کے اوس زمانہ کو زمانہ اندہیرا کہنا چاہیے لاطینون کی فلسفہ و حکمت مین
سوای منطق اور وضاحت علم ریاضت کے کوئی علم شامل تہا اور وہ خیال کرتی تہی کہ یہی دونون
علم عقل انسانی کی بنیاد مین یہہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ مین اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور صقلی
میں جب سے مدرسے جاری کئے تہی اور ان مدرسون مین ہزارون طلبا عربی فلسفہ اور حکمت کے
تعلیم پاتی تہی اور یہہ ان علوم کو ان کے عیسائی مدرسون مین جاری کرتی تہی دین اسلام کا اقرار

کرنا چاہئی کہ تمام قسم کی علم یعنی طب اور طبیعات اور فلسفہ اور ریاضی جو دسوین صدی سے
یورپ مین جاری ہوئی یہہ سب اصل مین اہل عرب کے فلسفہ مدارس سے سیکہی گئی تہی مگر خصوصًا
ہسپانیہ کی اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کی جاتی ہین پہلی علم شعر اور علم داستان اہل
یورپ مین اہل عرب کی سبب سے رایج ہوا ـــــ اہل اسلام نی اپنی فتوحات حاصل کرنیکے
بعد ترقی زبان کی سبب علم ادب کے طرف توجہہ کی جب وہ یہہ بات حاصل کر چکی تو انکی
علمی ترقی ایسی قلیل عرصہ مین ہوئی کہ کبہی متقدمین کو بہی ایسی قلیل عرصہ مین حاصل
ہوئی تہی اہل یونان نی آٹہہ سو سال مین علم ادب مین کمال حاصل کیا اور اسی قدر
عرصہ مین اہل روما کی ہان بہی عمدہ عمدہ مصنف اور شاعر پیدا ہوئی اتنی ہی عرصہ مین
روما زبان کی ایک فرع نی جنوبی فرانس مین ترقی پائی اور وہان علم ادب کا رواج
ہوا مگر اہل عرب نے صرف ڈیڑہ سو برس کی عرصہ مین علم ادب مین کمال حاصل کر لیا اور
قدما کی فلسفہ اور شاعری اور اور فنون کی نگہبان بنگئی اہل روما اور گوتہہ لوگون نی
ہسپانیہ کو دو سو برس مین فتح کیا تہا مگر اہل عرب نے صرف بیس برس مین اس ملک کو
فتح کیا اور کوہ پرینیز سے اوتر کر اوسطرف فرانس مین جا پہونچگئی ـــــ اون کو علمی ترقی
بہی ایسی ہی جلد حاصل ہوئی جیسی اونہین فتحین حاصل ہوئی تہین ـــــ آنحضرت
کی بہتیجی اور چوتہی خلیفہ حضرت علیؓ علم و فضل کے بڑی قدر کرتی تہی ـــــ
معاویہ جنکی وقت سے خلافت موروثی ہوگئی ان کے زمانہ مین اہل عرب نی
اہل یونان کی فن سیکہنی شروع کئی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت معاویہ کی بعد

ابو جعفر المنصور خلفای عباسیہ کی دویم خلیفہ علم وفضل کی بہت قدردان اور ترقی
دینی والی پیدا ہوئی باوصف اس کے کہ انکی وقت مین اکثر بغاوتین ہوئین اور انہون نے
بہت سی نئی ملک فتح کئی مگر بہت وقت اور روپیہ علم کی ترقی دینی مین صرف کیا اور شہر بغداد
کو جو آبادی اور شان وشوکت مین بی نظیر ہی اپنا دار الخلافہ بنایا اور وہ پانسو برس تک
خلفای عباسیہ کا دار الحکومت رہا اس خلیفہ کی پوتی ہارون رشید جنکی دلیری اور جنگی ہنر سے
اہل یونان بہت خائف تہی یورپ مین بہت مشہور ہین اور حقیقت مین وہ علم وفضل
کی بڑی مربی تہی —— ہارون رشید اور شاہ شارلی مین باہم خط وکتابت رکہتی تہی
اور آپس مین بڑی دوست تہی شارلی مین —— وہ بادشاہ ہی جس نے نہایت عمدہ
فن اور ہنر غیر ملکون سے لیجا کر اپنی ملک مین پہیلائی اور وحشی قومون کو جو اوسکی ملک
مین تہین انواع فنون کی تعلیم کی مگر وہ شخص جسنی اہل عرب کے علم وفضل کی شہرت کی بنیاد
ڈالی وہ المامون بن ہارون الرشید تہا ہزارہا اونٹ قلمی کتابون سے بہری ہوئی ہمیشہ
اوسکی دربار مین آتی ہوئی معلوم ہوتی تہین سسلی سی اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت
جلد پہیل گیا بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فیز اور مراکو اور گوردووا اور گرنیڈا
اور ویلنشیا اور سسلی مین اہل عرب کے حکمت اور فصاحت اور بلاغت نی بہت
جلد رواج پایا مگر ارسطو کا فلسفہ مغربی ملکون مین مشرقی کے نسبت بہت جلد پہیلا اہل
عرب ارسطو کی اسقدر عظمت کرتی ہین کہ گویا اوسکو دیوتا مانتی ہین اہل عرب نے تمام
فنون کو بہت ترقی دی اور ان لوگون کی قلمی کتابون نی یونان اور روما کی علم ادب مین

ل۱ شاہ جس کا عہد کرونی ہی لکتی ہیں شاہنشاہ فرنگستان یعنی یورپ کا [illegible] مین [illegible] کی گنتا [illegible] مترجم
ل۲ سسلی یا سسیلی دو جزیرہ [illegible] کو ہور [illegible] اٹلی مین اور [illegible] وہ پایتخت اور [illegible] ہسپانیہ تہا مترجم ۱۲
ل۳ فاس
ل۴ وہ شہر [illegible]
ل۵ [illegible]
ل۶ [illegible]
ل۷ [illegible]
ل۸ [illegible] مترجم

دوبارہ دوجہان ہوالی اہل عرب کی ہان شاعری مین صرف نصیحت اور مدح اور
مضامین عاشقانہ ہوتی ہین اور انکی شعرون مین یا تو اول مصرع دوسری مصرع سی اور
یا اول مصرع تیسری مصرع سی ہم قافیہ ہوتا ہی نوین صدی سی چودہوین صدی تک
عرب کے علم و فضل سی یہہ نور حاصل ہوتا رہا ـــــ ان خلفا کی بعد ہسپانیہ کی سب
عبد الرحمن اولاد خلیفہ عبد الرحمن علم و فضل کے بڑی مربی تہی عبد الرحمن اول نی ۷۵۶ء
عیسوی مین ہسپانیہ کو فتح کیا اور خلفائی امویہ کی بنیاد ڈالی معلوم ہوتا ہی کہ اس خاندان مین
سی تین بادشاہ اس نام کی ہوئی اور ہسپانیہ مین کا سب مین زیادہ شوکت اور عظمت والا
ہوا ـــ یہہ آٹھوان خلیفہ تہا اور ان خلفا مین یہہ اول شخص تہا جس نی امیر المومنین
کا خطاب اختیار کیا اس خلیفہ کی سلطنت مین ملک بہت بڑی بڑی صوبون پر
منقسم ہو گیا تہا اور انہین صوبون کے سبب سے آخر کار اس خاندان کو نقصان پہونچا تہا
وہی خلیفہ تہا جو باوصف ان سب مشکلون کی علم و فضل کی قدر کرتی اور ترقی دینی
مین مصروف رہا اس خلیفہ نی دسوین صدی مین جبکہ یورپ جہالت مین پڑا ہوا
تہا پچاس برس سے زیادہ سلطنت کی اور ہم لوگون یعنی اہل یورپ کو تاریکی جہالت سے
روشنی علم و عقل مین لایا اگرچہ بغداد اور بخارا اور بصرہ کی مدارس بہت مشہور
تہی مگر وہ بقدر دور تہی کہ طلبای یورپ کو وہان جانی مین بہت وقت پڑتی تہی
اگر یہہ خلیفہ ملک ہسپانیہ مین مدرسی اور کتب خانہ جاری نکرتا تو بیشک اہل
یورپ کے علم و فضل سی مطلق فائدہ نہوتا عبد الرحمن فنون زراعت اور عمارت مین

لاجواب تہا اوستی اپنی محل اور باغ ایسی نایاب بنائی کہ شاید کسی اور مشرقی بادشاہ
نی بنائی ہونگی زہرا ایک شہر اور محل کو قرطبہ سی تین میل کی فاصلہ پر ہی اس محل اور
شہر کو اس بادشاہ نی پچیس برس مین ہیہ کروڑ روپیہ لگاکر بنوایا تہا اس خلیفہ کی محلسرا
مین چہہ ہزار خدمتگار تہی اور اوسکی شکار کی ہمراہی بارہ ہزار سوار ——— اب ہم اس قصہ کو
ملتوی رکہتی ہین اور اوس الزام کا ابطال لکہتی ہین جو لوگ خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت
منسوب کرتی ہین عیسائی کہتی ہین کہ حضرت عمر نی سنہ ۶۴۱ عیسوی مین اپنی امرو کو حکم دیا
کہ وہ اسکندریہ کے کتب خانہ جلادی اور اوسکی تمام کتابون کو مساجد کی حماموں مین صرف
کری یہہ الزام بالکل جہوٹا ہی کیونکہ یہہ بات مشہور ہی کہ ٹولمبز کی کتب خانہ کی چار لاکہہ یا سات
لاکہہ کتابین جولیس قیصر کی لڑائی مین جل گئی تہین یہہ الزام جیسی اکثر مورخ علی التواتر لکہتی
ہین بالکل بی بنیاد ہی اور اوسکا کذب دلائل مندرجہ ذیل سی ظاہر ہی (دلیل ۱) آنحضرت
کا حکم ہی کہ یہودی اور عیسائیوں کے مذہبی کتابین جو فتح مین مسلمانون کی ہاتہہ
آئین اونہین برباد کرنا چاہئی اور کتب عروض و فلسفہ و تاریخ وغیرہ ہی جو مسلمانون کے
قبضہ مین آئین اونسی فائدہ اوٹہانا چاہئی بس ایسا کیونکہ ہوسکتا ہی اہل اسلام
آنحضرت کے عدول حکمی کرتی اور اس کتب خانہ کو جلادیتی (دلیل ۲) البفراج
جسکے کہ خاندان نے اس کتب خانہ کی جلنی کے روایت بیان کی وہ اس زمانی چہہ سو برس
بشتر ہوا ہی جس زمانہ مین کہ اس واقعہ کا ہونا بیان کیا گیا ہی علاوہ اسکی اور مورخان قدیم
خواہ عیسائی ہون خواہ مصری کسینی اس حادثہ کا ذکر نہین لکہا (دلیل ۳) سینٹ کرای جس نے کہ

اسکندریہ کی کتب خانون کی تحقیق مین بہت سی کتابین چہپی ہین کہتا ہی کہ یہہ حکایت
بالکل جہوٹی ہی کیونکہ اسکندریہ بڑی شہر تہے اور قدیم کتب خانہ چوتہی صدی سی پہلی
تعجب کی بات ہی کہ زمانہ حال کی مورخ اس حکایت کو بیان کرتی ہین حالانکہ گبن صاحب
مورخ یہہ بیان کرتی ہین کہ یہہ حکایت مشکوک ہی کیونکہ نہ تو مسلمانون کی شان سے
ایسی حرکت صادر ہوتی معلوم ہوتی ہی اور نہ کسی عیسائی یا مسلمان مورخ نی اسکا
ذکر لکہا ہی اور گبن صاحب مورخ لکہتی ہین کہ اگر وہ کتابین جنہین اہل عرب اور موتو فرا
کی تکرار ہین وہ جلادی جائین تو البتہ عقلا خوش ہو کر یہہ بات کہتی کہ انسان کو آفر
الامر اس حرکت سے نفع منصور ہی —— ہم فرض کرتی ہین کہ مسلمانون نے حقیقت مین اسکندریہ
کا کتب خانہ جلادیا پس وہ لوگ کیونکہ الزام لگا سکتی ہین جو اپنی پادری زینر سی ناراض ہوئے
جنہی اہل عرب کے تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلادیا اور یہہ دلیل بیان
کی کہ یہہ کتابین قرآن سی مستنبط ہونگی اسیطرح عیسائیون نے مشہور سیرو خانہ کو منہدم
کیا اور اس سے بہی زیادہ وینڈل قوم کیطرح یہہ بیوقوفی کی کہ فغفور چین کی عمدہ عمدہ عمارات
اور دفترون کو برباد کر دیا —— اب ہم پہر مقتبہ کیطرف رجوع کرتی ہین یورپ کو اہل اسلام سے
بہت فائدہ پہونچا کیونکہ اون فایدونکی سوا جو عیسائیونکو جنگ صلیبی[۵۲] مین حاصل ہوئی یعنی وہ انہون
نی اہل عرب کے آزاد مزاجی اور عمدہ رسمون کو دیکہکر اپنی ملک کے رواجون کی اصلاح کے
اور اپنی بادشاہون کے خودسری سی نجات پائی یورپ کو مسلمانون سی یہہ فائدہ
پہونچا کہ اہل اسلام وہ لوگ ہین جنہون نے علم ادب متقدمین کو متاخرین سے ملا دیا

نمبر ۱۲ ... صلاح الدین ... عیسائیون مسلمانون کی ...

اور اہل عرب کی تاریکی جہالت کی زمانہ مین اہل یونان کی عمدہ عمدہ تصانیف کو بر
حفاظت رکہا اور نادر نادر فنون اور علوم مثلاً ریاضی اور طب وغیرہ کو رواج دیا
ہسپانیہ کی سمنو درسلیرنم اوس زمانہ مین دار العلم تہی اور تصانیف ابو علی سینا و ابو
روز وبی نہر اثیر ابراہیم وغیرہ کی اوس زمانہ کی علم کو ترقی دی ہی اور ان لوگون کی بہت مدد دی
جو تاریکی جہالت سی نکلنی کو تہی چونکہ یہہ لوگ علم جغرافیہ کی بہت شایق تہی انکا شوق
انہیں ملک بملک لیگیا اور انہون نی افریقہ کی جنگلون تک مین سلطنتین قایم
کین مذہب اسلام اپنی ترقی کی زمانہ مین نہین بلکہ اپنی ابتدائی مین اور مذہبون کی نسبت
علم ادب کی طرف بہت مائل تہا آنحضرت نی خود فرمایا ہی کہ جس آدمی مین علم نہو وہ کالبد
بی روح ہی اور شان و شوکت دولت پر منحصر نہین علم پر منحصر ہی اپنی متقدین کو تاکید
فرمائی ہی کہ اگر علم کسی ملک دور و دراز مین کیون نہو مگر تم علم کی سیکہنی مین کوشش
کرو ——— مدت دراز تک خلافت ایسی بادشاہو مین رہی کہ اونکا نظیر ہونا بہت
مشکل ہی ان بادشاہون کو تعصب مذہبی بالکل جاتا رہا ماموں کا ذکر ہی کہ اوسنی
ایک عیسائی موسل نامی کو دمشق کی کالج کا مدرس اعلی مقرر کیا اور یہہ کہا کہ مین احسن فاضل
آدمی کو پسند کرتا ہون مگر امور مذہبی مین اپنا ہادی نہین بناتا بلکہ فنون فلسفہ وغیرہ کا
اوستاد مقرر کرتا ہون ——— کون ایسا ہی جس نی شمولری کی بابت یعنی سلطنت اسلام
کی ہسپانیہ مین جاتی رہنی کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہی جسنی اوس عمدہ قوم پر تعجب
نکیا ہو جنہون نی آٹہہ سو برس تک حکمرانی کی مگر اون کی مخالفین کی مورخون ہی ہی اونکی ایک

کیونکہ طلب علم اسلام کی اصول مذہب مین داخل ہی مسلمانون کا قاعدہ ہی کہ وہ ہر ایک بچہ کو
پانچ برس کی عمر مین مکتب مین بٹہا دیتی ہین بادشاہ پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اہل شہر کو
اسقدر پڑہنا لکہنا ضرور سکہا دی کہ جس کے ذریعہ وہ اون قوانین کو سمجہہ سکین جن کا
اتباع اونہین ضروری ہی اور ہر ایک خاندان پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکون کو
علم معاش سکہا دی مسلمان ہر ایک طالب علم کو ہاتہہ کا پیشہ سکہاتی ہین اور بعض آدمی
صرف اسی پیشہ کو کرتی ہین مگر تعلیم کیطرف بادشاہ لوگون کو اسقدر توجہہ کرنی نہین
پڑتی کیونکہ عوام الناس اپنی بچون کو آپ تعلیم کر لیتی ہین قسطنطنیہ مین جب کوئی محلہ جلجاتا ہے
اور وہان ہمیشہ آگ لگتی رہتی ہی تو وہان کی باشندون کو پہلی مکتب ضرور بنانا پڑتا ہی یہہ
ضرور نہین ہی کہ وہ وہان کی مسجد کو بہی خود ہی بنائین یا تو کوئی امیر اوسکی تعمیر کیواسطے
روپیہ دیدیتا ہی یا اگر اوس کے چندی کا پہلا روپیہ باقی ہوتا ہی اوسکی صرف مین سے تعمیر ہو جاتی
یہہ جو لوگ کہتی ہین کہ ملک روم مین شخصی حکومت ہی اگر اس امر کو غور سی دیکہو تو یہہ بات
بالکل غلط ہی کیونکہ ملک روم ہی صرف دنیا مین ایسا ملک ہے جسکا بادشاہ اس بات کے
درپی نہین ہی کہ اپنی رعایا سی اونکی حقوق چہین لے بلکہ برخلاف اسکی وہ اوسکی حقوق مین
اور ترقیان کرتا جاتا ہی سلطان کو اختیار نہین ہے کہ وہ ٹیکس لگائی یا قانون بنائی یا خود
اسی قوم سی تہری یا اپنی رعیت سی کچہہ قرض لی اگر اسلام کی قوانین یہان سی لیی جاوین
اور یورپ کی کسی ملک مین جاری کی جائین تو وہ ملک نہایت عمدہ مگر یہ تو بتائیں کیسی
آزادی رکہنی والا خیال کیا جائیگا اگر اہل اسلام کی نجات کا حال لکہا جاتا تو کوئی شبہہ

وہ ایسی قوم ہین جسکا نظیر تاریخ مین نہین پایا جاتا کونسی بات اس سی زیادہ حیرت انگیز
ہی کہ مسلمانون کی سلطنت ابتدائی جبرالٹر سی ہندوستان تک پہیل گئی دیکہو اسطرف
ترک لوگ اور اوسطرف اہل تاتار آنحضرت کی شہرت اور شوکت ابتک رکہتی ہین اگر
ممکن ہی تو کسی ایسی عیسائی بادشاہ کا نام لو جو چنگیز خان اور تیمور لنگ اور اسورات اور
بجازیت اور محمد ثانی اور سلیمان سی شہرہ مین مقابل ہو گیا مسلمانون نی مذہب عیسائی
کو پیری نیز نہارعن بین تنگ نہین کر دیا کیا اونہون نی اٹلی پر حملہ نہین کیا اور فرانس کے
وسط مین نہین پہونچ گئی کیا ترکون نی اپنی فتوحات کو جرمنی کی حدون تک نہین
پہونچایا اور وقیس کی کہاڑی تک نہین جا پہونچی عیسائیون کی سازشین اور صلیبی لڑائیان
اور اون کی بڑی بڑی مہمات جنہین لاطنی قوم کی گرجون اور روسیہ کو بالکل خالی کر دیا کیا
وہ اوس سمندر کی مشابہ نہین ہو سکتی جسکی موجین مغرب سی مشرق کیطرف بہتی ہون
اور ایک بڑی مضبوط چٹان سی ٹکر کہا کر ٹوٹ جاتی ہین اہل اسلام کی جہاز سے
فتوحات اور بہی حیرت انگیز ہین آنحضرت کیوقت مین اہل عرب پانی سی ایسی ڈرتی
تہی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اگر کسی قوم مین اور کعبہ مین دریا حائل ہو تو حج نکرنیکی واسطے
عذر معقول ہی ایک پشت بہی نگذری کہ اہل اسلام کی جہنڈی بڑی شان اور شوکت سے
بڑی بڑی بیایان یعنی بحر روم مین ظاہر ہوئی اہل اسلام نی کریٹ فتح کر لیا اور جزائر جنوبی مجمع الجزائر
کا بہی یہی حال ہوا — ملک سسلی شمالی افریقیہ کی مسلمانون کا شکار ہو گیا اور اونہین لوگون نے
کورسیکا اور سارڈینیا اور جنوبی اٹلی مین بہت سے شہر آباد کیے اہل اسلام ایک عرصہ دراز تک میڈیٹیرینین جہازنی

بحر مین سب قومون پر غالب ہی اور اونکی جہاز خواہ جنگی یا تجارتی بہت بڑی بڑی
ہوتی تہی سنہ ۹۰۰ عیسوی مین عبدالرحمن سلطان یا خلیفہ ہسپانیہ نی ایک ایسا بڑا جہاز
بنایا کہ ابتک اون ملکون مین کسی نی دیکہا تہا اور اوس مین تجارت کی بہت بیش
قیمت چیزین لادکر اوسی مشرقی ملکون کی طرف روانہ کیا یہہ جہاز رستہ مین ایک جہاز
سی ملا جس مین امیر سسلی کا خط المواز کی نام تہا المواز ساحل افریقیہ کا ایک بادشاہ
تہا سلطان عبدالرحمن کی جہاز نی اس جہاز کو گرفتار کرلیا اور اسکا مال سب لوٹ لیا
اس حرکت سی المواز جو کہ سسلی کا ہی بادشاہ تہا اور جسکی طرف سی ایک حاکم سسلی مین
رہتا تہا بہت ناراض ہوا اور اوس نی جہازون کا ایک بڑا بیڑا طیار کیا اس بیڑہ نی عبدالرحمن
کی جہاز کو جب اسکندریہ مین واپس آتا تہا گرفتار کرلیا اس جہاز مین بہت عمدہ عمدہ برتن تہے
جو عبدالرحمن نی اپنی استعمال کیواسطی منگائی تہی بہت سی ایسی ذکر ہین جس سی یہہ ثابت
ہوتا ہی کہ اہل اسلام کی جہاز بہت بڑی بڑی بنتی تہی غالبا ہسپانیہ والی عیسائی جو
بڑی بڑی جہازونکا استعمال کرتی ہین اونکی جہاز اہل اسلام کی جہازونکی نقل ہین اور
فلپ دوم ہسپانیہ کی بادشاہ کی زمانہ مین اہل ہسپانیہ کی ایسی بڑی جہاز ہوتی تہی کہ ویسی
جہاز اور کسی قوم کی نہوتی تہی یہی باعث ہی کہ انونسبل آرمیڈا کی جہاز اپنی مخالف انگریزی
جہازون سی بہت بڑی تہی انگریزی مورخون نی جو تاریخ ہندوستان لکہی ہی اوس مین
مسلمانون کی نہایت مذمت کی ہی مگر یہہ مذمت اونکی نہایت بیجا اور سراسر انصاف کی
خلاف ہی وہ او نیسوین صدی کی مغل بادشاہون کو امرای انگریزی جنہون نی مشرق مین

اونیسوین صدی مین رفتہ رفتہ اور بملایمت تمام اپنی حکومت پہیلائی لیکن اگر ان
مورخون کی نیت مین فساد نہوتا تو وہ مسلمانونکی ہندوستان پر حملہ کرنیکو نورمن لوگون
کی انگلستان کے حملے سی جو اوسی زمانہ مین ہوا مقابلہ کرتی اور مسلمان بادشاہون کی
خصلت کو اون کی ہم عصر مغربی بادشاہون کی خصلت سے ملاتی اور چودہوین صدی کی
ہندوستان کے لڑائیون کو ہماری فرانسیسی لڑائیون یا صلیبی لڑائیون سی مقابلہ کرتے
اور اہل اسلام کی فتحون کی اثر کو جو ہندوون کی دلون اور خصلتون پر پیدا کیا تہا
نورمن لوگون کی فتح کی اوس اثر سی مقابل کرتی جو اونہون نی اینگلو سیکسن لوگون پر کیا تہا
اور جس زمانہ مین باشندہ انگلستان ہونا عیب خیال کیا جاتا تہا اور جس ہنگام مین وہ لوگ
کہ جو انصاف کرنیکی واسطہ مقرر ہوئی تہی وہ تمام ہمہ تن بی انصاف ہنگئی تہی اور جس زمانہ
مین کہ وہ حکام جنکا کہ حق انصاف کرنا تہا خود بی رحم قزاق تہی اور جس زمانہ مین امراکو دولت
کی اسقدر حرص تہی کہ وہ ہر طرح سی دولت حاصل کرنیمین مصروف تہی اور ظلم کا کچھہ خیال نکرتے
تہی اور جس زمانہ مین حرام کاریکا اسقدر زور تہا کہ اسکوٹ لینڈ کی ایک شاہزادی نے
اپنی عصمت بچانیکی لئی فقیری کپڑی پہن لئی مورخونکا قول ہی کہ مسلمان بادشاہون اور فتح
کرنیوالون نی ہندوستان مین نہایت ظلم و ستم کیا ہم کہتی ہین کہ اوسی زمانہ کی عیسائیون نے
بہی اونسی کم ظلم نہین کیا چنانچہ جب عیسائیون نے پہلی صلیبی لڑائی مین اورشلیم کو سردار
گوڈفری ڈی بولین دسوین صدی کے آخر مین فتح کیا تو اوسوقت بیت المقدس کے
قلعہ مین چالیس ہزار مسلمان تہے ان سب کو عیسائیون نے معہ زن و فرزند قتل کر ڈالا نہ

نہ ضعیف آدمی نہ عورتین نہ بیمار و مانگنے والی نہ بچہ کوئی بہی نہ بچا جن تلوارون نے ماؤن کو
قتل کیا تہا اونہون نے بچون کو قتل کیا اور شلیم تمام گلیان مقتولون سے بہر گئین اور ہر
طرف سے مجروحون کی آہ وزاری کی آواز آتی تہی جب کہ سلطان[١٥] مصر اور شام نے دوسری
صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو دوبارہ فتح کر لیا تو اوس نے ہرگز ظلم نہ کیا اور جب اہل قلعہ
نے اپنی تئین اوس کو سپرد کر دیا سلطان نے ان عیسائی[١٢] قیدیون پر نہایت مہربانی کے اور
جو لوگ ایسے غریب تہے کہ اپنی رہائی کی قیمت نہ ادا کر سکتے تہے اونہین مفت آزاد کر دیا اس
بادشاہ کی تہذیب اخلاق کے سامنے فلپ[١٣] بادشاہ فرانس ہیچ کیا بلکہ رچرڈ[١٤] شیر دل کی بہی
حقیقت کچہہ نہ تہی[١٥] ـــ سلطان مصر کو علم ادب مین بہی کچہہ دخل تہا مگر اور فنون مین یہہ
شخص کامل تہا اور تمام اپنی فتوحات کے زمانہ مین اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا ـــ یہہ
بادشاہ فقیرون کی طرح اپنی نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کیواسطے اس کے مہربانی
اور فیاضی بے حد تہی رحم اور نیکیان اوسکی ذات مین بہت تہین اور اوس نے اپنی زمانہ
حیات مین ایسے کام کئے کہ اوسکے ہمعصر عیسائیون کو بہی ایسے کرنی چاہئے تہی ـــ یہہ
سلطان بے شبہہ دلیر و عقیل او فیاض تہا دمشق کی صلحنامہ کی تہوڑی عرصہ بعد اوس نے
انتقال کیا اور کچہہ روپیہ اسواسطے دیگیا کہ میری وفات کے بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین کو
بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور مسلمان[١٦] کے تقسیم کیا جائے ـــ اب فرق دیکہو
عیسائی بادشاہ رچرڈ اول ایسا بادشاہ تہا جسکی تمام شان اور شوکت اوس روپیہ سے
قائم تہی جسے وہ اپنی رعیت سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ بادشاہ بہت لالچی اور

شہوت پرست تہا اوسکی شہوت پرستی نی اوس سی ایک بہت بڑا گناہ سرزد
کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی خوبصورت ملکہ برن گیریا دختر سینکو بادشاہ نوارسی
ناموافق رہا ایک غریب راہب نی سر دربار اوسی ملامت کے اور خدا کا واسطہ
دیکر یہہ کہا کہ شہر سنوڈم جہان قوم لوط رہتی تہی خیال کرو - اکثر اہل اسلام بادشاہ
عجیب و غریب خصلت کی تہی محمود غزنوی کی عافیت اندیشی اور چالاکی اور
اولوالعزمی اور علم و ادب اور فنون کی قدر دانی مشہور ہی — یہہ بادشاہ
اہل کمال کی نہایت قدر کرتا تہا اور جسقدر عقلا اور فضلا اسکی دربار مین حاضر رہتی تہے
اوسقدر کسی ایشیا کی بادشاہ کی دربار مین مجتمع نہین ہوئی اگرچہ یہہ بادشاہ دولت
کی حاصل کرنیکا بہت شایق تہا مگر اسی اوس مال کی خرچ کرنیکا بہی خوب سلیقہ تہا اس بادشاہ
کی بعد جو چار بادشاہ ہوئی وہ چارون علم ادب کی نہایت قدردان تہی اور اونکی رعیت
اونسی بہت راضی رہی کیا ان بادشاہونکی معاصر ولیم نورمن اور اوسکی اولاد کا بہی
یہی حال تہا — جب لوئی ہفتم بادشاہ فرانس نے بارہوین صدی مین وٹری
قصبہ کو فتح کیا تو اوس نی اوسی جلا دینی کا حکم کیا اس بی انصافانہ حکم کے
سبب سے ایک ہزار تین سو آدمی جل مری اس زمانہ مین انگلستان مین بہی اسٹیفن بادشاہ
عہد حکومت مین بغاوت ہو رہی تہی تمام زمین بی زراعت پڑی تہی اور آلات زراعت
گر دیگئی تہی چودہوین صدی مین اہل فرانس کی لڑائی کی سبب اسقدر بربادی و تباہی ہوئی کہ کسی زمانہ اور ملک
مین نہوئی تہی مورخ لکہتی ہین کہ مسلمان بادشاہونکا علم اونکی فیاضی ہی بہنسبت وہ تہا ہمارے نزدیک

اونکی معصر عیسائی بادشاہ اون سی زیادہ ظالم تھی ہم اسبات کو بخوبی ثابت
کر سکتی ہین کیا ہم کسیطرح یہہ بہی ثابت کر سکتی ہین کہ عیسائی بادشاہ عیاشی سی بچی تھے
فیروز شاہ سوم ۱۳۵۱ء مین تخت نشین ہوا اس بادشاہ نی لوگونکی نفع کیلئی بہت
عمارتین بنائین جنکی تعداد یہہ ہی پچاس نہرین چالیس مسجدین تیس مدرسہ سو سرائین پچاس
تالاب سو شفاخانہ سو حمام وغیرہ سو پل علاوہ اسکی بہت سی عمارتین اس بادشاہ نی
آرایش اور آرام کیلئی بنائین انمین سب سی زیادہ نہر جمن ہی جو کرنال مین پہاڑون سی چلکر
ہانسی اور حصار کیطرف جاتی ہی — مغل بادشاہونمین کا پہلا بادشاہ بابر تھا یہہ آدمی
نہایت خلیق اور شریف تھا ہندوستان مین ایسا کوئی بادشاہ نہین ہوا اس بادشاہ
مین سادہ مزاجی اور شان و شوکت درجہ مساوات پر تھین ایام شباب مین یہہ بادشاہ
بد چلن اور بدروش تہا مگر تیری عمر مین اس نی اپنی وضع کو مٹا دیا اور [illegible]
اخلاق مین شہرہ آفاق ہو گیا یہہ بادشاہ اپنی والدین کا نہایت فرمان بردار
تھا اور اپنی بہائی بندونسی اور اولاد پر بہت شفقت کرتا تھا اور اپنی دوستون
سی صاف باطنی سی ملتا تھا اور اپنی دشمنون سی جلد صاف ہو جاتا تھا اگرچہ
یہہ بادشاہ شان و شوکت بہت پسند کرتا تھا مگر خلیق تھا خود آرام سی بہت کم دل
رکھتا تھا کم سوتا تھا جواہر بنانی مین دخل رکھتا تھا توپ ڈہالنی جانتا تھا
اور دستکاری پیشہ بہی جانتا تھا یہہ بادشاہ شجاع اور صاف باطن اور فیاض اور بلند
نظر تھا اور اپنی ہم قوموکی نسبت حرام کار نہ تھا اسکا مزاق بہت اچھا

تھا علم خوب رکھتا تھا اوس کا نفس مہذب تھا اور سبب ہم اوسکی پیدایش اور تربیت
کا خیال کرین تو ہمین معلوم ہوتا ہی کہ اوسکی زندگی اون دریاونکی مانند تھی جو باغون کو
آب یاری کرتی ہین اور اگرچہ زمین کی رنگت کی سببسے سیاہ معلوم ہوتی ہین مگر آسمانکا
تمام عکس اچھا ہین معلوم ہوتا ہی — ہمایون اس بادشاہ کا بیٹا تھا اور یہہ شخص نہایت
نیک بخت اور نیک خصلت تھا اس بادشاہ کو شیر شاہ افغان نی شکست دی اور
ہندوستان سے نکال دیا اور اوسکی جگہہ پانچ برس سلطنت کرکی انتقال کیا شیر شاہ کی
انتقال کے بعد اسلام شاہ اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا سولہ برس بعد ہمایون نے پھر اپنی
سلطنت پر قبضہ کیا شیر شاہ غاصب کامیاب نہایت عقیل اور لایق تھا اگرچہ اپنی
قلیل عرصہ سلطنت مین ہمیشہ جنگ و جدال مین مصروف رہا لیکن تو بھی اوس کے
ملک مین نہایت امن رہا اور اوسنی بہت اچھی اچھی قانون ایجاد کئی اور اوس نی ایک
شاہراہ بنوائی جو چار مہینہ کی راستہ تک بنگال سی مغربی رہتاس تک جو دریای سندہ کی
کنارہ پر واقع ہی پہیلی ہی اس شاہ راہ کی ہر ایک منزل پر ایک کاروانسرای اور ہر ایک
کوس پر ایک کنوان بنوایا ہر ایک مسجد مین ایک امام اور ایک موذن مقرر کیا اور ہر
سرای مین مسلمان اور ہندو دونون مذہب کے آدمی نوکر رکہی تاکہ دونون مذہب کے
آدمیون کو آرام ملی — اس شاہراہ کی دونون جانب درختون کی قطارین لگوائین
تاکہ مسافر اونکی سایہ مین آرام پائین جب انگلستان کے مسافرون نے اسکو دیکھا تو اوس وقت
تک بیاسی برس اس شاہ راہ کو بنی ہوئی گذری تھی — مگر جیسا ہمنی بیان کیا وہ

باتین سب اس مین پائی جاتی تہین — میری نزدیک اس جائی اکبر کی خصلت
کا ذکر لکہنا کچہہ ضرور نہین ہے یہہ بادشاہ جیسا بہادر تہا ویسا ہی انتظام ملکی مین بہی
کامل تہا اور اپنی علم و اعتدال و فیاضی و شجاعت و رحم و بی تعصبی و جفاکشی و عالی
ہمتی کیواسطی مشہور تہا اکبر کا ملکی انتظام ایسا اچہا تہا کہ وہ انسان کیواسطی برکت
خیال کیا جاتا تہا اور اسی کی باعث سی وہ اعلی درجہ کی بادشاہونمین گنا جاتا ہی اسی
بادشاہ نی امتحان آبی و آتشی کو موقوف کیا اور یہہ حکم دیا کہ سن بلوغ سی پہلی شادی
نہونی پائی اور جانورون کی قربانی موقوف کی اس بادشاہ نی ہندونکی مذہب کی
برخلاف اونکی بیوگانکی شادیکا حکم دیا اور سب سے زیادہ بات یہہ ہی کہ ہندونکی بیواؤنکے
ستی ہونیکی بالکل ممانعت کردی اسنی ہندونکو بہی مسلمانونکی برابر عمدہ عہدی دئی اور
جزیہ اور تیرت والونکا ٹکس موقوف کردیا اور لڑائی مین گرفتار شدہ آدمیونکی غلام
بنانی کی رسم بہی موقوف کی اسنی تمام لودن مالی قوانین کو کمال پر پہونچایا جو شیر شاہ نے
بنانی شروع کئی تہی اور اوسنے تمام زمینین جو زراعت کی قابل تہین اونکی دوبارہ
پیمایش کروائی اور ہر ایک بیگہ جو نصف ایکڑ سی کچہہ ایک زیادہ ہوتا ہی اوسکی پیداوار
کا اندازہ کیا اور یہہ مقرر کیا کہ ہر بیگہ پر اسقدر سرکار کو ادا کرنا چاہئی اور زمیندارونکو
اختیار دیا کہ اگر اونہین روپیہ دینا گوارا ہو یا وہ اوس مقدار کو زیادہ سمجہین تو بٹائی
کرلین یعنی پیداوار کا پیداوار مین سے محصول دین اور اس بادشاہ نی بہت سے اور محصول
جنسے لوگونکو تکلیف ہو موقوف کردئی ان عمدہ قوانین کا نتیجہ یہہ ہوا کہ محصول سرکار بہت

ہٹ گیا اس بادشاہ نی جو حکم وغیرہ اپنی تحصیلدارونکو بہیجی ہین وہ ہماری ہاتہہ آئی
ہین ان حکمونسی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اکبر بہت منصف آدمی تہا اور اپنی رعیت کو آرام
دینا چاہتا تہا اونسی جو احکام اپنی عمال وغیرہ کو بہیجی ہین اونسی اوسکی خیر خواہی عام
اور نیک نیتی خوب ظاہر ہی اس بادشاہ نی اپنی عمال کو حکم دیا کہ تم حتی الامکان مجرمونکو
قتل کی سزا نہ دینا اور اگر کسی سی کوئی ایسی خطا سرزد ہو کہ جس سے سرکار کو نقصان
پہونچنا متصور ہو تو اوس حالت مین بادشاہ کی منظوری کی بعد قتل کی سزا دیجا سکتی ہے
اوسنی حکم دیا کہ قتل کیوقت کسی عضو کا کاٹ ڈالنا یا اسی قبیل کی اور سزائین نہ دیجائین
اوسنی اپنی فوج کی قوانین بدلڈالی اور اوسمین بہت اچہی اچہی طریقہ داخل کئے اور یہہ
رسم موقوف کردی کہ فوج کو تنخواہ کی بدلی جاگیر دیجای بلکہ اوسکو نقد روپیہ خزانہ سے
ملنی لگا سواء قلعون اور ایسی عمارتون کی جنسے تمام لوگون کو فایدہ ہو اوس نے
اور بہی بہت سی شان و شوکت کی مکان بنوائی ہین اور ان مکانون کا حال
اور تعریف بسٹ ہیبر صاحب متوفی نی لکہی ہی ہر ایک سرکاری سر رشتہ مین بخوبی
انتظام ہو گیا فہرست ملازمین کی ملاحظہ سی متعجب آتا ہی کہ کسطرح اسقدر او
ایسی شان و شوکت اور انتظام سی رہتی تہی اور بلوی وغیرہ نہوتی تہی اور باوصف
فضول خرچی کے کفایت شعاری پر بہی بہت نظر تہی — ٹیرڈویل
صاحب اِلی کے رہنی والی اور مشہور سیاح جو جہانگیر بن اکبر کے عہد حکومت
مین ہندوستان مین آئی اور جنہون نی اپنی سیر کا حال سنہ ۱۶۲۳ عیسوی مین لکہا

۱ [illegible] سلطنت اکبر [illegible] بنا بر قانون [illegible]

۲ کتاب سوم بر [illegible] جلد دوم صفحہ ۸۱ سے ۱۲۷

۳ ۱۶۲۳ سنہ عیسوی مطابق ۱۰۳۲ سنہ ہجری

اونکی تحریر سے اوس بادشاہ کی حشمت اور اوسکی حیثیت کا حال جنہیں صاحب
موصوف نے دیکہا کہ وہ بہت عشرت اور شان و شوکت سے بسر کرتی تہی اور یہہ بات
اس سے بہی بخوبی معلوم ہوتی ہے چونکہ بادشاہ یہہ خوب جانتا تہا کہ میری رعیت مجہ
کیطرف بہت مائل ہے لہذا وہ اونہیں جو بڑی اولاد وغیرہ کی سیر اوہین ایذا رسانی
نکرتا تہا بلکہ اون کو اسطرح شان و شوکت سے بسر کرتی دیکہکر بہت خوش ہوتا
تہا —— گرشاہجہان خلد مکان اکبر کی سلطنت دست سے شہرہ رکہتا تہا
لکی بادشاہی سلطنت سے زیادہ امن کے تہی اوس کی تمام عملداری میں ہمیشہ امن رہتا
تہا اور بہت عمدہ انتظام تہا برنیر صاحب نے جب شاہجہان کو سنہ ۱۰۶۶ھ میں
اپنی لشکر میں اجلاس کرتی دیکہا تو وہ اوسکی اقتدار اور دولت سے نہایت متحیر
ہوئی صاحب موصوف لکہتے ہین کہ کم سے کم دو ایکڑ زمین ریشمی کپڑون اور زر
بفتی چہپوتوں اور پردون سے آراستہ تہی —— ٹیورنیر صاحب کا قول ہے کہ یہہ
بادشاہ جسنی تخت طاؤس بنایا اور جو اپنی جشن کی دن اپنی وزن کی برابر جواہر اور روپیہ
تماشہ بینوں اور غربا پر تقسیم کرتا تہا یہہ اسطرح عمدہ سلطنت کرتا تہا جسطرح کوئی بادشاہ سلطنت
کرتا ہو بلکہ جیسے کوئی بزرگ اپنی کنبے اور اہل خاندان کی پرورش کرتا ہو —— وہ اپنی
ملک کی اندرونی معاملات کی ہمیشہ خود خبرداری کیا کرتا تہا شاہجہان کے سوا ایسا کوئی
بادشاہ نہیں ہوا ہے جو اپنی ملک کے انتظام اور ہر سر رشتہ کی بند و بست کیطرف اسقدر
راغب ہو —— یہہ ایسی شان و شوکت والی بادشاہ کی سلطنت کے تہی کہ جسمین

ہی کی مشہور نہر اوسکی بہیر عمارت علیمردان خان نی تیار کرائی —— یہہ نہر سیکڑون
میلون تک کسانون کو نفع پہنچاتی تہی اور آخر کار دہلی مین داخل ہوتی ہی اس
نہر کی اوسکی دونون طرف ہزارہا شاخین جاتی ہین اور دہلی کی ہر ایک محلہ مین
پہنچتی ہین اس نہر کا پانی کہین سنگ مرمر کی فوارون مین پہونچتا ہی اور کہین کسی
حمام مین جاتا ہی اور کہین کسی حرم سرای کی کیاریون کو آبیاری کرتا ہی اور کہین
میدانون اور چبوترون کو رونق بخشتا ہی اور کہین غربا کی گہرون مین جاکر اونکی
تشنگی بجہاتا ہی اور کہین محنت کرنیوالونکی پیشانی کی پسینہ دہوتا ہی[۱] —— اگرچہ
بعض مورخین بی دلیل یہہ لکہتی ہین کہ مسلمان بادشاہون نے اپنی رعیت سے اسقدر
روپیہ لیا جتنا کہ انگریزون نی لیا ہی مگر ان مسلمان بادشاہون کے حمایتی کم سی کم یہہ بات
کہہ سکتی ہین کہ جسقدر مسلمان بادشاہون نے اپنی رعیت سے روپیہ لیا اوسی قدر اونہین
نفع پہنچایا ہی کیونکہ اور امرا اور غربا کا خوب انصاف کیا اور تجار کیواسطی ایسا انتظام کیا
کہ وہ اپنا اسباب تجارت ہزارون میل تک بیشمار اور تحفہ بیش قیمتی ہوئی شہرون پر بخوف
و خطر لیتی پہرتی تہی اور اگرچہ اوس انتظام پر ہم یہی نکتہ چینی کیون نکرین مگر اس مین
شک نہین کہ اوس زمانہ مین اکثر آدمی اس زمانہ کی نسبت آسودہ حال تہی اور امن
مین رہتی تہی مگر انگریزونکی خیرخواہ اور حمایتی یہہ بات نہین کہہ سکتی سنگ مرمر کے
گنبد جسپر پیادہ چبوترے اور شکستہ نہرین اور بڑی بڑی محل جواب درخت آلو وغیرہ
جانورون سے آباد ہین اور تنہا ستون اور مجہ ایسی تحاری اس قول کی مویّد ہین

حقیقت مین ہم یہہ بات بی اندیشی اپنی تکذیب کی کہہ سکتی ہین کہ ان بادشاہون
مین سی ہر ایک بادشاہ نی اسقدر تعمیر عمارت مین صرف کیا کہ جس سے ہم اس زمانہ مین
ایک مستقل فوج رکھہ سکتی ہین ـــ یہہ بات بالکل بی فایدہ معلوم ہوتی ہی کہ ہم
بادشاہونکی مضبوط اور عمدہ عمارتون کو اپنی بادشاہونکی عمارت یا کسی اور مغربی
ملک کے اوس زمانہ کی عمارت سی مقابلہ کرین ہماری نزدیک یہہ مقابلہ اچہا ہوگا ہم جانتی
ہین کہ اس ملک مین اوس زمانہ مین ایک بہی نہر نتہی اور ہماری ملک کی تمام سڑکین
سوائی چند سڑکون کے صرف مویشی کی چلنی کی بنیان تہین اور ہمارے
نہایت بڑی بڑی شہرون مین پانی کم یاب تہا اور ایسی تہانہ پولس جیسی
بہی نہ تہی جو کہ دہلی کے سلطنت کی نہایت چہوٹی گائون مین تہے
اور اوس زمانہ مین کوئی انگریزی مسافر لنڈن سی ہائی گیٹ تک بہی
ایسی آرام و امن سے نجا سکتا تہا جیسی کہ شاہجہان کیوقت کی غریب سے
غریب آدمی پنجاب کی سرحدی ملکون سی دہلی تک اور دہلی سی الہ آباد تک
پہونچ سکتی تہی ہول ویل صاحب نی اہل بنگالہ کی حالمین ایک کتاب لکہی ہے
اور اس کتاب مین اوس زمانہ کا ذکر ہی جب کہ وہ لوگ اپنی قوم کے
راجاؤن وغیرہ کی رعیت تہی اس بیان کو ہم بالکل مبالغہ
سمجہتی اگر ہم یہہ نہ جانتی کہ صاحب موصوف ایک مدت تک
اوس ملک مین رہی تہے اور وہان کے باشندون کے

[illegible]

حالات سے بخوبی واقف تھی صاحب مشار الیہ لکھتی ہین کہ اس ضلع کی خوش نصیب
باشندون کو ذراسی بہی تکلیف دینا بڑی بی انصافی ہی کیونکہ صرف اس ضلع
ہین خوبصورتی اور پاکیزگی اور پارسائی اور باقاعدگی اور انصاف اور
اور ہندوونکی قدیم قوانین کے پابندی کی علامات پائی جاتی ہین یہان رعیت کی
آزادی اور مال کی نہایت حفاظت ہوتی ہی اور قزاقی یا چوری کا کوئی نام بہی
نہین جانتا اور مسافر لوگ خواہ اون پاس اسباب تجارت ہو یا نہو سرکار کی ذمہ
ہو جاتی ہین انکی حفاظت کیواسطی سرکار سی محافظہ ملتی ہین جو اونسی بغیر مزدوری
لیے اونہین منزل بمنزل پہونچا آتی ہین یہہ محافظہ لوگ مسافر کی حفاظت جانی
اور مالی کی سرکار کو جواب دہ ہوتی ہین جب ایک منزل ختم ہو جاتی تو مسافر
دوسری منزل کی محافظون کو سپرد کیا جاتا ہی یہہ محافظہ اوس سے پوچھتے
ہین کہ تجھی پہلی منزل کی محافظون نی کسطرح رکہا اور تیری ساتہہ کس طرح
پیش آئے بعد اسکی وہ پہلے منزل کی محافظون کو واپس بہیجدیتی ہین اور اونہین
ایک اس مضمون کے سند لکھدیتی ہین کہ بیشک مسافر ان سی خوش رہا اور ایک رسید اوسکی
مال اور مسافر کے دیدیتی ہین یہہ سند اور رسید دونون پہلی منزل کی محافظون کے افسر پاس
پہونچتی ہی اور وہ اسکو اپنی کتاب مین نقل کرلیتا ہی اور پہر اوسکی بابت راجہ کو رپوٹ کرتا ہی
اسطرح سی مسافر اس ملک مین سفر کرتی ہین اور اگر یہہ مسافر لوگ بی قیام کئی چلی
جائین تو اونہین اپنے خوراک یا مکان یا سواری کا کرایہ اور نیا اسباب تجارت کی

مفرور کی ہرگز دینی نہیں پڑتی لیکن اگر دو تین دن سے زیادہ کسی مقام پہ بغیر
بیماری یا اور کسی سبب کے ٹھہرے تو اونہیں اپنا ہرج آپ اوٹھانا پڑتا ہے اگر کوئی چیز
اس ضلع مین کہوئی جائے مثلاً روپیہ کی تھیلی ہو یا اور کوئی بیش قیمت چیز ہو تو پانے
والا اس مال کو جہان اوسنے پایا ہے وہانکے کسی درخت پہ لٹکا دیتا ہے اور اوس مکان کی
ترتیب جو کوئی چوکی ہوتی ہے اوسمین جاکر خبر کرتا ہے میر چوکی اوسی وقت اس خبر کی مشتہر
کرنیوالے کو حکم دیتا ہے کہ نقارہ بجاکر مشتہر کر دے — اب ہم انگلستان کی اون بادشاہوں کا
حال لکھتے ہیں جو ان مسلمان بادشاہوں کے معاصر تھے تاکہ اون دونون مین مقابلہ ہو جائے
سنہ ۱۳۸۱ بلوی واٹ ٹیلر — اس بلوی کی رفع ہونیکے بعد امراء انگلستان مین سے
پندرہ سو باغیون کو پہانسی دیگئی اکثر اونمین سے اپنی تحقیقات کی بابت ماریگئے سنہ ۱۳۹۴
مین وکلف صاحب قائم بدعت مذہب عیسائی اور درست کنندہ مذہب متقدمین
پر عتاب کیا گیا سنہ ۱۳۵۸ مین رچرڈ دوم کی حکومت کے خلاف شروع ہوئی آئرلنڈ مین
کل کسی قانون کی رو سے جو سنہ ۱۳۶۷ مین بنے بغاوت ہوئی اس قانون مین یہ منع کیا گیا تھے
کہ جو باشندہ انگلستان کسی آئرلنڈ کے باشندہ کی بیٹی سے نکاح کریگا تو اوسے وہی سزا
ملیگی جو بلوائیون کو ملتی ہے جو کوئی کہ آئرلنڈ والون کے سے کپڑے پہنیگا یا اونکی رسمین
اختیار کریگا اوس کا تمام مال ضبط ہو جائیگا یا قید کیا جائیگا جو کوئی اہل شہر میں سے یعنی
فرنسیون کے قوانین پر چلیگا اوسکی تمام مال و جائداد ضبط کی جائیگی — جو کوئی
اہل امیرلنڈ کو اون کی منشی اپنی زبان میں پڑھالے یا جو اونکی پادریون کو خیرات دیگا

یا اونہین عبادتخانون مین داخل کریگا یا اونکی شاعرون وغیرہ کی دعوت
کریگا وہ سزا پایگا اور جو کوئی باشندہ انگلستان سے کسی طرحکا خراج یا محصول
لیگا اوسکی تمام جایداد ضبط کیجائیگی اور سخت سزا پایگا سنہ ۱۳۹۹ع مین رچرڈ
دوم کو لنکاسٹر کے ہنری بروکسالی نے زبردستی تخت سے اوتار دیا اور بعد ازان اوسے قتل
کر ڈالا اوسکی جاے خود تخت پر بیٹھا اور اپنا نام ہنری چہارم رکھہ لیا اور تخت کی
دونون شرعی وارثون کو ونڈسر کی قلعہ مین قید کر دیا ـــ سنہ ۱۴۱۵ع جون بیڈبی
بدعت کے پیچھا و کرنیکی سبب سے سمت فیلڈ مین جلا گیا اور اوسوقت پرنس اوف ویلز
یعنی ولیعہد بادشاہ انگلستان جو بعد ازان ہنری پنجم کی لقب سے ملقب ہوا
موجود تھا ہنری چہارم کیوقت مین اسطرح کی سخت سزائین دیجاتی تھین مرد
یا عورت کہ دوبارہ قید مین آتا تھا اوسے کسی پست تاریک کوٹھری مین بند کیا
جاتا تھا نہ اوسکی لیٹنے کو سرکنڈے وغیرہ کا بستر ہوتا تھا اور نہ بیٹھنے کو کپڑی اور اوسکا
کوٹھری زمین پر چت لیٹنا پڑتا تھا اور اوسکی دونون پیر اور ایک ہاتھ رسّی مین
باندھکر اوسی ہنگامکی ایک کونیکیطرف کہینچی جاتی تھی اور دوسرا ہاتھ دوسری
کونیکیطرف اور یہی حال اوسکی ٹانگونکا کیا جاتا تھا اور اوسکے جسم پر اسقدر
پتھر اور لوہا رکھدیا جاتا تھا کہ وہ اوسکی بوجہہ سے دبا جاتا تھا قید کی دوسری دن
اوسکو کہانیکو روٹی کی تین نوالی ملتی تھی اور پانی بالکل نہ دیا جاتا تھا دوسری دن
پانی قیدخانہ کی نزدیک ہوتا تھا ـــ سواے اوسی پانی کی اوسکا نکالا پانی بینا پڑتا تھا

اور روٹی بالکل نہ ملتی تہی اور اسیطرح قیدی تا دم حیات قیدمین رہتا تہا یہہ بات
سزا جارج سیوم کی وقت تک قیدیون کو دیجاتی تہی ہمین تحقیق نہین کہ یہہ سزا
آخر دفعہ کب دیگئی مگر یقینی اسقدر ہی اون قیدیون کو رکہتی تہی جنپر ایسا الزام لگایا
جاتا تہا کہ جسسے اونکی تمام جائداد اور مال ضبط ہو جاوے اور جب تک کہ تحقیقات
کی بعد اونکی صفائی ہو یا ملزم ٹہرین اوسی اسیطرح بیٹہے رہتی تہی پر کلش صاحب نے
کتاب موسوم بہ قوانین قدیمہ کی چہیاسی صفحہ مین دو واردائتین لکہی ہین جو سنہ ۱۴۸۷ کے
ہنری رچ دوم عہد حکومت مین واقع ہوئین سنہ ۱۴۶۸ سے زمانہ ریاست جمہوری تک
انگلستان مین اس قسم کی سزائین اکثر دیجاتی تہین چنانچہ کونسل کے کتابون مین اسطرح
کی مقدمات کا حال لکہا ہی اور وہ پروانی اب تک موجود ہین جنکے ذریعہ سی اس
قسم کی سزائین دیگئین دفتر مین اس قسم کی سزا کا آخری ذکر سنہ ۱۶۴۱ کی کاغذات
مین موجود ہی آرچیر نامی ایک دستانہ بنی والا تہا یہہ گمان تہا کہ یہہ شخص اون بلوائیون
مین شریک تہا جنہونے آرچ بشپ لارڈ صاحب کے محل پر لیمبتہ مین حملہ کیا اس
شخص کو بادشاہی قیدخانہ مین عذاب کل سی باندہ کر کوڑی لگائی اوس زمانہ کی ایک
چٹہی سی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو یہہ سزا اسواسطی دیگئی تہی کہ یہہ اپنی اور شریکون کا
کا نام بتادی وہ پروانہ جسپر پریوی کونسل کی مہر اور جو اس سزا کی دینی کی بابت جاری ہوا
تہا اوسکی نقل آج تک سرکاری دفتر مین موجود ہی جیمز دوم جب سکاٹلنڈ مین گیا تو وہ اس
سزا دینیکے وقت موجود تہا سنہ ۱۶۸۲ مین برت کی پیچ کسی کیواسطی قانون جاری کیگئی سنہ ۱۶۸۲ جون

کفیدان اور جبر دلوتن بدعت کرینکی سبب سے سمت فیصل مین جلائی گئی سنہ ۱۴۱۱ الی سنہ
اور کلوشر کی ڈیپر در دہر بولنگ بروک نجم و موتہہ نعماحب پادری و مارگری جوردین
وجون ہم پر جادوگر ہونیکا الزام لگایا گیا ڈیپر جیا او طن نیکلی بولنگ بروک کو پہانسی
ہوئی اور سیر مین رسی باندہ کہینچا گیا اور چار ٹکڑی کی گئے اور مارگری جورڈین جلائی گئی
سو تہہ ول قیدخانہ مین مرا — اور جون ہم کی خطا معاف ہوئی سنہ ۱۴۵۵ مین گلاب کے
لڑائیان خاندان لین کاسٹر (جنکی نشانی سرخ گلاب تہا) اور خاندان یورک
(جنکی نشانی سفید گلاب تہا) مین شروع ہوئی یہہ لڑائیان سنہ ۱۴۷۱ مین ختم اور انمین
بارہ بادشاہزادی اور دوسو امیر اور ایک لاکہہ عام لوگ ماری گئی اس جنگ کے سبب سے
تمام ملک غیر آباد سا معلوم ہونی لگا اور امرا تباہ ہوگئی سنہ ۱۴۸۷ مین چوہدریون کے
تحقیقات اور سزائین شروع ہوئی سنہ ۱۴۸۳ مین ریچرڈ سوم نی تخت چہین لیا اور اپنے بہتیجون یعنی شاہ
اڈورڈ پنجم اور یورک کے ڈیوک کو لندن کی شاہی قیدخانہ مین مروا ڈالا اور بورڈ یورز
اور اور سردارونکو پومفرڈ کا قلعہ مین قتل کیا سنہ ۱۴۸۵ ہنری ہفتم تخت پر بیٹہا چونکہ اسکی عمل
وثیقے سی بہاری بہت سا روپیہ لیا اور جمع کیا اسواسطی پارلیمنٹ کی مدد کی بہت حاجت
نہین اور بی استعانت اس مجلس کی حاکو کرنی لگا اس بادشاہ نی ظاہری اور ٹیکس کو دربار
جاری کیا جسی لوگ طعنہ سی بنی ولنس یعنی فیاضی کا ٹکس کہتی تہی — سنہ ۱۵۰۹ مین آٹہوان
ہنری تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا مغرور اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینی اپنے
غصہ کے وقت کسی مرد اور شہوت کے وقت کسی عورت کو نہین چہوڑا اس کے عہد

۵۱ واقع ہوئی کہ ... بیک ... اور ... زمانہ مین مشہور ... کہ یہہ عورت ... دریا مین ڈال دیتی تہی اگر وہ ڈوب ... اور ... پانی پر ... تیرتی ... جادوگر

حکومت مین بادشاہی حقوق کو بہت ترقی ہوئی اور چہوٹی چہوٹی خطائین
وغیرہ جنسی فسادی اوسکی حقوق مین فرق آئی جرم شاہی کہلائی گئین —
سنہ ١٥٣٢ع مین ایک آدمی پر یہہ الزام لگایا گیا کہ تونی سترہ آدمیون کو زہر دیا ہے
اور اوسی پانی مین جوش دیکر مار ڈالا — سنہ ١٥٣٤ع مین کیتھ کی عقاید [illegible] کرہ
قتل کیگئی اور وہ آدمی فیلٹ مین بدعت کرنیکی الزام پر جلای گئی — سنہ ١٥٣٥ع
مین ٹو پادریون کا ہنری ہشتم کی افسر پادریان ہونیکا انکار کیا اور وہ پہانسی پر
پہانسی دیگئی اور چار چار ٹکڑی کی گئی آرچ بشپ فشر اور سر طومس مور جان [illegible]
ہی اسی خطا پر ماری گئی ان ظلمونکی سبب سے تمام اہل انگلستان نہایت خائف ہوئی سنہ ١٥٣٦ع
[illegible] ہنری کی جورو این بولین کا سر کاٹا گیا اور ہنری جین سیمر سی نکاح کیا سنہ ١٥٣٦ع مین انگریزونی عبادت
[illegible] انکی دیتی جنکی تعداد [illegible] تہی ضبط کرلی — اور [illegible] عبادتخانون
سی متعلق [illegible] اپنی اہل دیار [illegible] کردیا — سنہ ١٥٣٧ع مین [illegible] بدعت کی
الزام سی جلادی گئی — سنہ ١٥٣٨ع [illegible] لارڈ [illegible] پر [illegible] کی
بادشاہ [illegible] ہنری کی افسر پادریان ہونی کا انکار کیا اور [illegible] جرم پر
اونہین پہانسی ہوئی اور اونکی ہاتہہ پیر کاٹی گئی اور خدائی قانون کی [illegible]
جو [illegible] مسئلون [illegible] سنہ ١٥٣٩ع مین [illegible] کی مددگار رہتی جاری کیا گیا [illegible]
لینڈ مین [illegible] پر ظلم ہوا اور [illegible] آدمی الزام بدعت پر جلائی گئی اور [illegible]
کی حکم ہوا کہ بادشاہ کی تمام [illegible] کی تعمیل [illegible] ملکی قانون کی ہوتی ہے

انگلستان اور ویلز مین تمام عمارات وقف منہدم کی گئی اور اونکی تعداد بہہ ہے
سہ سو سینتالیس عبادتخانی ـــــ نوہ مدرسی ـــــ دو ہزار تین سو چوہتر گرجی اور
چودہ گرجی اور ایک سو شفاخانی اس کام کا نتیجہ یہہ ہوا کہ لاکہون طلبا اور غربا
اور غربا جو ان روزینون سی پلتی تہی فقیر ہوگئی اور ہر طرف بہیک مانگتی پہرنی لگے
سنہ ۱۵۴۰ء مین جوہوس ٹیمپل یا پیثو کا موقوف ہوا اور بادشاہ نی اونکا تمام مال و
اسباب ضبط کیا ـــــ اور چونکہ جین سیمر سنہ ۱۵۳۷ء مین مرگئی تہی لہذا الکیو کی ان سے
بیاہ کیا مگر چہہ مہینہ بعد بادشاہ نی اوسی طلاق دیدی اور کیتہرائن ہوورڈ سی شادی
کی سنہ ۱۵۴۱ء مین مارگریٹ سالسبری کی کونٹس اور جورج کلارنس کی ڈیوک کی بیٹی
جو پلنٹاجینٹ خاندان کی آخر عورت تہی اس مورد ملکہ کا بہی سر کاٹا گیا اس ملکہ نے
بلکہ مٹی کی کندی پر سر رکہنی سی انکار کیا اور یہہ کہا کہ مین مجرمونکی مانند مرنا نہین چاہتی
مجہی اپنی کوئی خطا معلوم نہین ہے جلاد اوسی پہانسی کی پاڑ کی گرد ضربین لگاتا پہرا
اور اوستی اوسکی سپید سر کو بہت مشکل سے کاٹا اوسکی تمام شانی اور گردن پہلی
ضربون سی مجروح کردی جب وہ مری سنہ ۱۵۴۲ء مین کیتہرائن ہوورڈ کا سر کاٹا گیا ـــــ
سنہ ۱۵۴۳ء مین ہنری نی کیتہرائن پار سی شادی کی یہہ اسکا چہٹا نکاح تہا اور اس ملکہ کے
حامی اس بادشاہ نی انتقال کیا ـــــ سنہ ۱۵۴۶ء مین بدعت کی الزام پر این ایسکیو قتل
کی اور تین آدمی اوسکی ساتہہ اور جلائی گئی کیونکہ اون تینون نی مسئلہ حاضری او
ہنری کا انکار کیا ـــــ اٹہائیسوین جنوری سنہ ۱۵۴۷ء کو ہنری ہشتم نی چہپن برس کی عمر مین

برس کی عمر مین انتقال کیا اس سے زیادہ کوئی انگلستان کا بادشاہ خودسر نہین ہوا
اسکے فوتگی بعد ایڈوارڈ ششم تخت پر بیٹھا ۱۵۴۹ء مین تمام انگلستان مین تباہی سے
اور گداگری پھیلی رہی ۱۵۳۹ء کا حال دیکھو بہت سخت سخت قانون بنائے گئی جج لوگون نے
مخبرون کو حکم دیا کہ وہ فقیرون اور سائلون کو جہان پاوین پکڑ لائین تاکہ پانچوین مہر کا
پروانہ گداؤن کی بات مین انکی سینہ پر جلایا جاوی اور یہہ بہی حکم دیا کہ جو مخبر کسی فقیر کو
پکڑ لائیگا وہ فقیر اوسکا دو برس تک غلام رہیگا اسی زمانہ مین لوٹ کھوٹ مین بڑی بغاوت
ہوئی ۱۵۵۳ء مین میری یعنی مریم تخت پر بیٹھا اور اوسنی پوپ کی مذہب کو پھر قایم کیا ۱۲ فروری
۱۵۵۴ کو لیڈی جین گری اور اوسکی شوہر گلفرڈ ڈڈلی قتل ہوئی ۱۵۵۵ء مین پروٹسٹنٹ
مذہب والی عیسائیون پر ظلم شروع ہوا بشپ رڈلی اور لیٹیمر اور کرنمر وغیرہ بدعتی
ہونیکی الزام پر جلائی گئی تمام قیدخانی بدعتون سی بہر گئی میری نی تمام گہر جو انکی متعلق تہین
اور وہ یکسان بحال کر دین اور یہہ کہا کہ یہہ بات میری نجات کے لئی ضروری بدکاریان نہایت
زیادہ ہو گئین قزاقیون اور بڑی بڑی خطاؤن کی کثرت ہوئی اوس قسم کہ مین پچاس پچاس
ایک سے اجلاس مین پہانسی دیگئی ادنی رتبہ آدمی قزاق بنگئی ۱۵۵۸ء مین نومبر سترہ
کو ملکہ میری نے بیالیس برس کی عمر مین انتقال کیا اس ملکہ کی قلیل عرصہ سلطنت یعنی پانچ برس
مین دو سو چہیاسی آدمی زندہ جلائی گئی انمین پانچ بشپ اکیس پادری چہپن عورتین اور
تہی علاوہ انکی ہزارون آدمیون نے اپنی ایمانکی خاطر جانی اور مالی نقصان اوٹہائی اسی ۱۵۵۸ء مین ملکہ الا
زبتھ تخت پر بیٹھی اور اوسکی ممانعت کے کہ حضرت عیسی کی تصویر بادشاہی گرجون مین سے حضرت عیسی کی

گورنمنٹ کی جگہ یہ پیش کیجائی رومن کیتہولک مذہب والون کی اسباب سی انکار نہ
کیا کہ پوپ کو ملکہ کی تخت سی اوتارنی کی طاقت نہین ہی اسواسطی اونپر بڑی بڑی ظلم کیے
گئی اور وہ جلاوطن کیگئی ایک ایک تجارت کا ایک ایک آدمی کو اختیار دیا کہ اوس کے
سوا کوئی اور نہ بیچنی پائی اور اس حکم سی بہت لوگونکو بہت تکلیف پہونچی سنہ ۱۵۸۶ع
سکاٹ لینڈ کی ملکہ میری کی فودرنگی قلعہ مین تحقیقات شروع ہوئی الزام یہ تہا
کہ میری بہی ملکہ الیزبتہ کی قتل کے سازش مین جو ببنگٹن کی تہی شریک تہی
اٹہارہ برس کے سخت قید اوٹہانیکی سبب سی میری تندرست اور خوبصورت
عورت سی ایک بیمار ضعیفہ بنگئی تہی سنہ ۱۵۸۷ع مین آٹہوین فروری کو ملکہ میری کا
سر کاٹا گیا اس زمانہ مین ملکہ کی عمر چوالیس برس کے تہی سنہ ۱۵۸۸ع مین آیرلینڈ کے
رومن کیتہولک مذہب والی باشندون پر سخت ظلم ہوئی سنہ ۱۶۰۳ع مین چوبیسوین
مارچ کو ملکہ الیزبتہ نی ستر برس کے عمر مین انتقال کیا اور جیمز اول جو سکاٹ لنڈ کا چہٹا
جیمز تہا اور وہ ملکہ میری کا بیٹا تہا تخت انگلند پر بیٹہا اسی زمانہ مین یہ قانون جاری
ہوا کہ مذہبی معاملات مین ہرگز رعایت نکرنی چاہئی اور پیورٹن مذہب والی عیسائی ملک مین
جا بسی سنہ ۱۶۰۴ع مین جیمز نی قصد کیا کہ سکاٹ لنڈ مین بسپ کے زیر حکم گرجی مین پادریونکی حکومت
موقوف کری دس برس کے بڑی سردار قید کئی گئی تین ہزار پادری موقوف کئی گئی اور اور بہت سے
تکلیفین اس مذہب والونکو دیگئین جادوگر اور چڑیلونکی بندوبست کیلئی قانون جاری ہوا سنہ ۱۶۱۱ع
مین جیمز نی اپنی کتاب جسکو تیسری دفعہ چہپایا اس کتاب مین بادشاہ نی جنون کے رسمون اور

چڑیلون وغیرہ کی سازشون اور پہچان کی ترکیب لکہی ہے اور یہہ
بہی لکہا ہی کہ انہین سزا دینا ضرور ہی —— پارلیمنٹ نی اس زمانہ مین ایک قانون
جاری کیا جسمین جادوگرون کے واسطی وہی سزائین لکہی تہین جو بادشاہ نی اپنی کتاب
مین تجویز کی ہین اور اس قانون کے تعمیل بڑی سرگرمی سے کیجاتی تہی اسیطرح اس بادشاہ کے
تخت نشینی کے زمانہ سی سترہوین صدی کے آخر تک تین ہزار ایکسو بانوین آدمی انگلنڈ
مین جادوگری کی الزام کی سبب قتل ہوئی اگرچہ اس تعداد کا کسیکو یقین نہ آئی مگر بالکل
صحیح ہی ان لوگون مین جو اسطرح ماری گئی وہ دو بیوائین بہی شامل تہی جنہین ہیل صاحب جج
کلان نی اونکی دشمنون کی اس بیان پر پہانسی دلوادی کہ اونہون نی تین بچون پر
جادو کیا ہی اور وہ بچی ایسی بیمار ہین کہ وہ کچہری مین نہین حاضر کئی جاسکتی مگر
جبتک وہ دو بیوائین پہانسی پاچکین اوسکی دوسرے دن تینون بچی جج صاحب کی
سامنی صحیح وتندرست حاضر ہوئی اور ملزمون نی بیان کیا کہ جو ہین اون دونون
عورتون کو پہانسی ملی اوسی دم یہہ بچی اچہی ہوگئی سنہ ۱۶۲۵ء مین جیمس اول نی انسٹھ
برس کے عمر مین انتقال کیا اوسکی جای اوسکا بیٹا چارلس اول تخت پر بیٹھا اسنی اپنی رعیت سے
زبردستی قرض لینا شروع کیا اور پارلیمنٹ کی بلا صلاح ٹکس جاری کئی اور لوگون کو
قید کیا ان حرکاتسی رعیت نہایت ناراض ہوئی سنہ ۱۶۲۹ء مین محکمہ سٹار چیمبر کو بڑی بڑی
اختیارات دیگئی جا بیجا انشا مندرجہ ذیل سی ناظرین کو ظاہر ہو جاویگا کہ اس محکمہ سی خلقت کو
کیسی تکلیف پہنچی اور اس محکمہ کو محکمہ انصاف کہنا بیجا ہے مسٹر پرن صاحب بیرسٹر نی ایک رسالہ

تصنیف کیا کہ جواہل دربار کو مضر تہا اس خطا پر وہ وکالت سی موقوف ہوئی اور یہہ
حکم ہوا کہ صاحب مذکور کو سمسٹر اچپ جیب صاحب بہادر دو تو مقاموں مین خلقت کی سامنی
کاٹ مین ٹہوکا جاوی اور ہر ہر جگہہ ایک ایک کان کاٹا جاوی اور وہ بادشاہ کو پچاس
ہزار روپیہ ادا کرین اور دایم الحبس لگاوین ـــ کرنل للبرن پر ایسی رسالہ لکہنی کا الزام
لگایا گیا کہ جس سے بغاوت متصور ہو کر اس محکمہ نے تحقیقات کا حکم دیا مگر ملزم نی ستار چیمبر
مین قسم کہانیسی انکار کیا اور وہ قسم یہہ ہوتی تہی کہ مین ایسی سوال کا ہی صحیح صحیح جواب
دیدونگا کہ جس سے میرا جرم ہونا ثابت نہو جاوی ججون نی کہا کہ اس شخص نے محکمہ کی حقارت کی
لہذا اسی کوڑی ماری جاوین اور کاٹ مین ٹہوکا جاوی اور قید کیا جاوی جسوقت اوسی کوڑی لگ رہی
تہی اوسوقت اوس نی پکار کر بفصاحت کہا کہ سرکار مین بڑا ظلم ہوتا ہی اسپر ستار چیمبر
کی ججون نے حکم دیا کہ منہہ مین ڈاٹ دیجاوی ـــ ولیمس صاحب لنکن کے بشپ وعظ
بہت اچہا کہتی تہی لاڈ صاحب کنٹربری کی آرچ بشپ اونسی اسباب پر جلنی لگے
اور بادشاہ کو بہکا کر ولیمس صاحب پر ایک لاکہہ روپیہ کا جرمانہ کروایا اور یہہ بہی حکم
دلوایا کہ یہہ شاہی قید خانہ مین جبتک قید رہین کہ جبتک بادشاہ نہین رہا کری
اور اونہین اونکی پادری گری کی عہدہ سی معطل کر دیا ولیمس صاحب پر یہی ظلم
نہین ہوا بلکہ ایک اور بہی ظلم ٹوٹا جسوقت اونکا اسباب خانگی اور کتابین
ضبط کیجاتی تہین اون کی گہر مین سی چند خط نکلی جو اونہین اوس بال ڈسٹن
صاحب مذکور نی لکہی تہی اس خطا پر اسی ہزار روپیہ جرمانہ ہو گیا بعد ازان بیچارہ غریب پادری کے

تحقیقات کا حکم ہوا اور بعد تحقیقات کی یہہ حکم ہوا کہ پچاس ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرے
اوسکی مدرسہ کے ساتہی اوسکی دونون پانو کاٹ بہین شہو کی جاوین سنہ ۱۶۴۱ مین آیرلینڈ مین
بغاوت ہوئی اور چالیس ہزار پروٹسٹنٹ مارے گئی سنہ ۱۶۴۲ مین انگلستان مین فساد ہوا
سنہ ۱۶۴۹ مین چارلس اول پر ظالم و باغی و قاتل و دشمنی ریاست جمہوری ہونی کی الزامات
قایم کئی گئی اور اوسکی مقدمہ کی تحقیقات کا حکم ہوا بارہوین جنوری کو وہ مجرم قرار دیا
اور تیسوین جنوری کو وایٹ ہال مین اوسکا سر کاٹا گیا اور یہہ منادی ہوگئی کہ انگلستان
مین ریاست جمہوری قایم کی گئی سنہ ۱۶۵۳ مین کرمول چھبیسوین جنوری کو وسٹ منسٹر
مین لورڈ پروٹکٹر یعنی محافظ انگلستان مین مقرر ہوئی انکی عہد حکومت مین بہت سختی
ہوئی ہزارون آدمی بی تحقیقات کے قتل کئے گئی اور بہت سے آدمی جو لڑائی مین ہاتہ آئی
تہی اور پچاس انگلستان کے معزز آدمی جو سرکار سی ناراض تہی وہ گرفتار ہوکر بارباڈوز
جزیرہ مین نتیجہ کیواسطی بہیجی گئی اور تمام وہ آدمی جنہون کبھی بہی کوئی ایسی بات کہی تہی کہ
جس سے بادشاہ کیطرف داری پائی جاتی اون سے اونکی تمام آمد کا دسوان حصہ لیا جانی لگا
اور اس ٹکس کا نام دہ یکی از خیر خواہان سلطان مشہور ہوا تمام ملک چہوٹے چہوٹے
ضلعون مین تقسیم ہوگیا اور ہر ضلع پر ایک فوجی سردار رہنی لگا اس حاکم کو اختیار
تہا کہ جس آدمی پر ادنی کسی طرح کا شبہہ ہو گرفتار کرلے — اب ہم حالی زمانہ کا حال
لکہتی ہین اور یہہ لکہتی ہین کہ جب ہم ہندوستان کے حاکم اور مختار ہوگئی تو ہمنی کیا کیا

[illegible]

وہ لکھتی ہین کہ ایسی بے انتظامی اور رشوت ستانی و ظلم کبھی کسی ملک مین نہوا ہوگا
جیسا اس زمانہ مین بنگالہ مین ہو رہا ہی بنگال بہار اور اڑیسا تینون صوبہ جنکا خراج تین
کروڑ روپیہ ہی بالکل اوسوقت کمپنی کے ملازمون کے اختیار مین آگیا ہی جبسی کہ انہی میر جعفر
کو پہر صوبہ داری پر بحال کیا کمپنی کی فوجی اور ملکی دونون نوکرون نی ہر ایک مالدار
آدمی سی نواب سی لیکر زمیندار تک رشوت ستانی شروع کردی ہی کمپنی کے نوکرون کے
طرف سی ہزارون سوداگر تجارت کرتی ہین اور ہرگز محصول وغیرہ کچھہ نہین دیتی وہ کہتی ہین
کہ ہم سرکاری نوکرونکی گماشتہ ہین اور انکی نام سی ایسی کام کرتی ہین کہ جس سے مسلمان
اور ہندؤون کے ناک مین انگریزکی نام سی بدبو آنی لگی ہی اور کمپنی کی نوکر نواب کے خراج مین
دست درازی کرنی لگی ہین اور اپنی مرضی کی موافق کسی سرکاری نوکر کو موقوف
کردیتی ہین اور کسی نوکر کو رکہوا دیتی ہین اور ہر ایک آدمی سی نذر لیتی ہین اس بدانتظامی سے
تہوڑی دن بعد ایک بڑا قحط پڑا اسواسطی کچھہ تعجب نہین ہے کہ بیس برس بعد لورڈ کورن
والس صاحب گورنر جنرل نی بنگال کے ذکر مین جیہ لکھا کہ یہہ ملک اب تک بہت تنزل پر تہا اونکے
الفاظ کا ترجمہ یہہ ہی ———— مجہی اسبات کی بیان کرنی سی بہت غم ہوتا ہی
کہ اس ملک مین بہت برسون سی تجارت اور زراعت مین رفتہ رفتہ
تنزل ہوتا جاتا ہی اور شریف بنیون کی قوم کی سوا جو اکثر بڑی بڑے
قصبون مین رہتی ہین تمام باشندی مفلس ہوتی جاتی ہین اس ذکر مین مجہے
یہہ بہی کہنا چاہی کہ کمپنی کی ملکون کے تمام زمیندارون کا بہی یہی حال ہی اور اونکا یہہ

اور اونکی یہہ مفلسی کچھ تو اونکی کاہلی اور فضول خرچی کی سبب سے معلوم ہوتی ہی اور کچھ
ہماری پہلی بد انتظامی کی طرف بہی منسوب ہوسکتی ہی ـــ یہہ بات نہین ہے کہ ہماری
بد انتظامی کی سبب سے صرف ہماری ہی رعیت کو نقصان پہونچا ہو بلکہ اور راجاؤن کے
ملکون مین بہی یہہ خرابی پہیل گئے جیسی ملک ۱ اودہ کی نواب سے ہمارا ارتباط ہوا ہی جیسی اوسکا
ملک بہی ایک لاش بنگیا ہی جسی انگریز لوگ نوچ نوچ کر کہائی جاتی ہین ہیسٹنگ صاحب
جس زمانہ مین گورنر جنرل تہی اور جو خود اس بے انتظامی مین شامل تہی وہ اوس زمانہ کا حال
اسطرح لکہتی ہین مجہی خوف ہے کہ ہماری دست اندازیون اور بیباکیون کے سبب تمام
ہندوستانی سرکارین ہماری دوستی سی ایسی ڈرنی لگی ہونگی جیسی کہ ہماری فوج سے
ڈرتی ہین ہمارے دست اندازی اور نوکرونکی بد اعمالی نے ہماری شہرون کو ہماری فوج سے
زیادہ نقصان پہونچایا ہی ہندوستان کا ہر ایک آدمی ہمسی خط و کتابت کرنی سے
بہی خائف ہے کیونکہ ہندوستانی دیکہتی ہین کہ جن لوگون نی ہمسی آشتی وغیرہ کی
تباہ اور برباد ہوئی وہ لکہتا ہی کہ لوگ جو ہمسی بدگمان ہوگئی ہین اسکا بڑا باعث ہمارے
معاملات اودہ ہی ہین ـــ ۲ صاحب مورخ کا قول ہی کہ ان معاملات سے پہلی ملک اودہ
نہایت ترقی پر تہا اور اوسمین تین کروڑ روپیہ آمدنی سالانہ بتعدی ظلم کی تہی جب سے
اوسکی ملک مین کچہہ انگریز اور ایک فوج مقرر کی تو نواب عرصہ قلیل مین بہت مفلس
ہوگیا اور بعسرت بسر کرنی لگا اور چند سال بعد اوسی معلوم ہوا کہ سیر ملک کے محاصل پہلی کی نسبت
نصف ہوگئے ۱۷۸۰ء نو برس مین بحساب [illegible] لاکہہ روپیہ سالانہ [illegible] نوکرون نے نواب سے

۱ بیان ... جلد ... وارن ہیسٹنگ

۲ ملک اودہ کا ... وارن ہیسٹنگز جلد دوم ۱۲ دیکھو ۱۲

۳ ملک اودہ کا تاریخ ہندوستان جلد ۵ صفحہ ۱۹۳ دیکھو ۱۲

جیمس شور صاحب گورنر جنرل لکہتی ہین کہ ہزارہا آدمی یعنی ملکی اور فوجی نوکرونکی
تنخواہون پنشنون اور رشوتون کی ظلم کی سبب سے مفلس ہوگئی ہین اور نواب کی خزانہ
مین اتنی گنجایش نہین ہے کہ ہماری نوکرون کو بہی راضی کری اور اپنی نوکرونکو بہی تنخواہ
دی ان ظلمونکی باعث سے تمام ملک ہمارا دشمن ہوگیا ہی نواب صاحب کی نوکر یہہ دیکہتی ہین
کہ ہمنی اونہین حق سے بی حق کردیا ہی میری رای مین ہمارا جو نواب پر اس مطلب کی لئی ٹکس
لگانا کہ ہمارے محفوظ مین کو اوس ٹکس سے فائدہ پہونچی اکثر آدمیونکی نزدیک بیجا ٹہیریگا
اور اوسنی بہی زیادہ آدمیونکی نزدیک یہہ بات بیجا ٹہیریگی کہ ہمنی نواب کی حفاظت کی
لئی ایسی فوج بہیجی ہے کہ جسکی تنخواہ دینی کا اوسی مقدور نہین اور جسکی اوسی حاجت نہین
بتاؤمین کس پیرایہ تقریر مین یہہ بات نواب صاحب کی سامنی کہون کہ اگرچہ آپکو اس فوج
کی حاجت نہین ہے مگر اسکی تنخواہ ضرور دینی چاہئی — ہیسٹنگز صاحب کے ہنگام گورنری
مین جو واردات واقع ہوئی تہی اونہین کو لکہہ کر چپ نہین ہورہی بلکہ اونہون نے
اوس فوج مین سے ایک حصہ کم کردیا جسکی نواب کو حاجت نہ تہی مگر تنخواہ دینی پڑتی تہی
لیکن ہیسٹنگز صاحب کے بعد لارڈ کورن والس صاحب گورنر جنرل نی پہر اوسیقدر
بلکہ اوس سی زیادہ فوج نواب پر مقرر کی ہرچند نواب صاحب نے بہت التجا کی مگر اونہون نے
نہ مانا لارڈ ٹینتہہ یعنی سرجون شور صاحب نی نواب سے بدوزری طلب کی اور رفتہ رفتہ
پچیس لاکہہ روپیہ سالانہ سی ستر لاکہہ روپیہ سالانہ پر نوبت پہونچادی اور اور شرطین لگائی انکی بعد لارڈ
ویلزلی صاحب گورنر جنرل نی سنہ ۱۸۰۱ع مین نواب کو یہہ دہمکی دی کہ ہم سمتی تمہارا سب ملک

چہین لینیکے اور اونسی اودہ کا آدہا ملک جسکی آمدنی ایک کرور تیس لاکہہ روپیہ سالانہ تہا
بعوض مبلغ ... لاکہہ روپیہ کے جو کمپنی کی نواب صاحب پر ... ڈالا تہا لی لیا گیا یہہ ظلم اور خطاب
زر اب بہی موقوف نہین ہوئی ۱۸۱۵ء اور ۱۸۲۵ء کی درمیان ہمنی چالیس لاکہہ
روپیہ سی کچہہ زیادہ قرض کے نام سی لیا لورڈ ہیسٹنگ صاحب گورنر جنرل لکہتی ہین کہ یہہ
ہمنی اونسی قرض نہین لیا تہا بلکہ اپنی طاقت کا ڈر دکہا کر لیا تہا اور اوسکی عوض ہم
ہمنی اونہین بادشاہی کا خالی لقب اور تہوڑا سا غیر آباد ملک جو جنگل سی کچہہ بہی بہتر
نہو گا دیدیا — اودہ پر جو انگریزون نے ظلم کیا اوسکا حال بیان کرنیکی واسطی ہم اب
اس بیان کو یہین چہوڑ دیتی ہین — نہایت بڑا ظلم جو ملک اودہ پر سوا اوسکے یہہ
کہ لارڈ ڈلہوزی صاحب گورنر جنرل نی ۱۸۳۷ء کی عہدنامہ کو توڑ ڈالا اور اودہ کو
نواب سے چہین لیا اور عذر یہہ کیا کہ یہہ عہدنامہ ردی ہی کیونکہ کوٹ اوف ڈایرکٹرز
اس عہدنامہ کو منظور نہین کیا تہا اور جو ہین اون کے پاس یہہ عہدنامہ پہونچا تہا اونہوا
کہا تہا کہ یہہ بالکل بیجا ہی مگر یہہ دلیل دلائل مندرجہ ذیل کی سبب سی بیہودہ ہی —
اس عہدنامہ پر اوس وقت کی گورنر جنرل لورڈ اکلینڈ صاحب اور کونسل کے
تین ممبرونکی دستخط موجود ہین — اور ۱۸۳۹ء اور ۱۸۴۷ء مین گورنر جنرل نے
بادشاہ اودہ کو اپنی دو خطون مین اس عہدنامہ کا حوالہ دیا ہی اور یہہ لکہا ہی کہ
ہم اوس عہدنامہ پر قایم رہنا چاہتی — اور سب سے بڑی دلیل یہہ ہے کہ ۱۸۴۵ء مین
سرکار کے حکم سی ایک کتاب چہپی ہی جسمین تمام راجاؤن کے عہدنامی مندرج ہین یہہ عہدنامہ

سا ۱ [illegible]

سا ۲ [illegible] بن امجد علی شاہ وابن محمد علی شاہ ابن نواب سعادت علی خان بادشاہ حال لکہنو کی [illegible]

سا ۳ [illegible]

ہی اوس کتاب مین موجود ہی اوده کی بنک کی کتاب دیکہو سنہ ۱۸۵۶ء مین یہہ مقدمہ
ڈاکٹر ہوبزرٹ اس صاحب کو مفوض ہوا اور اون سی استفسار کیا گیا کہ تمہارے
اسباب مین کیا رای ہی جو اس فاضل آدمی نے اپنی رای لکہی ہی اوسکا ترجمہ یہہ ہی —
جسقدر تک مجہہ سی کہا گیا یعنی کہا میری رای مین گورنر جنرل ہندوستان اور کونسل
سنہ ۱۸۳۷ کی عہدنامہ کی توڑنی کی مجاز نہ تہی یہہ معاملہ قوانین معاملات غیر اقوام کے
خلاف ہی باوصف اسبات کی کہ ایسی بڑی شخص نی یہہ رای دی مگر ایک حال کی
زمانہ کا مورخ جو کہتا ہی کہ مین قوانین معاملات غیر اقوام کی ایسی ہے عظمت
رکہتا ہون جیسی کہ توریت کی لکہتا ہی کہ میری رای مین اوده کا قلم و سرکار سے
مین داخل کرنا بیجا نہ تہا اور دلیل یہہ لاتا ہی کہ جو کام ایک دفعہ آدمی کرلی خواه وہ
کسی طرح سی ہوا ہو درست ہی یہہ ایسی دلیل ہے کہ اسکی سبب سے جیب کتری اور
رہزن دونون کا کام ٹہیک ٹہیر جاتا ہی — کیصاحب مورخ لکہتی ہین کہ لورڈ
ڈلہوزی صاحب کی ایام گورنری مین ایک اور ملک شامل قلم و سلطانی ہوا یہہ ملک
فتح سی حاصل نہین ہوا کیونکہ اوس کی تمام حاکم ہمیشہ ہماری دوست رہی تہی اور اوسکے
رعیت سی ہماری فوج بہرتی ہوتی تہی اور یہہ ملک اس سبب سی ہاتہہ نہین آیا
کہ اوس کا کوئی شرعی وارث تخت پر بیٹہنی کا مستحق نہ رہا ہو کیونکہ ہمیشہ کوئی
بیٹا یا بہائی یا کوئی خاندان شاہی کا آدمی حسب آئین محمدی کے موافق وراثت پہونچتی ہو موجود ہو جاتا تہا اور
اوس زمانہ مین ایک بادشاہ بیسر بادشاہ تخت پر موجود تہا بلکہ یہہ ملک صرف اس دلیل سی لیا گیا کہ اب

رر انگریزی کی یہہ مرضی ہی کہ اب ہم اس ملک کو اپنی قلمرو مین شامل کرلین اس
سے مراد ملک اودہ ہی جو ہندوستان کی وسط مین واقع ہی اور جسکی لینی کی ہمین
اس سبب سے حرص ہوئی کہ وہ بہت اچھی موقع پر واقع ہی اور بہت زرخیز ہی — ای گروہ
ویفن ڈورٹ و وہیل کے رہ جو ان اس معاملہ کو سنو اور ای ہندوستان کے آزاد راجاؤن
تم بہی اس حیرت انگیز ماجری کو پوچہو اور اوس پر فکر کرو — بی شبہہ لورڈ کارن والس
صاحب ایک منصف آدمی تہی اور لورڈ منٹو تہہ بہت ایماندار اور ہماری لورڈ ڈلہوزی
صاحب بڑی آدمی مگر تو بہی ان گورنرون نی اپنی ایمانداری و عقلمندی و سیرچشمی
کو کام نفرمایا اور بادشاہان اودہ پر جو ہماری دوست تہی بڑا ظلم کیا —
مسٹر ڈنڈلس جو بعد ازان لورڈ ملول کی نام سی مشہور ہوئی اونکی بہی رای یہی ہی کہ
ہمنی بادشاہان ہندوستان پر ظلم کیا ہو ادن کو متنفر مین اونہون نی پیدا ہوین
اپریل ۱۸۶۲ع مین یہہ لکچر دیا یعنی یہہ گفتگو بیان کی — ہندوستان مین چار بڑی
بڑی ریاستین تہین جو باہم متصل تہیں اول ریاست مرہٹہ دوسری ممالک حیدرآباد
تیسری قلمرو نظام دکن چوتہی راجہ بدایون کے اس علاوہ اور بہی بہت سی چہوٹی
چہوٹی ریاستین مثل نواب ارکوٹ و راجہ تنجور وغیرہ کی تہین لیکن یہہ چارون بڑے بڑے
ریاستین ہماری دشمن ہوگئی تہین دونون انمین سے ہمسی ظاہر لڑتی تہین اور
دو دشمن ہوگئی تہین اس عرصہ مین ٹیپو کی گورنری رگوناتہہ جی سی جسے
مرہٹون کے ملک کا دعوی تہا خط کتابت شروع کی اور اوس سے یہہ قرار کر لیا

کہ ہم

که هم بهی راجه بنادینگی اگر تو راجه هونیکی وقت همین فلان فلان اضلاع دیدی
اس معاهده کی بعد اونهون نی مرهٹون سی لڑائی شروع کردی اسکی چند روز بعد بنگاله
کی گورنر نی برار کی راجه سودهوجی بهونسله سی اسی قسم کا معاهده کیا اور اوس سی یهه کها که هم
تمهین مرهٹون کا ملک دلوادینگی اگر تم همین یهه یهه ضلع دیدو مگر انگریزونکا دور خاین
کهل گیا اور سودهوجی بهونسله اس بی ایمانی اور بدمعاملگی سی بهت ناراض هوا نظام دکن کی
ملک هماری ملکون کی شمال کیطرف واقع تهی اور وه هماری ملکون کو ایسی مفر تهی که اگر همی
کچهه اوسکی ساتهه بدسلوکی بهی کی هو تو بیجا نهین هی اور اوسکی لکهنی کی یهان کچهه ضرورت نهین هی
نظام نی کمپنی کو چند ضلع سپرد کردی اور اونکا سالانه خراج لینا ٹهیرالیا مگر خراج کبهی ندیا اس
بدمعاملگی کا نتیجه یهه هوا که نظام نی کها که انگریز ایسی قوم هی که نه انهین ایمان کا خیال هی نه انصاف
کا اور اوسی حیدر علی کو همسی لڑنیکی لئی بلایا اور یهه کها که کوئی هندوستانی جبتک همکو
امن مین نهین رہنیکا جبتک که انگریزون کی پاس هندوستان مین ایک انچ زمین بهی
رهیگی جب انگریزون نی خود اپنی بی ایمانی اور هندوستانکی بی انتظامی کا حال اسطرح
لکها هو تو وه رائی جو قسطنطنیه کی وزیراعظم نی اپنی جواب نامه مین انگریزونکی نسبت
لکهکر سرادبرٹ اس سلاسی صاحب سفیر انگلستان کو دی اوس پر کچهه تعجب نهین کرنا
چاهئی اس کاغذ کو گریصاحب ام پی نی هوز اف کومنز مین اونتسوین فروری
سنه ۱۸۵۲ع کو اوس هنگام مین پڑها که جب روسی فوج کی بابمین باهم گفتگو
هورهی تهی جب گریصاحب اپنی تقریر ختم کرنیکو هوئی تو اونهون نی کها که ترک

لوگ جیسی سنی مددکی پہالی دغالی اب ہم سی بہت نفرت کرنی لگی ہیں
مجہی معلوم نہین کہ آپ صاحب میری اس حرکت پر مجہی الزام لگاوگی یا کہو
کہ مین بڑی مشکل سے یہہ بات یعنی نا راضگی اہل یورپ دریافت کرسکے ہی
اور اوس جواب نامہ کی نقل بہیہ منگالی ہی جسکو وزیر اعظم سلطان روم نی ہمارا
سفیر مسٹر رودبرٹ این سلائیکی جواب مین لکہا اور اوس جواب نامہ کا مضمون یہہ ہے

نامہ سلطان روم

سلطان آپ خود جنگ کرتا ہی اور خود ہی صلح کرتا ہی اوسی اپنی غلامون اور نوکرون
اور رعیت پر اعتماد کلی ہے سلطان جانتا ہی کہ وہ وفادار ہین اور اونکی دلیری بہی
دیکہہ چکا ہی اور اون کی وفاداری پر اعتماد ہی — مدت ہوئی کہ تمہاری یورپ کے
کوئی ہی وفا اور ایمان داری جاتی رہی ہی — اگر تمام عیسائیون کا قول سچ ہی تو انگلستان
اور اوسکی آدمیون پر ہرگز اعتماد کرنا نہ چاہیی انگلستان تمام انسانون کی خرید و فروخت
کرتا ہی نوکرون کو ہماری ملک کی بادشاہ سی کچہہ علاقہ نہین ہے ہمنی کبہی تمسی نصیحت یا دست
اندازی نہین طلب کی اور نہ تمسی دوستی کرنی چاہی نہ ہمارا کوئی وزیر یا قاصد تمہارے
ہان ہی اور نہ کبہی ہمنی تمسی خط کتابت کی ہی پہر تم کس دلیل سی ہمارے اور اہل روس کے
معاملات مین دست اندازیکی درخواست کرتی ہو تمہین کیا غرض ہے کہ تم ایسی لوگون کو
نفع پہونچاو جنہین تم کافر کہتی ہو نہ ہمین تمہاری دوستی نہ مدد درکار ہے نہ دست اندازی

تم اپنی ورنیکلر کی بہت تعریف کرتی ہو ہماری نزدیک وہ ہمین کسی طرحکا فریب
دیا چاہتا ہی اور کوئی ایسی تجویز نکالی ہی کہ جس سے وہ تمہاری قوم کو ہماری طرف توجہ
دلی سے ہمنی سنا ہی کہ تم لوگ بڑی سریع الاعتقاد اور کمینہ اور زر دوست ہو اگر
ہم غلطی پر نہین ہین تو یہہ بات سچ ہی کہ لالچ تمہاری خمیر مین ہے تم اپنی خدا کی بھی خرید او
فروخت کرتی ہو اور روپیہ تمہارا معبود ہی سب چیزین تمہاری وزرا اور قوم کی نزدیک
تجارت کے ہین کیا تم اسواسطی آئی ہو کہ ہمین روس کے ہاتھہ بیچ ڈالو نہین ہم آپ
اپنا سودا آپ کرلینگے ہمین اپنی قسمت پر شاکر رہنا چاہئی جب ہماری اچھی دن
آئینگے ہمین آپ ترقی ہوگی جو خدا اور اوسکی نبی نی حکم دیا ہی وہ ضرور ہوکر رہیگا ترک
مکر نہین جانتی دوروئی اور شرارت تم عیسائیونکا طریقہ ہی ایمانداری اور صفائی
باطنی اور معاملہ کی درستی ہمارا پیشہ ہی اور ہماری ریاست کے کاروبار مین صدق راستی سے
اگر ہم لڑتی ہین تو پہر ہم اپنی کامون کو خدا کی مرضی پر سونپ دیتی ہین اور جانتی ہین
کہ جو ازل مین خدا تعالی نی ہماری تقدیر مین لکھا ہی ہوکر رہیگا ہم بہت عرصہ تک شان و شوکت سے
بسر کرچکی ہین اور ہماری ریاست سارے زمین پر اول درجہ پر تھی اور ہم اسبات کا فخر کرتی ہین کہ ہمنی ایسا سال
تمام عیسائیون پر فتح پائی اور اونکی مکر و حیلون اور دغابازیون اور تمام قسم کی بدیونکو مغلوب کردیا ہے
ہم خدا تعالی خالق موجودات کے پرستش کرتی ہین اور محمد کی نبوت کا یقین کرتی ہین تم جس خدا کی
پرستش کا دعوی کرتی ہو نہ تو اوسکا یقین اور پرستش کرتی ہو اور نہ اوسکی نبی کا یقین کرتی ہو
جیسی تم اپنا خدا اور نبی رکہتی ہو ایسی ہی بے ادب اور بد مذہب قوم کا اعتبار کیونکر کیا جا سکتا ہے

مگر اپنی صرف کام اور معاملات باہمی مین صدق اور نیکی کو دخل نہین دیتی تمام عیسائی
بادشاہونکی شکایت نامہ وغیرہ دیکھو کہ جب وہ باہم لڑتی ہین تو ایک دوسری کی
نسبت کیا کہتی ہین تمہین دیکھنی سی معلوم ہوتا ہی کہ تمام اور عیسائی بادشاہ بھی
ایسی ہی کفر بکنی والی اور بی ایمان اور ظالم اور نا منصف اور دغا باز ہونگی کبھی ترکون
نی بھی اپنا اقرار یا بات جھوٹی کی ہی کبھی نہین کیسے کبھی کسی عیسائی حاکم نی بھی اپنا
وعدہ وفا کیا ہی نہین ہرگز نہین کیا یہہ لوگ جبتک وعدہ وفا کرتی ہین کہ جبتک
انکا کوئی مطلب نکلی اسصورت مین تم کیونکر خیال کرسکتی ہو کہ ہم تمہارا اعتماد
کرین اگر لوگ سچ کہتی ہین تو تم ایسی قوم ہو کہ جنکی تمام وزیر بی ایمان ہین اور جنکی
امور ریاست مین ایک جو برابر بھی نیکی نہین پائی جاتی سلطان کو تمہاری بادشاہ
سی کچھہ تعارف اور خط وکتابت نہین ہے اور نہ وہ چاہتا ہی اگر تم مخبر کی طورپر
یہان رہنا چاہتی ہو یا اپنی قول کی موافق اپنی بادشاہ کا سفیر بنکر رہنا چاہتی ہو تو
اور عیسائی قومونکی سفیرونکی ساتھہ رہو کیونکہ تم ایسی حرکات کرتی ہو کہ تہذیب کے
بہت خلاف ہی ہین نہ تمہاری بیڑے مددگار ہی اور نہ بحری نہ ہم تمہاری صلاح چاہتی ہین
اور نہ دست اندازی مجھی بادشاہ کا حکم ہوئی کہ تو اس درخواست مدد کا شکریہ کر کیونکہ
مجلس سلطانی ایسی ہی سمجھی اور مجھی بادشاہ کا حکم نہین کہ تمہاری درخواست مدد دیجے
کا بھی شکر کرون کیونکہ سرکار کی قلمین کبھی یہہ خیال نہین گیا کہ وہ تمہاری جہازونکو بھی
سمندر مین داخل ہونی دین جو تم اوسی معاملہ کیا چاہتی ہو نہ ہم آوی جاتی ہین اور نہ ہم اونکی پروا کرتی ہین اگر کسی

اپنی معاملات اوس طرح سی کرینگی جو ہمین مناسب ہوگا اور ہماری قوانین شرعی اور
ملکی کی موافق ہوگا لوگ تمہین کہتی ہین کہ تم بڑی بدکار ہو عیسائی قوم ہو اگر تم ایسی نہین
ہو تو اسمین کچھ شک نہین ہے کہ بڑی گستاخ اور فضول گو ہو تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ اوس جیسے
بادشاہ کو ہم صلح پر راضی کردینگی تم اور تم جیسی اور بہت سے سفیر عیسائی آپسمین ایکا کرلیتی
ہین اور اپنی تئین برابر کا معتبر خیال کرکی لکھتی ہین ہم تمہین خوب جانتی ہین یہہ
تمہارا اعتدال سی گذرنا تمہاری بیہودگی پر دلیل ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تم دولتونکی
دار و دخل بیجا کرتی ہو تمہاری اسطرح کی حرکاتسی معلوم ہوتا ہی کہ تمہاری ملکی مجلسین
ذلیل اور حقیر ہین اور تمہاری نصیحت بیہودہ فانہ ہی اور اس لایق نہین ہے کہ اوسپر
کوئی بادشاہ توجہہ کری چہ جائی کہ سرکار سلطان روم اس ملک کی وزیرون نے
جب کبھی اور جس موقع پر تمہاری نصیحت مانی ہی یا تو اونہون نی تمہارے
ارادہ مین فتور پایا یا تمہاری جہالت سے نقصان اوٹھایا ہمارا سلطان تم جیسی
قوم کی ارادون اور تمہاری دخل بیجا سی کیونکر تم ایک قوم ہو جو اپنی رعیت
اور ہموطنون سے بھی بیوپاری کی ایک تمہین نہین بلکہ تمام عیسائی بادشاہونکا یہہ قدیم سے
رواج ہے کہ وہ روپیہ کیواسطی اپنی رعیت کو بھی فروخت کردیتی ہین ہمین خوب تحقیق ہی
کہ جب تم مین صلح ہوتی ہی تو عہدنامہ مین شرطین اوس بادشاہ کی مفید لکھی جاتی ہین جسنے
زیادہ رشوت دی ہو ــــ عثمانیونکی وزیر یورپ والونکی صلح بہت مان چکی ہین مگر جبکبھی
دفعہ ہمنی تمہاری صلح مانی تو یا خراب ہوئی یا دغا پائی اپنا نامہ لیکر چلی جاؤ سلطان کو تمہارے دست

اندازی روس کے باب مین درکار نہین ہے تمہارا یہہ ارادہ ہی کہ تمام دنیا کو آپس مین
لڑوا دین اور بعد ازان اس اپنی بی ایمانی سی فائدہ اوٹہائین — ہمین تمہاری سچائی
بہی درکار نہین ہے کیونکہ ہماری سوداگرون نی تمہاری دو روئی سی بہت نقصان اوٹہایا
ہی خود غرضی تمہارا ایمان ہے اور صرف لالچ تمہارا خدا اور تم عیسائی مذہب ہونیکا اسواسطی
بہانہ کرتی ہو کہ اس پردہ مین اپنا مطلب حاصل کرو ہم تم سی اب خط و کتابت کرنا
نہین چاہتی اور اسواسطی ہم حکم کرتی ہین کہ تم اس کا جواب نہ لکہنا فقط
اسبات کی ثابت کرنیکی لئے کہ قرآن شریف بہت موثر اور مفید مسائل ہین ہم اب بابکے
ختم کرنی سی پہلی ای ایل سینی صاحب کی کتاب موسوم لاڑد یک جوالی کی چند فقرے
نقل کرتی ہین اس کتاب کو مصنف نی خود ۱۸۵۵ء مین چہپوایا تہا ——

صدق مقال و دیانت

ان بڑی بڑی بازارون مین جو ہر قوم کے آدمی اور ترک یا ملک شام کی عنقریب مجتمع
ہین اونسی کو یا عثمانیون پر معلوم ہوتا ہی یا ترکون کی خط و خال مین چند اور خد و خال
زیادہ ہو گئی ہین یہہ ترک لوگ اپنی دوکانکی سائبانون مین یونانی اور آرمینان کی
سوداگرونکی برابر بیٹہی رہتی ہین آرمینا اور یونان کی تاجر ادہر ادہر دیکہتی ہین اور
ہر خریدار کو تاکتی ہین اور یہہ کہکر بلاتی ہین یہان آئی جناب کپتان صاحب یہان
آئی مگر ترک لوگ بہت سنجیدگی سی خاموش بیٹہی رہتی ہین اور حقہ پیتی جاتی ہین اور
اپنی تسبیح پہیری جاتی ہین اگر کوئی آدمی ایک ترک کی دوکان کی تختہ کے آگے

ٹھہری اور اوسی قیمت کسی چیز کی پوچھی کہ وہ بہت نرمی اور اختصار سی (۱۰۰) یا ۱۰۰
اپی الیسٹر[1] یا جو کچھہ قیمت ہوگی کہدیگا اگر کوئی آدمی اونکی عادات سی واقف نہو اور
اونسی سودے مین تکرار کرنی لگی تو وہ لوگ کچھہ جواب نہین دیتی صرف منھہ اونچا کر دیتی
ہین اور حقہ پینی لگتی ہین ہر چند کوئی تکرار کری مگر وہ قیمت مین ایک حبہ کی کمی نہین
کرتی مگر عیسائی اور یہودی تاجرونکا حال بالکل خلاف ہی — اپی الیسٹر سی ۸۰ پر
آتی ہین اور ۸۰ سی ۶۰ اور ۶۰ سی ۴۰ پر اور زیادہ تکرار کرو تو اس سی بھی کم پر نوبت
پہونچ جاتی ہی — قاعدہ یہہ ہی کہ اگر تاجر ارمینیا[2] کا رہنی والا ہی تو جتنی قیمت وہ مانگتا
ہی اوسی نصف پر راضی ہو جائیگا اور اگر یونان کا ہی تو ایک تہائی پر اور اگر یہودی
ہی تو چوتھائی پر مگر مسلمانون کا یہہ حال ہے کہ اگر اوس کا کوئی اسباب خریدنا چاہی تو
تو اوسی چاہی کہ جو قیمت وہ مانگتی ہین وہی دی وہ ایک حبہ کم نہین لیتی —
چونکہ کوئی عثمانیونکو[3] اونکی اقرار سی نہین پہیر سکتا وہ اور ونکی بات کو بھی ایسا ہی سچا سمجھہ لیتی
ہین اور فوراً یقین کر لیتی ہین اگر کوئی ترکون کی سامنی قسم کہائی اور کہی کہ یہہ بات سچ ہی تو
اونہین اوسیوقت اوسکی بات کا یقین آجائیگا ایکدن ایک فرانسیسی افسر بازار مین کپڑا خریدنی گیا
اور اوسنی وہی کپڑا تلاش کیا جو ایکدن پہلی اوسکی دوست نی خریدا تھا مگر اوس تاجر پاس وہ کپڑا
ہو چکا تھا وہ دوسری تاجر پاس گیا اوسنی وہی کپڑا دیکھایا مگر قیمت زیادہ مانگی اوس افسر نی شکایت
کی کہ تو قیمت زیادہ مانگتا ہی اور اوسی اپنا نمونہ دکہایا سوداگر نی نمونہ کے
کپڑی کو بغور دیکہا اور معلوم کر لیا کہ بیشک اس کپڑے اور میرے

(۱) ... ایک سو ...
(۲) ارمینیا یعنی کردستان ... ۱۲ مترجم
(۳) ... عثمانی ... مؤلف ... بادشاہ روم ... ۱۲۹۹

پیری مین کچہہ فرق نہین ہی اسلیئے اوسی خریدار سی اوہالڑ تو قسم کہا کہ یعنی اس قیمت
پر اس کپڑیکو خریدا ہی جو مین کہتا ہون اوسنے اسباب کے دیکہنی کی لئے کہ دیکہون کیسی
قسم کا نتیجہ کیا ہوتا ہی قسم کہائی اسپر سوداگرنی اوسی کپڑا اوسی قیمت پر دیدیا ___

بی یعنی صاحب فرانسیسی لکہتی ہین مین اقرار کرتا ہون کہ اسطرح ہر آدمی کی بات کا
مان لینا اور شان و شوکت سی بیٹہا رہنا اور کم سخن کرنا مجہی بہت پسند ہی مین
نہین جانتا کہ ہم مین کیون تاجر لوگ اسقدر تکلف کرتی ہین اور خریدار سی اپنی
تعین اسقدر گہٹاتی ہین ملک شام مین بایع اور مشتری مین کچہہ فرق نہین ہوتا
تاجر اپنا اسباب بیچنی مین اسقدر کوشش نہین کرتا اور اگر اوسکی پاس بیٹہنی والی
تاجر کا اسباب بہت بکی اور اوسکا کم بکی تو حسد نہین کرتا وہ کہتا ہی کہ میری باری
بہی آئیگی جب وہ موذن کی آواز سنتا ہی تو اپنی دوکان مین نماز پڑہنی
لگتا ہی اور آنی جانی والونکی کچہہ پروا نہین کرتا اور اپنی نماز مین ایسا مصروف
ہوتا ہی کہ گویا وہ جنگل مین تنہا ہی اور یا وہ پاس کی مسجد مین نماز پڑہنی چلا جاتا ہی
اور اپنی اسباب کو اکیلا چہوڑ دیتا ہی اور خلق اللہ کی ایمان داری پر بہروسا
ہے اس بڑی دار الخلافت (قسطنطنیہ) مین جہان سوداگر مقررہ کو ہٹتیون پر
اپنی مال کہو [illegible] سا چہوڑ جاتی ہین اور ہر ایک کو یہہ بات معلوم ہے اور جہان کہ
صرف رات کو دروازہ ایک بلی سی بند ہوتی ہین ایسی بڑی شہر مین تمام برس
مین چار چوریان بہی نہین ہوتین ___ پیرا اور گلطتا مین صرف جیسا کہ

آباد ہین مگر یہان ایکدن بہی نہین گذرتا کہ جس مین قزاقی یا قتل نہ سنا جاوے اسیطرح کی ایمانداری گانوٗن اور قریون مین پائی جاتی ہی اب ہم ایک انگریزی سیاح کی روایت لکہتی ہین جو اوسنے حال ہین اخبار مین لکہی ہی ــــ کل مینے ایک بلغار کی کسان کا چہکڑا اپنی اور اپنی دوست کے اسباب لاوٗنی کیلیے کرایہ کیا اور میری اسباب مین صندوق اور پیٹیان اور شطرنجیکی تہیلے اور چہتری اور پوستین سمور اور شالین تہین مین یہہ چاہتا ہون کہ تہوڑیسی خشک گہانس اسواسطی خریدون کہ رات کو بچہا کر اوسپر سویا کرون اور اسی تلاش مین چلا ایک نہایت خلیق ترک راستہ مین مجہی ملا اور کہنی لگا کہ آؤ مین تمہاری ہمراہ چلون کسان نی بہی اوسیوقت اپنی بیل گاڑیسی کہول دئی اور اوسنے ہماری اسباب کو کوچہ مین چہوڑ کر چلا گیا جب مینی دیکہا کہ وہ بہی جاتا ہی تو مینی کہا کہ کسیکو تو یہان رہنا ضروری ہی ترک نی متحیر ہوکر پوچہا کہ کیون کیا وجہہ کیون رہنا چاہیے مینی کہا کہ ہماری اسباب کے حفاظت کرنیکی واسطہ اوس مسلمان نی جواب دیا کہ واہ اگر تمہارا اسباب ایک ہفتہ بہی رات اور دن یہان پڑا رہیگا تو بہی کوئی اوسی نہین چہو سکیگا مینی اسبات کو تسلیم کرلیا اور جب واپس آیا مینی دیکہا کہ سب چیزین جیسے مین چہوڑ گیا تہا ویسے ہی رکہی ہوئی ہین اسبات کا بہی خیال رہی کہ اوسوقت اوس کوچہ مین ترک کے سپاہی بہی پہر رہی تہے اگر ہم یہہ بات لنڈن کی ممبرون پر چسپان کرین تو بعض خیال کرینگی کہ ہم خواب دیکہہ رہی ہین او نہین اس خواب سی بیدار ہونا چاہئی ہان حمال اور مزدورون کی ایمان داری پر ہماری ہان کی سوداگرون کے بنسبت زیادہ

اعتماد ہو سکتا ہی یہہ حمال سے مال خولی کی گہنٹہری گلتا کی دفترون سی جہازون تک لیجاتی ہین
اور جہازون سی دفترون تک اور مجہی یقین ہے کہ کبہی ایک گہنٹہری بہی نہین جاتی رہتی
یہہ بات تمام قوم کی دیانت کی سبب سے ہی اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب المثل ہے
گلیتا کا ایک تاجر قسطنطنیہ کو واپس چلا جاتا تہا اور اوسکی تہیلی مین دو ہزار پیسٹر کی بنکنوٹ تہی
جب وہ لونیخانہ پر اپنا اسباب اوتار رہا تہا تو وہ تہیلہ اتفاقاً پہٹ گیا اور اوسکی تمام بنکنوٹ گہاٹ پر
پہیل گئے اور بعض اوسمین سے دریا مین گر کر جا پڑی وہانکی تمام خلقت اونکی چننی پر پل پڑی
اور بعض آدمی پانی مین کود پڑی مالک گہبرا کر ایک ایک کے پیچہی دوڑنی لگا مگر ایک لمحہ
بعد اوسکو اس معاملہ کی نیکنہی سی ثابت ہو گیا کہ یہہ لوگ میری ہی واسطہ اس روپیہ کی تلاش
کرتی ہین اور جو سکہ جسکو ملتا تہا وہ لا کر اوسکی تہیلی مین رکہدیتا تہا بعد ازان ایک
حمال نے اوسکا تہیلا اپنی پیٹ پر اوٹہالیا اور سوداگر کی ساتہہ ساتہہ اوسکی گہر کو چلا جب
سوداگر اپنی گہر پہونچا تو اوسنی مزدور کو مزدوری دیکر رخصت کیا اور جلدی سی اوسنے
بنکنوٹ گننی لگا شمار کرنیکی بعد اوسی معلوم ہوا کہ پہر ایک بنکنوٹ بہی نہین گیا —

مسامحت وفیاضی

چونکہ عیسائی اپنی مذہب کے مسئلونکی متابعت مین غفلت کرتی ہین اور امور دینیہ کی
لحاظ سی مذہب کی طرف کم توجہ کرتی ہین یا اپنی بدبختی سی اس مذہب کو ترک کرتی ہین اس
سبب سی ترک لوگ ان باتونکو دیکہکر تمام عیسائی مذہب کو ذلیل سمجہتی ہین اور یہی سبب سے

که وه ملک یورپ کو اقلیم گفتار کہتی ہین اور ہماری ذکر مین ہمین ملحد اور بدمذہب کہتی ہین اگرچہ وه ہمین حقیر جانتی ہین پر ہم ظلم نہین کرتی ہینی اس کتاب مین کسی جا بہت سی نقلین لکھکر ثابت کیا ہی کہ یہہ جو عیسائی مسلمانون پر بی اعتدالی اور غیر قومون کو زبردستی اپنا مذہب منوانی کا الزام لگاتی ہین یہہ بالکل بیجا ہے جیسے کہ دنیا مین کوئی چیز عثمانیون سی اونکا مذہب نہین چہوڑوا سکتی ویسی ہے وه غیر قومون سکے مذہب مین دست اندازی کرنا نہین چاہتی اگر کوئی اون کو خوش رکہے اور اون سی محبت کری تو یہہ دعا دیتی ہین کہ خدا تیرا انجام بخیر کری اور اس سے مراد یہہ ہی کہ خدا تجہی ایسی ہدایت دی کہ تو مسلمان ہوجائی لیکن اس سے زیاده اور کچہہ دست اندازی نہین کرتی مسلمانون سکے علما کا قول ہی کہ دل مین ہدایت کا ڈالنا اور مسلمان کرنا خدا کا کام ہے ان علما کا یہہ بہی مقولہ ہی کہ ہم ایک سی نیکی کرو اور جہلا سی بحث نکرو ملک شام مین مذہب ہی کی سبب سے کبہی ظلم نہین ہوا برخلاف اوس سکے وه اون لوگونکا مامن ہے جو اپنی ہم قوم عیسائیون سکے تعصب کی سبب سی تباه ہوجاتی ہین تاریخین دیکہو پندرہوین صدی مین ہزارون بنی اسرائیلی اسپانیہ اور پرتگال سی نکالی گئی اور ترکی مین آکر قیام پذیر ہوئی یہان انکی اولاد چار صدیون سی بہت امن و امان سے رہتی ہے مگر ہمین اقرار کرنا چاہئی کہ بعض بعض جا سے عیسائیون اور خوش عقیده کیتہولک مذہب والون کی ظلم سے

بچنی کیلئے اونہین مقابلہ بہی کرنا پڑا آجنہین ہین حال مین بہی جبتک ایسٹر رہتا ہے
کوئی یہودی بازار مین نہین پہر سکتا ٹہرکی مین اگر قوم بنی اسرائیل سی کوئی یونانی ۲
یا آرمینا کا عیسائی کسی طرح پیش آئے تو وہان کا حاکم بیشک بنی اسرائیلی قوم کی آدمی
کی حفاظت اور حمایت کریگا ـــــ سلطان کے عملداری مین تمام مذہبونکی آدمی مین
ہر قوم کی رسمین اس ملک مین پائی جاتی ہین یہہ سچ ہی کہ مسجدین گرجون اور یہودیونکے
عبادت خانہ سی زیادہ بلند ہین مگر یہہ نہین کہ اس قسم کی عبادتخانہ بالکل نہون کیونکہ
مذہب کو قسطنطنیہ اور سمرنا مین پیرس اور لیونز کی نسبت زیادہ آزادی حاصل ہی کسی
قانون مین یہہ نہین ہی کہ اس ملک مین غیر مذہب والی اپنی مذہب کے رسمون کو پوشیدہ
کرین جب مردی قبرستان مین لیجائی جاتی ہین تو ہزارون عیسائی مہنت شمع ہاتہون
مین لئی اونکی ساتہہ ہوتی ہین اور انجیل کی مسئلہ مزینی بنصایح پرہی جاتی ہین ـــــ
فیسٹ دیو کی دن پیرا اور گلیٹا کی تمام عیسائی قندیلین باندہ کر بازار مین نکلتی ہین
اور صلیب اور جہنڈا اونکی سامنی ہوتا ہی اونکی حفاظت کیلئی ترک لوگ اپنی سپاہیونکا
بلٹ اونکی ساتہہ کردیتی ہین اور یہہ بلٹ خود عثمانیون کو بہی رستہ مین سی ہٹا دیتا ہے
اور عیسائیونکی یہہ رسم پوری ہوجاتی ہی ـــــ مجہی امید یہہ سنتی کی ہی کہ مشرق کی کتہولک ۳
لوگونکو فرانس اور اسٹریہ مین ایسا ہی امن ملا جیسی کہ اوس یونانی عیسائیونکو انگریز
بروٹسٹنٹ کو دیتی ہین خدا کری ایسا ہی ہو مگر یہودی بیچارون کے کون حفاظت
کریگا چار پانچ برس گذری کہ ایک خبر اڑنی والی یہودیکو موصل کی بادشاہ پاس پکڑ کے

لائی اور یہہ بیان کیا کہ اسنی حضرت سی بی ادبی کی ہی اور اس سبب سی اوس
مقام کی تمام باشندے برہم ہوگئی ہین بادشاہ نے پوچھا وہ کیا الفاظ ہین جو ملزم نی آنحضرت
کی نسبت کہی اور جب اوسنی اون الفاظ کو سنا تو وہ ڈر گیا اور یہہ کہتا بہا کا یہہ ناممکن ہے
کہ کوئی آدمی ایسی گستاخی کری اور خدا تعالی اوسی لمحہ اوس سے اس بی ادبی کا انتقام نہ لے
اسلئی میری سمجھہ مین نہین آتا کہ یہہ شخص بالکل لا مجرم ہی اور یہہ بات بیہودہ ہی کہ مین ایسی شخص
کو سزا دون جسکو خدا تعالی نی خود سزا نہ دی —— اس سی اہل ترک کی چشم پوشی
صاف ظاہر ہی اسپر بھی اہل فرانس آسبرگ گزٹ اور ایتھنس ادب زرور اخبار
کی رواتیون پر یقین کرتی ہین اور یہہ جانتی ہین کہ ترکی مسلمان عیسائی کتون کو
ہر روز سولی پر چڑہاتے ہین اور عذاب دیتی ہین اور گاہی اونکا سلطان اپنی خاص
غلامون پر جو رومال پہینکتا ہی اوس رومال سی اوسکا گلا گہونٹ کر مار ڈالتی ہین اور گاہے
حبشی عورتون کو گونون مین سے دیتی ہین اور انہین بوس فورس مین پہینک دیتی
ہین اہل فرانس ان رواتیون کو اپنی قصہ کہانیون کی کتابون مین لکھا پاتی ہین
—— مگر حال مین ترک کی سرکار نی اپنی مصالحت کم کر دی ہی کیونکہ اونہون
نی دیکہا کہ اس ہمارے مصالحت کی سبب سے اکثر لوگون نی اپنی مذہب پلٹنی شروع
کر دی اور اونکی اس مذہب پلٹنے سے امور ریاست مین فتور واقع ہونی لگا اور لوگون
کی ایمان مین فرق پڑنی لگا صرف ایتہی ریٹ پادری جنہون نی سنہ ۱۸۱۶ع مین
بمقام ٹرکی خروج کیا اپنی پادری پن کی ماہیت کو سمجہہ گئی چنانچہ یہہ پادری ایک تمام

لیونت مین پہلی لے ہین یہہ خصوصیت انہین لوگونکی واسطی ہے کہ انکی وعظ اور نصیحت کی عمدہ نتیجہ بخشا عمر جکیہہ کے حاکم کی سچائی اعتنا کی انکی وعظ کی اور استعانت کے ہمونکہ انکی سبی سی صاف ظاہر تہا کیہہ لوگ نیک نیت اور خیر اندیش ہین حسیب افندی حاکم مصر کی ایک مبی سفر لوکیفی ۱۸۴۴ھ مین مدرسہ سیشنر باوف جیری کا ملاحظہ کیا اور وہانکی افسر مدرسہ پاس اوسی قسم کا ایک نہایت عمدہ خلعت بہیجا جیسا وہانکی تحویلین پہنتی تہین اور یہہ کہلا بہیجا کہ جو اس خلعت کی لایق ہو اوسی یہہ خلعت دیا جائی کیا یہہ شخص ترک نتہا عثمانیون کی نزدیک احسان کرنا سب مین بڑا فرض ہے اپنی شاعر نے اپنی بیٹی کو یہہ نصیحت لکہی ہے تو ہر درویش اور غریب کیواسطے اپنا دروازہ ہمیشہ کہلا رکہا کر مسجدون کی بنائی اور دایم الصوم ہونی اور کعبہ کے ہزار ان حج سی بہہ عبادت خدا تعالی کو زیادہ پسند ہی ترک لوگ مہمان نوازی کو مذہب کا ایک حصہ سمجہتی ہین جو کوئی مسلمان خیرات دینی مین غفلت کرتا ہی ترکونکی نزدیک وہ مسلمان نہین ہے اہل اسلام کی ہان پانچ چیزین فرض ہین اور وہ یہہ ہین ذکوٰۃ حج صوم رمضان نماز پنجگانہ اقرار مذہب باللسان — یعنی کہین اس کتاب مین ذکر کیا ہی کہ ترک لوگ بڑی فیاض ہین اور وہ خیرات دیتی ہین اپنی ہم مذہب اور غیر مذہب کی تمیز نہین کرتی اور یہان تک کہ دشمن کو بہی دیتی ہین اور بادشاہون کا یہہ حال نہین ہے بلکہ ہر امیر اور غریب مین یہہ بات پائی جاتی ہی یہہ لوگ ایسی مہمان نواز ہین جیسا کہ عیسی مشس مورخ اہل حرمین کو لکہتا ہی اور یہہ لوگ صرف بڑی بڑی قصبون یا گانوون ہی مین

ہین فیاضی نہین کرتی بلکہ انہون نی شاہراہون پر ایسی ہین چندی ڈال کر ایسی
عمارات بنادین ہین کہ جنسی مسافرونکی حفاظت ہوتی ہے اور غربا کی حاجت روائی ان اور
عمارات مین یہان کے اہل قصبہ کی ہمسایون اور ہم قومون کی غور و پرداخت نہین ہوتی
بلکہ جانورونکی بھی خبرگیری کیجاتی ہی فقرہ مذکورۃ الصدر مین آبی سائینی صاحب فرماتے ہی
قسطنطنیہ کی بازاری کتون کی حال مین لکھتی ہین کہ یہہ ہزارون کتی اہل یورپ سی ایسا
ہی اس شہر کی دور دور کی محلونمین آجہتی ہین اب بہی یہان کی رحمدل لوگ ہین جو
صبح کو انہین خوراک دیتی ہین اور جب کتیان بچی دینی لگتی ہین تو اونکی زیادہ خبرگیری کرتی
ہین اور جب جاڑی مین کتون کی پلی سردیکی ماری مرنی لگتی ہین تو اونکو بچاتی ہین
اور یہان تک فیاضی کرتی ہین کہ اپنی مرتی وقت کوئی جاگیر بایہہ ہین ایسی چھوڑ جاتے
ہین کہ جسکی آمدنی سی ان کتون کی خبرگیری ہوتی رہی ـــ یہہ سچ ہی کہ کتا بہی مسلمانون
کے نزدیک سور کی مانند ناپاک ہی اور اوس کو عثمانی ایسا ناپاک سمجھتی ہین کہ
اوسکی موجود ہونی سی وہ یہہ سمجھتی ہین کہ ہم ابہی شرع کی موافق پاک نہین ہوئی اسواسطے
وہ کتون کو اپنی گہر مین نہین آنی دیتی مگران کتون وغیرہ کا مالک یہہ جانتا ہی کہ مجہے
اللہ تعالی نی تمام اون جانورونکا محافظہ مقرر کیا ہے جو اوس محلہ مین آرہین جسمین
رہتا ہون آنحضرت نی مہمان نوازی اور خیرات دینی کا حکم دیا ہے
اور یہہ فرمایا ہے کہ یہہ نیکی سب نیکیون سے اول درجہ کے
ہے ـــ ترک لوگ جانورون تک سی بفیاضی و مہمان نوازی پیش

آئی ہین القصہ یعنی کوئی ایسی قوم نہین دیکھی جو ترکون سی زیادہ رحم دل ہو اور
سی کر ہم ترکون ہی سی اسطرح پیش آتی ہین جیسی کوئی وحشیون سی پیش آئی فقط

باب پنجم در ابطال الزامات بنسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب خاص

وہ الزام جو عیسائی آنحضرت کی منسبت لگاتی ہین وہ سب ان چار مین شامل ہین (۱) آپنی ایک نیا اور جہوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجہپر خدا کی طرفسی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکی وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند نظری اور شہوت پرستی کی سبب سی نکالا (۲) آپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سی رواج دیا اس باعث سی لاکہون آدمیون کا خون ہوا اور ہزارون بیداد گئے (۳) قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہی کہ جس سے دینوی عیاشی مشابہ ہی (۴) آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بد دینی کو جائز کردیا اب ہم ان الزامات کا جس قدر ہم سے ممکن ہی جواب دیتی ہین ——

الزام اول

(۱) آپ نی ایک نیا اور جہوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجہپر خدا کے طرف سی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکے وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند

نظری اور شہوت پرستی کی سبب سے نکالا — آپکی تمام عمر کی صرف ایک کام سے یہہ
بات بخوبی ظاہر ہی کہ آپ مین بلند نظری کا ایسا ہرگز نہ تہا اور جب ہم اس امر کو
غور کرین کہ آپنی باوصف اسباب کے کہ اسلام کو آپکی زمانہ حیات مین ہی خوب رواج
ہوگیا اور آپکو انتہا حکومت حاصل ہوگئی مگر آپ نے اوس سے ہرگز اپنا ذاتی فائدہ
نہ اوٹہایا اور زمانہ وفات تک ویسی ہی سیدی سادی وضع رکہی جیسی پہلی تہی تو
یہہ امر اور بہی زیادہ ہماری ہی قول کا مؤید ہی کہ آنحضرت بلند نظر نہ تہی اور یہہ جو
عیسائی الزام لگاتی ہین کہ آنحضرت شہوت پرست تہی یہہ اونکا الزام باطل ہے کیونکہ
جب آنحضرت نے ظہور کیا تو اوس زمانہ مین اہل عرب مین بی انتہا نکاحون کا رواج
تہا پس یہہ امر ظاہرا بیہودہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک ایسا شخص جو شہوت پرست ہو وہ
بدکاری اور بدرسمی کو خود معدوم کردی — علاوہ اوسکی جیسا ہم پہلی اسباب
مین بیان کرچکی ہین ہم یہہ بات بہی آنحضرت کے طرف سے کہہ سکتی ہین کہ آپ بہی اپنا ہم
وطنون کی مانند عورتون سی بہت رغبت رکہتی تہی اور آپنی یہہ کبہی دعوی نہین
کیا کہ مین اون انسانی خواہشون سی بری ہون جو سب آدمیون کو ہوتے ہین
بلکہ برعکس یہہ فرمایا کہ مین بہی تمہین جیسا آدمی ہون اور بمقابلہ حضرت داؤد کی جو
نبی اور بادشاہ تہی اور جنکی تعریف مین انجیل مین لکہا ہی کہ وہ ایسی آدمی تہے
کہ جو خدا کا سا دل رکہتی تہی آنحضرت ایسی صاف تہی جیسی ایک برف کا ٹکڑا جو ابتک
ریاکاری اور عفت کے دیوی (سندیہ گرا ہوا ہو) سال کی دوسری دختر فشال حضرت

آئی ہین القصہ یعنی کوئی ایسی قوم نہین دیکھی جو ترکون سی زیادہ رحم دل ہو اور جو
ہی کہ ہم ترکون ہی اتنا سطرح پیش آئی ہین جیسی کوئی وحشیون سی پیش آئی فقط

باب پنجم در ابطال الزامات بنسبت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب خاص

وہ الزام جو عیسائی آنحضرت کی نسبت لگاتی ہین وہ سب ان چار مین شامل
ہین (۱) آپنی ایک نیا اور جھوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجہپر خدا کی
طرفسی وحی ہوا ہی مگر خلاف اسکی وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی طبع
نفسانی اور شہوت پرستی کی سبب سی نکالا (۲) آپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سے زور کے
سی رواج دیا اس باعث سی لاکہون آدمیون کا خون ہوا اور ہزارون برباد ہو
(۳) قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہی کہ جس سے دنیوی عیاشی سے
مشابہ ہی (۴) آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بدیدیہ گی کو جائز کر دیا ابا
ہم ان الزامات کا جس قدر ہم سے ممکن ہی جواب دیتی ہین ——

الزام اول

(۱) آپ نی ایک نیا اور جھوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ مجہپر خدا کے
طرف سی وحی ہوا ہی مگر خلاف اسکے وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی طبع

نظری اور شہوت پرستی کی سبب سے نکالا — آپکی تمام عمر کی صرف ایک کام سی یہہ
بات بخوبی ظاہر ہی کہ آپ مین بلند نظری کا ہرگز نہ تہا اور جب ہم اس امر کو
غور کرین کہ آپنی باوصف اسباب کے کہ اسلام کو آپکی زمانہ حیات مین ہی خوب رواج
ہوگیا اور آپکو انتہا کی ... حاصل ہوگئی مگر آپ نی اوس سے ہرگز اپنا ذاتی فائدہ
نہ اوٹہایا اور زمانہ وفات تک ویسی ہی سیدہی سادی وضع رکہی جیسی پہلی تہی تو
یہہ امر اور بہی زیادہ ہماری ہی قول کا مؤید ہی کہ آنحضرت بلند نظر نہ تہی اور یہہ جو
عیسائی الزام لگاتی ہین کہ آنحضرت شہوت پرست تہی یہہ اونکا الزام باطل ہے کیونکہ
جب آنحضرت نی ظہور کیا تو اوس زمانہ مین اہل عرب مین بی انتہا نکاحون کا رواج
تہا پس یہہ امر ظاہرا بیہودہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک ایسا شخص جو شہوت پرست ہو وہ
بدکاری اور بدی رہی گی کو خود معدوم کردی — علاوہ اوسکی جیسا ہم پہلی باب
مین بیان کرچکی ہین ہم یہہ بات اپنی آنحضرت کی طرف سی کہہ سکتی ہین کہ آپ بہی اپنا ہم
وطنون کی مانند عورتون سی بہت رغبت رکہتی تہی اور آپنی یہہ کبہی دعوی نہین
کیا کہ مین اون انسانی خواہشون سی بری ہون جو سب آدمیون کو ہوتے ہین
بلکہ برعکس یہہ فرمایا کہ مین بہی تمہین جیسا آدمی ہون اور بمقابلہ حضرت داؤد کی جو
نبی اور بادشاہ تہی اور جنکی تعریف مین انجیل مین لکہا ہی کہ وہ ایسی آدمی تہی
کہ جو خدا کا سا دل رکہتی تہی آنحضرت ایسی صاف تہی جیسی ایک برف کا ٹکڑا اور آپنی
ریاکاری اور عفت کے دیوی سندر پر گرا ہوا ہو سال کی دوسری دختر فشال حضرت

داؤد کی پہلی زوجہ تہی اس زوجہ کو اوسکی باپ نی آپکی جلاوطنی کی زمانہ مین ایسی بیا
اور بعد ازان آپنی برابر کتنی ہی نکاح کئی مگر بایں ہمہ اپنی پہلی زوجہ کا بہی دعوی کیا گئے
حضرت داؤد نی ایک غیر مختون [سلہ] بادشاہ کی بیٹی سی بہی بی تکلف نکاح کر لیا اور
اگرچہ آپکی ہان اکثر بیبیون سی اولاد تہی لیکن پہر بہی آورشلیم مین حرمین کین اور
آخر کار بتشبا [سلہ] کی مقدمہ مین آپنی حرام اور خون ناحق بہی کیا جب حضرت داؤد سلہ
ایسی ضعیف ہوگئی کہ آپ پر ہر چند کپڑی ڈالی مگر آپکو گرمی نہ پہونچی اور سردی نہ ۱ سلاطین ۱
موقوف ہوئی تو یہہ تجویز ٹہہری کہ ایک نوجوان پاکیزہ عورت بہم پہونچائی جائے مولف
جو آپکی خدمت کری اور آپکی ساتہہ ہمخواب ہو آپنی لوگون کو حکم کیا کہ تم ایک نہایت سلہ
حسین اور نوعمر عورت لاؤ آپ پہونچتی ہین کہ کیا ایک نیک آدمی ایسی حرکت
کر سکتا ہی یقینی وہ عیسائی جو آنحضرت پر عیاشی کا الزام کرتی ہین اونہین اس
انگریزی مثل کا ضرور ہی خیال رکہنا چاہئی — جو لوگ شیشی محل مین رہتی ہین اونہین مولف
پتہر پہینکنی مین پیش قدمی نکرنی چاہئی — آپنی اپنی اقتدار اور حکومت کی استعمال
مین حضرت موسی علیہ السلام کے پیروی کی اگر حضرت موسی سرداری فوج اور حصول
اقتدار اور مقنن نبی ہین کوشش نکرتی تو بنی اسرائیل کے رہائی مصر مین سے
ہرگز نہوتی یقینی ابتک کوئی ایسا آدمی نہین ہوا ہی جسنی حضرت موسی پر یہہ الزام
لگایا ہو کہ آپنی بلند نظری اور اپنی نفع کیواسطی یہہ مہم اختیار کی تہی کیونکہ اگر
آپ ایسا نکرتی تو آپ اپنی رسالت کی اوس مطلب کو انجام نہ دی سکتے جسکے واسطی

١٥١

خداتعالی نے آپ کو پیدا کیا تہا ـــ وہی حال ملک عرب کا ہی چونکہ عرب اوس
زمانہ مین بہت سی ریاستون مین منقسم تہا اور وہ باہم ہمیشہ جنگ مین رہتی تہی
پس آنحضرت کیواسطی اسکی سوا اور کوئی چارہ نہ تہا کہ آپ اونکی سردار بنجاوین
اور اون مین مصالحت کرادین اور اپنی مذہب کو اون مین رواج دین ـــ
اس امر کی ملاحظہ سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ بلند نظر نہ تہی اور یہہ عیسائیون کا
الزام باطل ہے ـــ اکثر عیسائی جو آنحضرت پر مکر اور جعلسازی کا الزام لگاتی ہین
اسکی بے انصافی اسبات سی ظاہر ہی کہ آپکا اصل مسئلہ خداتعالی کے وحدانیت ہے اور
حضرت عیسی علیہ السلام کا بہی یہی مسئلہ تہا اگر ہم یہہ نہین کہہ سکتی کہ افترا مکر و جعلسازی ہی جو آنکی
دعوی نبوت کیطرف منسوب ہے ـــ اب یہہ امر یقینی ہی کہ بت پرستی کا معدوم
کرنا اور خداتعالی واحد مطلق کے عبادت کا ایسی قوم مین بنا ڈالنا جو نہایت درجہ کے
بت پرستی تہی اور خدا کو بالکل بہول گئے تہی حقیقت مین ایسا کام ہے جسکی واسطی خداتعالی
نے نبی مقرر کیا ہو ـــ یہہ بہی امر یقینی ہے کہ آنحضرت ـــ نے
عرب مین خداتعالی واحد مطلق کے عبادت قایم کے اور اوس
ملک سی بت پرستی ایسی معدوم کردے کہ وہ ایک ہزار برس
کے عرصہ سے اب تک پہر کبہی کسیطرح سے نہین ظاہر
ہوئے لیکن برخلاف اس کی جب عیسائیون مین پہر بت پرستی
پہیلے نواونکی اوس فرقی سے جسی غلبہ حاصل ہوگیا

تہا بت شکنون کو بدنہی کا صرف اسوا سطی الزام لگایا کہ اونہون نی اون کے
بنائی ہوئی بتونکو توڑ ڈالا ——— آنحضرت کے اون حکمون کے سوای جن مین بت پرستی
کی بیخ کنی کا حکم ہے سب حکمون مین اخلاص اور مددگاری باہمی کی تاکید ہی اور اس
مذہب کے بڑی بڑی دشمن بہی اس بات کی مقر ہین کہ آنحضرت نی قرآن شریف مین
ان حکمون کے باب مین بہت مدد و شد کیا ہی ——— اون تمام قصص اور روایات
مین جنکا قرآن شریف مین مذکور ہی اور جو عربون کی رسم کی موافق استعارون سے
پر ہین کسی پر عیسائی اسقدر طعن نہین کرتی جیسا ذکر معراج پر کرتی ہین ان نکتہ
چینون کو خیال کرنا چاہئی کہ یہہ قصہ ایک جو برابر بہی اوس قصہ کی مقابل مین خلاف
عقل اور ناممکن الوقوع نہین معلوم ہوتا جس مین یہہ لکہا ہی کہ حضرت عیسی علیہ
السلام کو شیطان جنگل مین بہگا کر لیگیا ——— ترجمہ عبارت مقدمہ کو الملہ
یہہ شیطان حضرت عیسی علیہ السلام کو ایک نہایت بلند پہاڑ پر لیگیا اور اونکو
تمام سرزمین کے بادشاہون کی شان و شوکت دکہائی حقیقت حال یہہ ہی کہ بیان
معراج تمام استعارات سی پر ہی اور اون استعارات کی شرح یہہ ہی البراق سے
بجلی مراد ہی جو برقی مادہ سی ہی زیادہ تیز رو ہی اور وہ نور کا زینہ جس پر سے
آنحضرت اور حضرت جبرئیل آسمان پر چڑہی وہ خیال سے مراد ہی کیونکہ خیال ایسی
چیز ہی کہ اسکی وسیلہ سی ہم تمام آسمانون پر پہونچ جاتی ہین اور خدا کی تخت یعنی عرش
پر ہمارا گذر ہو جاتا ہی اور وہ عجیب مرغ جس کی آواز سنی ہی خدا تعالی خوش آ...

اور جسکی صدا نہ کبھی آدمی نے سنی اور نہ اوسکی وہم و خیال مین آئی اس سے مراد
صلحا کی دعا ہی باقی چیزون کا بھی یہی حال ہی علاوہ اسکی ہم پہونچتی ہین کہ آنحضرت صلعم کے
احادیث کی باب مین ہم استعارات وغیرہ کی تاویل کیون نکرین جب ہم دیکھتی ہین کہ
ہزارون عیسائی عقیدہ اپنی مذہب کے صدہا مسئلون مین اس قسم کی تاویلین کرتی ہین
تاکہ بیہودگی کا الزام اون سے رفع ہو چنانچہ اوس نبی کا تمام قصہ دیکھو جس مین لکھا
ہی کہ خدا تعالی جھوٹ کی دیوتا سے اس باب مین صلاح کر رہا تھا کہ آپ یعنی حضرت
ایوب کو کون فریب دیگا فقرات انجیل — اور خدا نے کہا کہ کون آہب کو سمجھا دیگا
کہ وہ اوپر جائے اور ریمتہ گلی آئدین مارا جائے ایک فرشتہ نے کچھ صلاح دی اور
دوسرے نے کچھ اور آخر الامر خدا تعالی کے سامنے ایک فرشتہ آنکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ مین
اوسے سمجھا ونگا خدا نے اوس سے پوچھا کہ کیونکر سمجھائیگا فرشتہ نے جواب دیا کہ مین
جاؤنگا اور تمام نبیون کی منہہ سے جھوٹ بلواونگا خدا نے کہا کہ تو اوسے سمجھا لیگا
اور کامیاب ہوگا جا اور ایسا کر کیا حضرت سلیمان کی تمام مقولات کی یہہ تاویل
نہین کیگئی کہ اون سے حضرت عیسی کی محبت اپنی مذہب کیطرف پائی جاتی ہی اسی طرح
سے عہد جدید مین جب حضرت عیسی اپنی تئین انگور کی بیل اور راستہ اور دروازہ
کہتی ہین اور یہہ فرماتی ہین کہ خبز اور خمر میرا جسم اور خون ہے کیا اسمین استعارہ نہین
ہی استعارے کی انکار سے ایک بڑی بھاری طرح کی بت پرستی اون عیسائیون مین پھیل گئی
ہی جو رومن کیتھلک طریقہ رکھتی ہین اس مسئلہ کو ٹرین سبسٹین شیئشن یا مسئلہ خمر

کرتے ہیں ہماری نزدیک یہہ بات انصاف سے خلاف معلوم ہوتی

اہل اسلام کو اون کی ایسی مسئلوں مین جو بظاہر عقل کے خلاف

ہوتی ہین تاویل کی اجازت نہین ہماری رائی مین اونکی مذہب مین کوئی

ایسا خوفناک اور بیہودہ نہین ہے جیسا عیسائیونکا خبری اور جبری مسئلہ

جس مین ایک روٹی کا ٹکڑا جسپر کیسا ہی جاہل اور شریر عیسائی پادری جو

پڑھکر پھونک دی اوس سے وہ قرین خدا بنجاتا ہی جس نے تمام عالم پیدا کیا

پر یہہ بہی اعتراض ہی کہ پہلی آپنے یہہ بیان کیا کہ مین اہل عرب کو کوئی

مذہب نہین سکہانیکا بلکہ اونکو حضرت ابراہیم کا قدیم مذہب یاد دلاؤنگا

اور یہہ مذہب وہ تہا کہ جو حضرت ابراہیم کی بعد حضرت اسمعیل الخ

سکہایا تہا مگر آنحضرت نی حقیقت مین ایک نئی مذہب کی بنیاد ڈالی

خلاف بیانی کے لیکن اگر صرف اوسی مذہب کو نیا مذہب کہتی ہون

پہلی مذہب سے اصول عبادت اور احکام شرعی بہی خلاف ہون تو

موسی علیہ السلام کا مذہب نیا ہی اور نہ حضرت عیسی علیہ السلام کا نہ آنحضرت کا

موسی کے مذہب مین سوا اسکی کوئی اور بات نئی نتہی کہ آپنے حضرت آدم علیہ السلام

حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام

علیہ السلام کی مذہب کے مسئلونکو فقط زیادہ مدوشدسی بیان کیا ہی اور وہ مسئلہ یہہ تہا

کہ صرف ایک خدا کی پرستش کرو اور جان و دل سی اوسکی حکم مانون اور اوسکی محبت کرو

معاملات باہمی اسطرح کرو جس مین سب کا فائدہ متصور ہو اور جسطرح خدا
نی فرمایا ہی چنانچہ حضرت عیسی نی فرمایا ہی کہ خدا کو سب چیزون سی زیادہ چاہو
اور اپنی ذات اور ہمسایون سی برابر محبت رکہنی یہی بڑا قانون ہی اور تمام
نبیون اور حضرت موسی عم نی بنی اسرائیل کو جو مذہب سکہایا اوس مین جو [illegible]
یہہ قانون تہی کہ خدای لایزال کے پرستش کرو اور اوسکی محبت رکہو اور ایک
دوسری کو چاہو اور اسی سبب سے حضرت عیسی کا مذہب بہی نیا نہ تہا بلکہ وہی تہے
جو موسی نی آپ سی پہلی تلقین کیا تہا لیکن صرف فرق یہہ تہا کہ حضرت عیسی نی معاملات
باہمی کو زیادہ مدو شد سی ادا کیا تہا اور یہہ عمدہ فائدہ مقرر کیا ہی کہ جس فائدہ
کو نہایت کمینہ اور جاہل سی جاہل آدمی بہی خوب سمجہہ جائیگا اور جب وہ اوسکی برخلاف
کریگا تو وہ یہہ جان جائیگا کہ آپ سے ہیلے اوس قانونکی برعکسی کے اور وہ حکم یہہ ہے
اور اون کی ساتہہ تم وہی معاملات کرو جو تم یہہ چاہو کہ وہ ایک سہی کرین جب
حضرت عیسی علیہ السلام نی خروج کیا اوس زمانہ مین تمام یہودیہ کے بیچ الی یہودی نہایت جاہل
اور انہین خودغرضی اور خودپسندی مدت سی پہیل گئے تہی اور اونکی پادری اور [illegible]
شہر دونون مین سے لالچ اور لوٹ اور بی انصافی اور ظلم کی اور کچہہ باقی نہ رہا تہا اور رہ چند ظاہری رسوم
مذہب مین مستغرق ہوکر اصول مذہب کو بالکل بہول گئی تہی اسلئی خدا تعالی نی حضرت عیسی کو جب پیدا کیا تو اوس سے خاص غرض تہی
کہ وہ سوسائیونکو پہر راہ راست پر لا دین اور یہہ بات حضرت عیسی کی مسئلون سے صاف ظاہر ہی اور فکر کرنی سی یہہ
بات معلوم ہو جاتی ہی کہ مذہب عیسائی مین اسواسطی لکہا تہا کہ حضرت موسی علیہ السلام کی مذہب کو دوبارہ بحال

کردی ـــــ آنحضرت کا کام صرف یہہ ہی نہ تہا کہ آپ مسایل مذہبا و معاملات
باہمی کا بہت مدد شدی حکم دین بلکہ آپکا یہہ بہی کام تہا کہ آپ خدا تعالی واحد مطلق کے
پرستش قایم کرین کیونکہ جس قوم مین آپ پیدا ہوئی وہ دونون باتون مین گمراہ تہی
لہذا آپکا ارادہ یہی تہا کہ آپ حضرت اسمعیل ابو الاعراب کا مذہب جو صرف خدا تعالی
واحد مطلق کے پرستش تہے پہیلائین اور اس سبب سی یہہ بات خوب ثابت ہوجاتی ہی کہ
آنحضرت نی جواہل عرب سی یہہ کہا کہ مین تمہین نیا مذہب نہین سکہاتا بلکہ وہ قدیم مذہب
سکہاتا ہون جسکی تمکو تمہاری جد امجد حضرت اسمعیل نی دعوت کی تہی یہہ سچ ہی بولا
تہا ہم سوال کرتی ہین کہ کیا ہم یہہ خیال کرسکتی ہین کہ وہ شخص جسنی ایسی بڑی اور
پایدار اصلاح اپنی ملک مین کی اور حقیر اور ذلیل بت پرستی کی بجای جسمین اور کے
اہل ملک سالہا سال سی مستغرق تہی خدا تعالی واحد مطلق کی پرستش قایم کی اور جسنے
قتل اطفال بعد ہم کردیا کی اور قمار بازی اور شراب خواری کہ جو اصل اصول بد و منہیہ
سی کل بد روییگی کی ممانعت کی اور جس نی پہلی کی نسبت کم لی بیان کرنیکا حکم دیا
ہم پہر سوال کرتی ہین کہ کیا ہم ایسی بڑی مصلح مذہب کو صرف فریبی کہہ سکتی ہین
یا یہہ کہہ سکتی ہین کہ تمام اوسکا دوہکاری اور فریبازیکا زمانہ تہا (معاذ اللہ) نہین ہرگز نہین سکتے
یقینی آپکے نیت بخیر ہوگی اور ارادہ نیک اور یہی باعث ہوگا کہ جس نی آپکو اپنے
دعوی پر ہمیشہ مستقل رکہا اور کبہی آپسے کسی طرح کی تمامی ظاہر نہین ہوئی اور کبہی
آپنے اپنی کسی بڑی دوست یا عزیز قریب سے ایسی بات نہین کہی کہ جو آپکے دعوی کی

کو مضمون جیسی آپ نی حضرت خدیجہ الکبریٰ سی اپنی وحی کا مضمون بیان کیا اوس
وقت سی اوسدم تک کہ جب آپنی عایشہ صدیقہ کی گود مین وفات پائی آپ ہمیشہ
اپنی دعوی نبوت پر قایم رہی —— یقینی جو شخص پارسا اور صاف باطن ہو اور
اپنی خالق پر اعتماد کلی رکہتا ہو اور جس نی رسوم مذہب مین بہت بڑی اصلاح کی ہے
ہو وہ شخص حقیقت مین ایک آدمی جو خدا تعالی کی ہاتہہ مین ہی اور ممکن ہے
کہ ہم وسی یہہ کہین کہ وہ خدا کیطرف سی رسول تہا اگرچہ آنحضرت خدا کی بالکل
کامل بندی نہین تہی اور فرمانبرداری تام سی اوسکی احکام بجا نلاتی تہی مگر اسمین
شک نہین کہ وہ بہی منجملہ اوس صلحا کی تہی اور خدا تعالی کی وفادار بندون مین
سی تہی کسواسطی ہم یہہ یقین نکرین کہ آپ اپنی ملک اور زمانہ مین واعظ حق اور
مصدق تہی اور اللہ تعالی نی آپکو اسواسطی بہیجا تہا کہ وہ اپنی ہم قومون کو خدا تعالی
کی وحدانیت اور بقا کی سکہائین اور اونکی واسطی ایسی ملکی اور باہمی قانون
مقرر کرین جو اونکی واسطہ بہتر اور لایق ہون —— اسمین شک نہین کہ آنحضرت
کو اپنی رسالت کا خوب یقین تہا اور وہ یہہ جانتی تہی کہ مجہکو خدا تعالی نی نبی
مقرر کیا ہی اور آپنی اپنی زمانہ نبوت مین اپنی ملک مین بہت اچہی اصلاح کی گو کہ
اوس مین کچہہ نقص نہین اور آپکا یقین نبوت کی بنیاد محض نہ تہا —— اگرچہ
لوگ آپس مین یہہ طعن و تشنیع پیش آتی تہی اور آپکو بہت تکلیفین دیتی تہی لیکن تاہم
بہی آپنی دعوی نبوت ترک نکیا اور اہل عرب کو خدا تعالی کی وحدانیت اور حقیقت

تعلیمیں فرمائی تہی اور اپنی ہم قوموں کی تعلیموں اور ایذا رسانیوں کی تہیہ پر پرواہ نکی سب
آپ جو مسائل وعظ فرمائی ہیں وہ ایسی پر تہذیب اور مفید تہی کہ اہل عرب نے انکی
مثل ابتک کبہی نہ سنی تہے — نہ آپ کچہہ دنیوی حکومت چاہتی تہی اور نہ بادشاہی
فضیلت — آپ صرف یہہ چاہتی تہی کہ میری ہم قوم مجہی وعظ پندسی باز
رکہنی میں کوشش نکریں اور مجہی اجازت دیں کہ میں لوگوں کو وعظ و نصیحت
کرکی راہ راست پر لاؤں آپکی خواہش یہہ تہی کہ آدمی انصاف کیلئے مستعد ہوں
اور رحم کرنا سیکہیں اور خدا تعالی کے فرمانبرداری کریں اور اوسکی سامنی عجز اور
انکسار کریں اور جیسی سب مذہبوں میں لکہا ہی اوسیطرح آپنی فرمایا کہ قیامت
آئیگی اور مردی اوٹہینگے اور منصف اور ظالم دونوں کا انصاف ہوگا —
اب آنحضرت اور آپکی ذلیل معتقدین میں مقابلہ کرو دیکہو تیمور نے اصفہان میں کیا
کیا اور نادرشاہ نے دہلی میں اور اون کمبختوں کو دیکہو آنحضرت کے مقابل میں جنہوں
نی ہمارے زمانہ میں کالوس اور سیپرس اور کسقدر اور جزیروں کو ویران کردیا جیسے کی
بادشاہ اہل مشرق میں سی فتح مند ہوتا ہی اور کسی قلعہ میں داخل ہوتا ہی لوگو یاد رہی
کا یہہ ماحصل ہوتا ایک قتل عام کا حکم ہے مسلح اور غیر مسلح اور گنہگار اور بیگنہہ سب قتل
ہوتی ہیں آنحضرت صرف اپنی بدسلوکیوں کا عوض لیتی تہی اور چند گنہگاروں کی سوا سبکو
امن دیتی تہی اور ان مجرموں میں سی بہی اکثر لوگوں کی خطا معاف کردیتی تہی اور آپنے
خانہ خدا کو بتوں سی پاک کیا اور ان عمدہ لفظوں سے جنکا ترجمہ یہہ ہے — صدق آیا

جو انہی بنا چاہی ۱۴۳ بت جو بیت کی گرد کہڑی تہی ایک شمشیر کی لیکر توڑ ڈالی اور جب
آپ اپنا مطلب حاصل کر چکی تب آپ اپنی اوس فتح مند ہم نام کیطرح جو اس نے مانہ
مین ہوا ہی اپنا تخت اپنی فتح کی ہوئی شہر مین قایم نکیا آپ نے اپنا نام باقی رکہنی کیواسطے
یہان کوئی محل بنایا جو اس خانہ خدا کی برابر کہڑا ہوتا آپ پہر اوسی شہر کو چلی گئے جسمین آپکی
باپ دادا رہتی تہی اور جو آپکی قوم کا دار الحکومت اور آپکی مذہب کا درگاہ تہا اور
پہر آپ نی اپنی چہوٹی سی مکان مین جا کر رہنا شروع کر دیا جو اون لوگونکی مکانون کے
پاس واقع تہا جنہون نی مصیبت کی زمانہ مین آپکا ساتہہ دیا تہا فقط

الزام دوم

آپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سی رواج دیا اس باعث سی لاکہون آدمیون کا
خون ہوا اور ہزارون برباد ہوگئی ہم بیان کرتی ہین کہ یہہ الزام قریب قریب سچ کی ہے
اور حقیقت مین بہت سی بت پرست اسواسطے ماری گئی کہ اونہون نی خدا تعالے
کی وحدانیت کا اقرار نہین کیا اسکا جواب یہہ ہی کہ جو کچہہ خدا تعالی نی ایکدفعہ حکم کر دیا
وہ کسی زمانہ مین بی انصافانہ نہین خیال کیا جا سکتا اور چونکہ عیسائیونپر فرض ہے کہ وہ
یہہ یقین کرین کہ خدا نی بنی اسرائیل کو اہل کنعان کی قتل کا اونکی بت پرستی کی سبب سے
حکم دیا اور آفتاب اور ماہتاب کو ایک جگہہ قایم ہونیکا حکم دیا تاکہ حضرت یوشع
روشنی ہی روشنی مین اپنی دشمنونکو قتل کر ڈالین پہر اسصورت مین تو اون کو اسبات

کا بہی اقرار کرنا چاہیے کہ اگر آنحضرت نی بہی اپنا اسلام تلوار کی ذریعہ سی پہیلایا تو
اسمین کچہہ بی انصافی نہین کی کیونکہ گروہ اس بات کا اقرار نکرینگی تو گویا یہہ بات
کہنی پڑیگی کہ خداتعالی کو بت پرستی اوس زمانہ مین زیادہ بری معلوم ہوتی تہی اور اسقدر
اتنی بری نہین معلوم ہوتی اور آنحضرت کی زمانہ مین حضرت موسی کی زمانہ کے
نسبت یا بنی اسرائیل کی بادشاہون کے نسبت جنکو اور جنکی تمام قوم کو خدا
نی صدق اس گناہ پر غارت کر دیا خداتعالی بت پرستی سی کم ناراض تہا یہہ بات
سچ ہی کہ آنحضرت بہت سی لڑائیان لڑی مگر آپکی سب لڑائیان حضرت موسی کے
لڑائیون سی بالکل مختلف تہین کیونکہ آپکی لڑائیان اس مطلب کے واسطی نہ تہین کہ قوم
عرب کو بالکل نیست اور نابود کر دین بلکہ اسواسطی تہین کہ تمام عرب کے قوم کو اپنا
سلطنت مین شامل کرین اور اون سی بت پرستی چہٹوائین اور اونہین خداتعالے
واحد مطلق اور خالق حق کے پرستش سکہائین ـــــ آنحضرت کا قاعدہ تہا کہ جو لوگ
ایمان لی آتی تہی آپ اون سے بہت خلق سی پیش آتی تہی اور اونکی بہت خاطرداری
کرتی تہی البتہ منکرون کو آپ قتل کر ڈالتی تہی مگر ہمیشہ آپنے عورتون اور لڑکیون
اور بچون کو قتل سی بچایا ہی القصہ آپنی اپنی معتقدین کو بہت تاکید فرمائی تہی
کہ تم اون لوگون کو تکلیف تک نہ دینا جو قرآن شریف پر ایمان لی آئین بلکہ
اونکو بہائی سمجہنا برخلاف اسکی حضرت موسی نی سب قومون کو قتل کر ڈالنی تہی
اور نہ کسی سے کوئی شرط پیش کرتی تہی اور نہ کسیکے کوئی شرط مانتی تہی آنحضرت کے کبہی

ایسا کام نہین کیا مگر ہان عیسائی بادشاہون کی ایسی حرکتین اکثر کی ہین جیسے کہ
ہسپانیہ والون کی دیکھو جب اونہون کی پیرو اور میکسیکو فتح کیا تو اہل امریکہ پر کیسا ظلم
——— قرآن شریف مین ہم کہین یہہ نہین دیکھتی کہ خدا تعالی کی نسبت ایسی
سو ... جنکو انسان رحم اور انصاف کے خلاف گمان کری مگر توریت مین
اور بہت احکام کی یہہ احکام بہی لکہی ہین ——— اور موسی نی کہا کہ خدا تعالی
نی کہا کہ ہر ایک آدمی اپنی کمر مین تلوار باندہی اور دشمنون کی فوج مین جاوی اور ہر
ایک آدمی اور اوسکی بہائی اور ہر ایک آدمی اوسکی دوست اور ہر ایک آدمی اوسکی
ہمسائے کو قتل کری ——— حضرت یوشع نے تمام اور ملک اور تمام
بادشاہون کو قتل کر ڈالا اور کسی ذی روح کو بنی اسرائیل کے خدا کی حکم کی موافق
زندہ نہ چہوڑا حضرت سیموئیل نے ساؤل سی کہا جا اور عمالیق قوم کو قتل کر اور تمام چیزین
جو اونکی پاس ہین وہ سب غارت کر دی اور اون مین مرد چہوڑ نہ عورت اور
نہ دودہ پیتا بچہ چہوڑ اور نہ روٹی کہانا اور نہ بیل چہوڑ نہ اونٹ نہ گدہا اور
نہ بہیڑ ——— لیکن اون لوگون کی شہرون مین سی جنہین خدا تعالی تیری لیے
واسطی میراث بنایا ہی تو کسی ذی روح کو زندہ نہ چہوڑ ——— اور تو اپنی خدا
کی حکم کے موافق اونہین بالکل نیست اور نابود کر دی یعنی حِتات قوم کو اور
امیر اقوم کو اور کنعانی کو اور فرزی حوی کو اور جیبوزی کو اسیطرح سی حضرت
عیسی نی جو پہاڑ پر نصیحت فرمائی تہی اوسمین اسطرح کی ظلمون کے اجازت کہان سے

جو اونکی نام مبارک کی بہانہ سی لوگون تک پہونچی یہہ نصیحت سر تا پا رحم اور اس محبت
سی بہری اب ہم پوچہتی ہین کہ یہہ ظلم کسکی طرف منسوب ہونی چاہئی جواب آسان ہے
یعنی شاہنشاہ قسطنطین کیطرف جسکو قسطنطین اعظم کہتی ہین وہ اس خطاب کا مستحق
نہ تہا حضرت عیسیٰ کے وفات کی بعد آپکے مقولون کی دو مختلف ترجمی ہوئی اور
انہین سے انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریون[١١] کے اعتقاد پر جاری ہوئی اور دوسرے
قسطنطین کے ـــ اس بادشاہ نی صرف اپنی ملک کو استحکام دینی کی لئی مذہب
عیسائی اختیار کیا تہا اور یہہ ایسا ظالم تہا کہ اسی لوگ پیشتر ثانی کہتی تہی اسکی ہان ایک
مشہور انجمن تہی جسکو ناشیا یا نائسس[١٢] کہتی تہی اس مجلس نے پہلے پہل ٣٢٤ ع مین حضرت
عیسیٰ کے خدائیکا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین ہوا ہی پواتیر ضلع کا بشپ
تہا اور اگلی زمانہ کی پادریون مین تہا وہ اون مذہبی تکرارون اور مناقشون کو بہت ناپسند
کرتا ہی جسکی سبب سے پہرا عیسائی مذہب بگڑ گئی اور اون لوگون سے ظلم ہوا انہین آپسمین بہائی بنکر رہنا چاہئے
تہا اوسکی الفاظ یہہ ہین ـــ کہ بڑی افسوس اور خوف کی بات ہی کہ جسقدر ہم لوگون مین
رائین ہین اوسیقدر مسئلی ہین اور جیسا جسکا میلان ہے ویسا ہی اوسکا مذہب ہے اور
جتنی ہم مین خطائین ہین اوتنی ہی ہماری کفر گوئی اور بی ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ
مسئلے اپنی دل کے خواہش کے موافق بنا لیتی ہین اور پہر اون مسئلون کو اوسی طرح بناوٹ سے
بیان کر دیتی ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر مہینی ہم نئی مذہب پوشیدہ کنہون سے
بیان کرنی کی لئی نکال لیتی ہین ـــ جو ہمنی کہا ہی اوس سے پشیمان ہوتی ہین اور

١١ پہلی معنی حواریون

١٢ نقیہ عموم بالنس مترجم

جو لوگ پشیمان ہوتی ہین ہم اونکی حمایت کرتی ہین اور ہم اون لوگونکو بد دعا دیتی ہین
جنکی ہم حمایت کرتی ہین اگر ہم اور لوگونکی مسلونپر چلتی ہین تو ہم اون مسلون کو
غلط بتاتی ہین اور اگر اور لوگ ہماری مسلون پر چلتی ہین تو ہم اونھین لعنتی سمجھتی
ہین اور اسیطرح آپس مین فساد کرکی ہمنی ایک دوسریکو برباد کردیا ہی —
قسطنطین نے نایسیا کونسل مین اجلاس کرکے پادریون کو وہ اختیارات دی جن سے
یہہ نتیجی نکلی اور جنکا حال ذیل مین ہے انہین اختیارات کی باعث سی نو صلیبی لڑائیان
مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دوسو برس کے
یہہ لڑائیان رہین اور کروڑون انسان ماری گئی انہین اختیارات کی باعث سی
پوپ پشت غیر اصطباغی عیسائی قتل ہوئی اور ظلم مندرجہ ذیل ہوئی — راین دریا
سی لیکر یورپ کے شمالی حدون تک لوتھر اور پوپ کے معتقدین قتل ہوی — ہنری ہشتم
اور اوسکی بیٹی مری نی لاکھون آدمی قتل کرائی — فرانس مین سینٹ بارتھولومیو
کی عرس کے دن ہزارون پروٹسٹنٹ عیسائی قتل ہوئی اور چالیس برس تک فرانس
اول کے زمانہ سی ہنری چہارم کی پارس مین داخل ہونی تک ہزارہا عیسائی
ماری گئے مجلس انکویزیشن یعنی محکمہ تحقیقات بدعات کی سبب سی ہزارہا
آدمی ماری گئی یہہ قتل اس سبب سی اور بہی زیادہ الزام کے لایق
ہین کہ تحقیقات کی بعد ہوتی تہے اور سرکار کیطرف سی اون کی اجازت
ہوتی تہی اور یہان ہم اور جبکہ گورنکو فوراً تسلیم نہین کرتی مثلاً اسپین فرقون کا

اختلاف اور بحث ہر بس تہا ۔ پوپون کا پوپون سی اور بشپون کا بشپون سی
کرنا اور اپنی مذہبی تکرارون کی سبب سی زہر دینا اور قتل کرنا اور لوٹنا اور بارہ سی
زیادہ بعض پوپون نی بڑی بڑی دعوی کرنی کی شبہہ یہہ پوپ زو بائیکیا نہ دیا کلمنا گلوالم
سی ہر قسم کی بدیا اور شرارت مین زیادہ تہی اور سب مین آخر امر یہہ کہ نئی دنیا
کی ایک کرور بیس لاکہہ باشندی صلیب کے تلی قتل ہوئی یقینی ہمین اسبات کا
اقرار کرنا چاہئی کہ ایسی متواتر اور خوفناک مذہبی لڑائیان کبہی عیسائیون کی سوا
اور کسی قوم مین نہین ہوئین جو چودہ صدیون تک قایم رہی ہون اور کبہی کسی
قوم نی یہان تک کہ بت پرستون تک نے اپنی پر یہہ داغ نہین لگایا کہ اونکی ہاتہہ سے
مذہبی تکرارون کی سبب سے خون کا ایک قطرہ بہی زمین پر گرا ہو ——— جور ڈ
صاحب فرانسیسی کہتی ہین کہ ہمین سچ بولنی مین کچہہ باک نکرنا چاہئی سچ یہہ ہی کہ
فرانس کی بادشاہون نی مسلمانون کی طریقہ سی مذہب عیسائی کی فرنیسیز اور
سیکسن کی ملکون مین بنا ڈالی اور بعد ازان اوسی طریقہ سی اوسی شمالی ملکون
مین پہیلایا یہی طریقہ یعنی زبردستی ویل ڈان سنبر اور ایلبی جن سینہ فرقون کی ساتہہ جنہون نے
پوپون کی حکومت کا انکار کیا تہا برتا گیا اور نئی دنیا کی باشندونکی ساتہہ ہی یہی
سلوک کیا گیا ان سب باتون سی یہہ صاف ظاہر ہی کہ ہمین آنحضرت پر یہہ الزام
نہ لگانا چاہئی کہ آپ نی اپنا مذہب زبردستی سی پہیلایا یعنی اور مذہب والون کو اونکی
مذہب پر رہنی کی اجازت نہ دی کیونکہ آنحضرت یہہ دلیل کر سکتے ہین اور یہہ ایک شخص

اپنی نفس کو اس بات کا حکم بنا سکتا ہی کہ اگر زبردستی فی نفسہ جائز نہین ہی تو
تم ادمی کسی حال مین جائز نہین رکھتی انحضرت یہہ بات بہی کہہ سکتی ہین کہ تمنی
تو چودھوین صدی ہی حال کی زمانہ تک زبردستی کا استعمال کیا اور اوس پر
تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ ہمنی کوئی ایسا کام نہین کیا جو تعریف کی قابل نہو اس
واسطی تم ہین اقرار کرنا چاہی کہ زبردستی فی نفسہ بری نہین ہے اور اگر ہمنی اپنی
رسالت کی پہلی زمانہ مین زبردستی کا استعمال کیا تو بیجا بات ہے کیونکہ یہہ دعوے
بیہودہ ہی کہ جو کام پہلی صدی مین برا ہو وہ چوتھی مین اچھا ہو جائی یا جو چیز چوتھی
صدی مین اچھی ہو وہ پہلی مین بری ہو جائی اگر خدا چوتھی صدی مین نئی قانون
بناتا تو یہہ دعوی بیجا ہوتا مسلمانونکی مذہب مین یہہ لکھا ہی کہ تم اور مذہبون کو زبردستی
غارت کرو لیکن اوس پر بہی وہ یہہ بات نہین کرتی اور سالہا سال تک اونہون نے
اور مذہبون کو اپنی ملک مین رہنی دیا عیسائیون کو صرف وعظ و پند کا حکم ہے
لیکن سینکڑون برس سے وہ تلوار اور آگ سی غیر مذہب والونکو غارت کرتی آئی ہین
مسلمانون کا عیسائیونکی مقابل مین بی تعصب ہونا گبن صاحب مشہور مورخ نی
اسطرح لکھا ہی صاحب موصوف کی فقرہ کا ترجمہ یہہ ہی مسلمانونکی لڑائیون پر انحضرت نے
تقدس کا فتوی دیا تہا مگر انحضرت کی خلفائی اپکی احادیث اور عادات سی ایسے
باتین اخذ کین کہ جن سی اور مذہبون مین دست اندازی کرنا کچہہ ضروری نہ ثابت
ہوتا تہا اور اسی سبب سے اور مذہب والون کا کچہہ مسلمانون سی جنگ وجوی اور

اور مقابلہ نکرنا بڑا ملک عرب آنحضرت کی خدا کا وراثت اور درگاہ تہا لہذا آنحضرت نے
تکرار زمین کی اور مومنون کو اسقدر عزیز نہین جانا اور اونکی بابت مین بہت مداخلت
نہین چاہی اسلام مین درست ہے کہ جو مشرک اور بت پرست ہو اور آنحضرت کی نام سے
واقف نہو وہ قتل ہو سکتا ہی مگر اپنی عقلمندی سی انصاف کو فرض کر دیا ہی اور اسی سبب سے
ہندوستان کی مسلمان فتح کرنیوالون نی چند تعصب کے حرکات کے بعد اوس آباد اور بڑے
ملک کی تمام مندر وغیرہ باقی رکہی —— حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت
عیسی علیہا السلام کی امت کو اسلام کی دعوت کی گئی اور اون سی یہہ درخواست کیگئی
کہ آنحضرت کے وحی تمہاری نبیون کی وحی سی کامل تر ہے تم اسکو قبول کرو لیکن اگر تم
اوسط درجہ کی جزیہ دینیکو ترجیح دو تو تمہین اپنے مذہب کا اختیار ہی ایک لڑائی کا ذکر
ہی کہ وہان بہت سی قیدی مسلمانونکی ہاتہ آئی اور اونہون نی اونہین قتل کا حکم دیا
مگر جب قیدیون نے اسلام قبول کیا تو سب رہا کئے گئے اور عورتون نی بہی اپنی آقاونکا
مذہب اختیار کر لیا اور بچون کو بہی اسلام تعلیم کیا گیا اسطرح سے ساری قوم صدق
دل سی ایمان لے آئی ضرور ہی کہ لاکہون اہل ایشیہ اور افریقہ جو مسلمان عربونکی فوج مین
شامل ہین اونہون نے رغبت سی خدا کی وحدانیت اور آنحضرت کی نبوت کا اقرار کیا
ہوگا زبردستی سی نہین کیا ہوگا خواہ رعیت ہو خواہ غلام خواہ قیدی ہو خواہ گنہگار
جہان اونسی کلمہ پڑہا اور ختنہ کرایا وہین وہ فتح کرنیوالی مسلم کا برابر دوست بنگیا اور سب
گناہ کا کفارہ ہوگیا اور اسیطرح کی فرمانبرداری سے اوسکی ذمہ سی ساقط ہوگئی اور وہ جو اوسکے

قسم نہی کہ تمام عمر بین تجبر ولیسی بسر کریگا وہ قسم اوسکی ذہن سے جاتی ہی اور وہ جو اوسکی
ذات مین لیاقتین نہین اور جنکی اظہار کا تہا عبادت خانہ مین موقع نہ تہا اون کے
اظہار کا وقت آگیا اور ہر ایک آدمی اپنی لیاقت اور ہمت کے موافق اپنی رتبہ کو پہنچ
گیا یہہ جو کہ بین صاحب نے آنحضرت کے بی تعصب ہونیکا حال بیان کیا ہی اسکی ثبوت
کیواسطی ہم ذیل مین آنحضرت کا فرمان درج کرتی ہین یہہ فرمان ہمنی ریورنڈ لیوکوس صاحب
مینہہ کی بشپ کی کتاب موسومہ بذکر مشرقی وغیرہ سی نقل کیا ہی یہہ کتاب سنہ ۱۷۴۳ عیسوی مین
چھپی تہی اور اوسکی اول جلد کی ورق دو سو اٹہاسی صفحہ مین یہہ فرمان مندرج ہی چونکہ مصنف
صاحب تقوی اور دیانت اور علم مین مشہور ہین اس سے صاف ظاہر ہی کہ اس
فرمان مین سے انہون نی کچھہ تصرف نکیا ہوگا اور وہ فرمان یہہ ہی

فرمان محمدی

جو کہ آپنی کوہ سیاہ کی راہبون اور تمام عیسائیون کو عنایت
فرمایا — خدا تعالی بزرگ ہے اور حاکم اوسنی تمام نبی بہیجی ہین اور کبھی اوسنی ناانصافی نہین
کی — وہ نعمتین جو اللہ تعالی نی آدمیون کو عطا کی ہین محمد ابن عبد اللہ رسول خدا و حامی
دنیا نے اون کی ذریعہ سی یہہ سند اپنی ہم قومون اور امت کے نام لکہدی ہے کہ یہہ قوم عیسائی اور
کی ساتہہ بہت پختہ اقرار ہی اور ہم ہر ایک سے ہر فرد بشر کی ساتہہ وفا کیا جائیگا خواہ عیسائی شریف
ہو خواہ رذیل اور خواہ وہ معزز ہو اور خواہ ذلیل (۱) میری قوم مین سے جو کوئی میری اقرار
اور قسم کو جو اس عہد نامہ مین لکہی ہی توڑیگا اوسنی خدا کا اقرار توڑا اور قسم کی خلاف کیا
اور مذہب سے پہر گیا کیونکہ وہ لعنت کا مستحق ہوا یہہ حکم سب کیواسطی عام ہے

خواہ بادشاہ خواہ غریب خواہ کوئی ہو ——— (۲) جب کبھی کوئی راہب سفر
کرتی کرتی کسی پہاڑ یا پہاڑی یا گانون یا اور آباد جگہہ یا سمندر یا صحرا یا کسی عبادتخانہ
کنسیہ یا مہمان سرا مین اگر ٹھہری گا تو مین جان و دل سی اوسکی اور اوسکی اسباب کی
محافظت کرونگا اور سب طرح کی اوسکو مدد دونگا اور میری تمام قوم بہی اوسکی مدد
کریگی کیونکہ وہ بہی میری ہی قوم سی ہوگا اور میری عزت کا باعث ہوگا (۳)
علاوہ اسکی مین تمام عمال کو حکم دیتا ہون کہ وہ راہبون سی محصول نلین اور
اون پر اسباب مین زبردستی نکرین (۴) کوئی راہبون کی حکام وغیرہ کو تبدیل
کا حکم نہ دیگا بلکہ وہ اپنی عہدون پر ہمیشہ قایم رہینگی (۵) جب راہب سفر
کرتی ہون تو کوئی اونہین راستہ مین تکلیف ندی (۶) جتنی گرجی اونکی قبضہ
مین ہین کوئی اون گرجون کو اون سی نہ چہینی (۷) جو کوئی ان حکمون مین سی کسی
حکم کو بہی منسوخ کریگا اوسی خوب جان لینا چاہئی کہ اوس نی خدا کی قانون کو منسوخ
کیا (۸) راہبون کی حاکمون اور معتقدون اور نوکرون اور متعلقون سی جزیہ
نہ لیا جائیگا کوئی اونہین اسباب مین نہ ستائی کیونکہ وہ کہین کیون نہون خواہ
سمندر مین ہون خواہ زمین پر خواہ مشرق مین ہون خواہ مغرب مین خواہ شمال
مین ہون خواہ جنوب مین مین اونکا محافظ ہون کیونکہ وہ اور تمام اونکا مال
اس میری قسم و عدو عہد اور عزمات مین شامل ہی (۹) مسلمانون کو چاہئی کہ جو
راہب اس سی تنہا پہاڑون پر رہتی ہین اون سی نہ جزیہ لین نہ عشر اور نہ

جو اون کے پاس مال ہی اوس سی حصہ لین کیونکہ یہہ لوگ صرف اپنی بسر اوقات
کیواسطے محنت کرتی ہین ـــ (۱۰) جب ارزانی ہو اور فصل تیار ہو جائی
تو وہان کی باشندون کو ضروری ہی کہ وہ ہر ایک بشل مین سے ان لوگون کو کچھہ کچھہ
دین (۱۱) مسلمان لڑائی کی زمانہ مین بہی ان لوگون کو انکی مکانون مین سے
باہر نہ نکالین اور نہ انہین زبردستی لڑائین اور نہ انسی جزیہ طلب کرین ـــ یہہ
گیارہ فقری صرف راہبون سی متعلق ہین اور آینده کی سات فقری عام
عیسائیونکی واسطی لکہی گئی ہین (۱۲) جو عیسائی کہ اہل اسلام کی عملداری مین
رہتی ہین اور اپنی تجارت اور دولت کی سبب سی جزیہ دینی کی لائق ہین اونہین ہر
آدمی بارہ درہم سی زیادہ نہین دینا پڑیگا (۱۳) اوس نی خدا کی حکم کی موافق
اس جزیہ کی سوا اور کچھہ نہ لیا جائیگا اور وہ حکم یہہ ہی ـــ جو لوگ خدا کی کتاب کو
کی عظمت کرتی ہین اونکو تکلیف نہ دو بلکہ بہت نرمی سی اونہین اپنی تحفہ دو
اور اون سی گفتگو کرو اور اگر کوئی اونہین ستائی تو منع کرو ـــ (۱۴)
اگر کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سی نکاح کری تو مسلمان کو چاہئی کہ اوس کے
امور مذہب مین دست انداز نہو اور اوسی گرجی جانی اور نماز پڑہنی سی باز نرکہی
(۱۵) کوئی مسلمان عیسائیون کو انکی گرجون کی مرمت کرنیکی ممانعت نکری
(۱۶) جو کوئی اس فرمان کی برخلاف کام کریگا یا اسکی کسی برخلاف بات کو
یقین کریگا وہ گویا حقیقت مین خدا اور اوس کی نبی سی پہر گیا کیونکہ

۹۱

۹۲

مولف

۱۲

یہ تہ میرا عہد اونکی حفاظت پر مبنی ہے (۱۰) کوئی مسلمان ان عیسائیون سی خیانت
نکری بلکہ برخلاف اسکی اگر کوئی ایسی کری تو اوسکی حمایت کرین (۱۸) اس فرمان میں
مین حکم دیتا ہون کہ میری قوم مین سے کوئی قیامت تک اس معاہدہ کی خلاف کوئی کام
نکری

فہرست گواہان

علی ابن ابی طالب عمر ابن عدوی
زبیر ابن العوام سعید ابن معاذ — ابوبکر ابن قحافہ عثمان ابن عفان ابی طلق
ابن مسعود وفضل ابن عباس طلحا ابن حنظلہ طلق ابن عمر — بتعلم سروات قایم مقام
علی ابن ابوطالب مزین بدستخط ونشانی رسول کریم سلام اللہ علیہ در مسجد نبوی
مورخہ ۳ محرم سنہ ہجری مین جرات کرتا ہون کہ اس باب مین جو دلایل اور
حالات لکہی گئے ہین اونسی ہر ایک منصف آدمی کو یقین ہو جائیگا کہ دوسرا الزام
آنحضرت کے نسبت بالکل بی بنیاد اور دروغ ہے فقط

الزام سوم

قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہے کہ جسکی دنیوی عیاشی مشابہ ہے — آنحضرت
کی نسبت تیسرا الزام یہہ ہے کہ آپنے ایمان لانیوالون اور اپنی پیروان شرع محمدی
سی جنت کے ایسی نعمتون کا وعدہ کیا ہی جو دنیا کی عیاشی کے مشابہ ہین مگر ذرا فکر کرنیسی یہہ بات
معلوم ہو جائیگی کہ جسقدر عیسائی اس امر کو بیہودہ خیال کرتی ہین اوسقدر یہہ مبنی نہین ہے
دیکھو کہ ہمارے ہان لکہا ہی کہ ہماری جسم قیامت کے دن ایسی خوبصورت ہو جائینگے کہ اونکا حسن
وہم وخیال سے باہر ہی اور ہماری قوتین اور حواس اسقدر تیز ہو جائینگے کہ اونہین نہایت

سعد ابن عبادہ وقاسم ابن عبید

درجہ کی خوشیان ہر ہر حواس کے لایق حاصل ہونگی کیونکہ اگر ہم ان قوتون اور حواسون
سے اونکی کام چہیڑ دین اور وہ چیزین اونسے لین جو اونہین خوش کرتی ہین تو ہمین
ناچار یہی فرض کرنا نہین پڑیگا کہ یہہ طاقتین اور حواس ہمین بے فائدہ عطا ہوئی ہین
بلکہ یہہ بہی ماننا پڑیگا کہ یہہ ہمین ہمیشہ کی ناامیدی اور تکلیف دینیکی لئے ملی ہین کیونکہ
حقیقت مین ہم یہہ فرض کرین کہ اجسام اور روحین ہمین پہر ملین گے اور اگر ہمین ہمارے
کمال کے لایق بدن ملین گے تو روحین بہی ضرور ملین گے تو اوسکی دلیل نہین معلوم ہوتی
کہ کیونکر ایسی چیزین ہمکو نہ ملین گے جس سے قوای انسانی اور حواس کو علاقہ ہی اور جنکی
چکہنی اور دیکہنی سے حواسون اور قوتون کو خوشی ہوتی ہے کیا ایسی خوشیان حاصل کرنے
مین کسی طرح کا گناہ یا شرم یا ذلت ہی عاید ہو سکتی ہے اور اگر اوس خوشی کا حال جیسا ہی
جسکی باب مین خاص حفاظت کرنیکی بہت تاکید ہی یعنی مباشرت اب ہم پوچہتی ہین
کہ کیا اللہ تعالی نی اس خوشی حاصل کرنیکی طاقت وہ نہایت کامل بندون کو نہین
عطا فرمائی تہی اور چونکہ اللہ تعالی نی اونکی واسطی ہر ایک سامان مہیا کیا تہا اور اونہین
ایسی اسباب دئی تہی کہ جنسی وہ بعیش و عشرت بسر کرین لہذا اونکو اوسنی یہہ طاقت دی
کہ وہ نسل انسانی کو ترقی دین — یہہ سچ ہی کہ آنحضرت نی قران شریف مین یہہ
وعدہ کیا ہی کہ مومنونکو عورتین ملین گی اور بہت عمدہ عمدہ باغ ملین گے اور اور طرحکی
نعمتین عطا ہونگی لیکن یہہ غلط ہی کہ آنحضرت نی صرف انہین چیزون کو جنت کے
بہت بڑی نعمت کہا ہو کیونکہ جس طرح روحکو جسم پر فضیلت ہی اسیطرح آپنی جسم کے

واسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کین اور اوسکی وجہ یہہ ہی کہ اوس زمانہ مین اہل عرب
نہایت درجہ کی جاہل تھی اور وہ سوای کہانی اور پینی اور عیاشی کی کسی اور چیز کو
نعمت نہ سمجھتی تھی اسواسطی آپنی اسطرح کی نعمتین بیان کین کہ جنکی لالچ سی اہل عرب
بہت جلدی خدایتعالی واحد مطلق کی عبادت کیطرف راغب ہوجائین چنانچہ یہہ
امر انکی حدیث سے ثابت ہی لیکن آنحضرت نی روح کیواسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کے
ہین وہ نعمتین یہہ ہین خدا کا دیدار جو سب نعمتون پر فایق ہوگا اور جو خوشی کو
کمال بخشیگا اور جنت کی تمام خوشیان فراموش کرادیگا اور اور جنت کی خوشیان
تو مویشی وغیرہ کو بھی ہونگی اونی سی اونی باشندہ بہی اللہ تعالی کی باغ اور حورین
اور سامان اور غلمان ہزار برس کی راہ تک پہیلی ہوئی دیکہیگا مگر اعلی رتبہ کا وہ شخص
ہوگا جسی ہر صبح کو خدا تعالی کا دیدار نصیب ہوگا لہذا یہہ غلط ہی کہ مسلمانون کے
جنت مین صرف کہانی پینی اور جسمانی عیش کے نعمتین ہونگی اور کسی قسم کی نہین
ہونیگی اور یہہ بہی غلط ہی کہ اہل اسلام اونہین صرف جسمانی ہی نعمتین سمجہتی ہین بلکہ
برخلاف اسکی اکثر مسلمان یہہ کہتی ہین کہ یہہ نعمتین ہماری سمجہانی کیلیے اسطرح بیان
کی گئین ہین اون سی مراد روحانی نعمتین ہین چنانچہ اسیطرح علمای عیسائی بیان
کرتی ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی غزل صرف سہاگ ہی نہین ہی بلکہ
اوس سے حضرت عیسی کے محبت اونکی امت کی ساتہہ مراد ہی —— ٭ مذ صاحب
اپنی کتاب موسومہ بہ نوٹس اینڈ [illegible] کی ۱۳۵ صفحہ مین لکھتی ہین

کہ یہہ جو جنت کی جسمانی نعمتون کا بیان ہی اونہین اکثر عقلمند مسلمان خیال کرتی
ہین کہ وہ استعارون مین بیان ہی اور وہ نعمتین اسطرح اسواسطی بیان کی گئی ہین
کہ آدمی کی سمجھہ مین آسکین چنانچہ اسیطرح انجیل مین بہی انسانکی سمجھانیکیواسطی
کتنی ہی چیزین اس طریقہ پر بیان کی گئی ہین مرا کو کی سفیر کو مینی ایک باغ کی تعریف
لکہی اور یہہ لکہا کہ وہ جنت کی باغ کی مانند ہی اوس نی اوسکی جواب مین مجہی لکہا کہ
جنت ایسی جگہہ ہی کہ اوس سی کوئی چیز دنیا مین مشابہ نہین ہو سکتی اور نہ آنکہون نی
اوسی دیکہا ہی اور نہ کانون نی اوسکا ذکر سنا اور نہ کہین اوسکی شکل کا خیال آدمی
کی دلمین آیا اسکی بعد ہم ہربی لوٹ صاحب کی صداقت لکہتی ہین صاحب موصوف
اپنی کتاب موسوم بہ ببلیوتہیکا اوریئنٹیلس مین لکہتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
سب مین بڑہی خدا کی نعمت خدا تعالی کا دیدار ہی اور جسکو یہہ نور حاصل ہوا وہ کہین
کیون نہو اوسکی نزدیک وہی مقام جنت ہی اور صاحب مذکور کی الفاظ یہہ ہین جو
اکثر عیسائی جو اہل اسلام سی مناظرہ کیا کرتی ہین وہ یہہ لکہتی ہین کہ مسلمانونکی نزدیک
جنت مین جسمانی خوشیونکی سوا اور کسی قسم کی خوشیان نہین ہین مگر یہہ اونکا الزام
غلط ہی ——— ہماری بیان گذشتہ سی صاف یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ آنحضرت کی مذہب
مین اسقدر جسمانی نعمتون کا ذکر نہین ہی جسقدر لوگ اوسپر الزام لگاتی ہین اس مین
شک نہین ہی کہ اگر عیسائی مذہب کی لحاظ سی اسلام کو دیکہین اور اوسکی ماہیت کو غور
کرین تو اہل مشرق کی بعض رسمین اہل یورپ کی نکتہ چینیون کی نزدیک عیب اور بدہیات ٹہرینگی

لیکن اگر ہم ذرا زیادہ کہنی کو کام مین لائین تو بھی شک اہل اسلام کو اسقدر الزام
نہ دین گے ہمین سر زمین اور وہانکی آب وہوا کا بھی لحاظ کرنا چاہئی اور یہہ بھی خیال کرنا
چاہئی کہ اوس قوم کی عادتین کیا تہین ــــ جو لوگ یہہ کہتی ہین کہ آنحضرت نے جو جنت
مین جسمانی عیشونکا ذکر لکہا ہی یہہ گویا اونکی تخیلیت کا عکس ہے یعنی وہ جسمانی عیش کو
بہت پسند کرتی تہی اور آپ (معاذ اللہ) فریبی اور عیاش نہ تہی اگر اونہون نے قصدًا
نا انصافی نہین کی تو اسمین کچہ شک نہین ہی کہ اونہون نے بڑی غلطی کی ہی کیونکہ آپ
اسکی برخلاف محنت کش اور غریب اور بی سر و سامان آدمی تہی اور اون چیزونکی کچہہ
پروا نہ کرتی تہے جنکی لئی لوگ محنت کرتی ہین

الزام چہارم

آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بدرویکی کو جائز کر دیا ــــ مشرق مین بہت سی
نکاح کرنیکی رسم حضرت ابراہیم کیوقت سی چلی آتی تہے اور یہہ بات انجیل کے
بہت سی فقرونسی ثابت ہی کہ یہہ رسم اوس کی زمانہ مین بہی بُری نہ خیال کیجاتی تہے
ہم ان فقرون کو ضرور اس باب مین نقل کرین گے ــــ پلوٹارک صاحب لکہتی ہین کہ
قدیم اہل یونان کے ہان بہت سی نکاح کرنی جائز تہی مگر شرط یہہ تہی کہ اگر سپاہی جوان
ہون اور ایک جگہہ سی کہین اور بہیجی جائین تب وہ نکاح کرین افلاطون اور یوریپیڈیز نے
پائی ڈینیز جکیمون نے بہی ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز مین کتابین لکہین ــــ قدیم اہل روما
حد سی زیادہ مہذب تہی اگرچہ اونکو ایک سی زیادہ شادی کرنیکی ممانعت نہ تہی لیکن اونہون
نی کبہی زیادہ شادیان نہین کین کہتی ہین اول مارک اینٹونی اس رسم کو ترک کیا اور بیبیان کے

[illegible]

تہین اوس زمانہ سی اکثر اہل روما تہی اوڈوسٹی سیتٹین اور اولورسلیس اور ارکیڈیس بادشاہون
کی زمانہ تک ایک سی زیادہ شادیان کرتی ہی لیکن ارکیڈیس نی پہلی ہے بہل ۳۹۳ع
مین اس امر کی ممانعت کا قانون جاری کیا تہا بعد ازان ارکیدی اس ویلن ٹینئین
بادشاہ نی منادی کرائی کہ میری رعیت مین سی جسکا جی چاہی جتنی بی بیان کری کچہہ
ممانعت نہین ہے اور اوس زمانہ کی مذہبی تاریخ سی بہی یہہ بات ثابت نہین کہ کسی پادری نی
اس حکم پر اعتراض کیا ہو ویلن ٹینئین کون سٹینٹئس ابن قسطنطین اعظم کی بہت
سی بیبیان تہین کلوٹیر بادشاہ فرانس اور ہنری برٹس اور ہیری کس اوسکی دونون
بیٹی ان سب کی ہان ایک سی زیادہ بیبیان تہین ان بادشاہونکی علاوہ سینٹ ارس
جین مس لکہتا ہی کہ پی پن اور شارلی من کے ہان بہی بہت سے بیبیان تہین ماسوای اسکے
٩ اشخاص مندرجہ ذیل کے ہان بہے اس سی زیادہ بیبیان تہین لوتہیر اور اوسکا بیٹا آرنولف شہنشاہ
جرمن ۸۸۸ع فریڈرک باربروسا اور شارلی مین کا ایک بیٹا اور فلپ ثانی اوڈویکس بادشاہ فرانس
اور فرنگ کی متقدمین بادشاہون مین جنہون نی کئی کئی جورو ان ایک ہی زمانہ مین رکہین اور بہہ
بادشاہ بہی گون ٹران کاری برٹ سیجی برٹ چل پرک گون ٹرین کے حرم سرا مین تین
١٠ وفی اینڈا مرکٹر ووڈ اوسٹری جلیڈ چلڈی بی بیان تہین اور وہ کہتا تہا کہ یہہ میری شرعی بیبیان
ہین اور کیری برٹ کی ہان مرفلیڈا مارکوفسا تہیوڈ وچلڈ الی بیان تہین ڈومی نیل صاحب پادری خود
مقر ہین کہ فرانس کے بادشاہ بہت سے بیبیان کیا کرتی تہی اور اونکو اسقفا کا بہی انکار نہین ہے کہ
ڈیگوبرٹ اول نی تین بیبیان کین اور پادری صاحب موصوف کو یہہ بہی اقرار ہی کہ

تہوڈ ویرٹ نی ڈٹری سی اوس حال مین شادی کی کہ جب اوس کا خاوند موجود تہا اور جب اوسکی مان ذری جلدی اسکی بی بی موجود تہی اور صاحب موصوف بہہ بہی لکہتی ہین کہ تہوڈ ویرٹ نی اپنی چچا کلوشیر کی نقل کے جنی کہ بوڈ ومر ہیواسی تین جورون سی نکاح کیا تہا ـــــــ سو صاحب جغرافیہ مدنی کی علم سی ایکسی زیادہ بی بیان جمع کرنیکی دلیل کو لکہتی ہین کہ گرم ملکون مین عورتین آٹہہ یا نو یا دس برس کی عمر مین شادیکی لایق ہوجاتی ہین بس اونکی شادی اور بچے بن درنوہم زمانہ ہوتی ہین اور وہ بیس برس کی عمر مین بڈہی ہوجاتی ہین لہذا حسن کی زمانہ مین وہ نہین عقل نہین ہوتی جبتک اون کا حسن یہہ چاہتاہی کہ مین حکمرانی کرون عدم موجودگی عقل اوسکی مانع ہی ہوتی اور جب عقل آجاتی ہی تو حسن نہین رہتا لہذا ناچار یہہ عورتین آزاد نہین ہوسکتین کیونکہ بڈہاپی مین عقل اونہین وہ حکومت نہین دلواسکتی جو جوانی اور حسن دونون حاصل کرین اسواسطی ان ملکون مین جہان ایکسی زیادہ نکاح کی ممانعت نہین ہے یہہ بات کچہہ تعجب کی نہین ہی کہ لوگ ایکسی زیادہ عورتین جمع کرتی ہین اور ایک کو چہوڑتی ہین اور دوسری کرتی ہین اور سب سے نکاح جاجاتی ہین ـــــــ اور معتدل ملکون مین جہان عورتون کا حسن دیرپا ہی اور جہان عورتین بڑی عمر مین بالغہ ہوتی ہین اور بچے جنتی ہین اور اونکی خاوندونکا بڈہاپا بہی اونکی بڈہاپی کی ساتہہ آتاہی اور چونکہ اونہین اپنی شادی کیوقت عقل و علم زیادہ ہوتاہی اگرچہ وہ علم صرف اون کی کم سنی کی سبب سے کیون نہوا

سبب سے مرد و عورت مین ایک قسم کی مساوات ہو جاتی ہے اور یہی سبب
ہی کہ وہان ایک نکاح کرنیکا دستور ہو گیا ہی خدا تعالی نی مردون کو عقل اور
طاقت جسمانی سی عورتون پر فوق دیا ہی اور انہین خوبیون عقل و طاقت کی
سوا اور کوئی فضیلت نہین دی اللہ تعالی نی عورتون کو حسن عطا کیا ہی اور
یہہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جب اونکا حسن جاتا رہی تو اونکا اختیار بھی مردون
پر سی جاتا رہی لیکن گرم ولایتون مین حسن صرف شروع جوانی مین ہوتا ہی اور
جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہی حسن مین کمی ہوتی جاتی ہی ـــ لہذا یہہ
قانون کہ آدمی کو ایک جورو کرنی چاہی خاصیت ملکی کے لحاظ سی صرف یورپ کے
واسطی مناسب ہے ایشیا کیواسطی مناسب نہین ہی یہی دلیل ہی کہ اسلام ایسے
آسانی سی ایشیا مین پہیل گیا اور یورپ مین ایسی مشکل سی پہیلا یہی دلیل ہی کہ
مذہب عیسائی یورپ مین پایا جاتا ہی اور ایشیا سی معدوم ہو گیا اور آخر
الامر یہی دلیل ہی کہ اہل اسلام کی چلن مین اسقدر ترقی پائی جاتی ہی اور عیسائیون
مین اس قدر کم سٹی زرکی بیان سی معلوم ہوتا ہی کہ قدیم زمانہ مین ہماری باپ
دادا کی ہان یہہ رسم تہی کہ دس بارہ آدمیون مین ایک جورو ہوتی تہی ـــ
جب سینٹ کینتھالسہ پادری انگلستان کے قدیم باشندون مین آئی تو اونہون نی
تجرید کی نہایت تعریف کی اور یہہ تعلیم کیا کہ بیوہ سی نکاح کرنا گویا دو جورو ان
کرنی ہین اور پادریون کی نزدیک گناہ ہی آخر کار ہم لوگ ـــ اہل جرمن کیطرح

ایک جورو کرنی کہی دی سی ٹشن صاحب کی کتاب موسوم بہ ڈی موری لیس جرمن فورم میں دیکھو

اب اگر ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جوازکی باب مین کوئی پوچھی تو انجیل کے مندرجہ ذیل فقرہ

دیکھنی سے معلوم ہوجائیگا کہ ایک سی زیادہ نکاحون کو صرف خدا تعالی پسند نہین کرتا بلکہ

برکت دینی کا وعدہ کرتاہی اور فقرات مذکورالصدر یہہ ہین کتاب پیدایش باب ۱۶

صفحہ درس ۲۲ — ایک زوشٹہ باب ۲ صفحہ درس ۱۱ — ڈیوٹرونومی باب ۲۱

صفحہ درس ۱۷ — اشیوئل باب ایک صفحہ درس ۱ و ۲ و ۱۱ و میں اشموئل باب ۲۵

صفحہ درس ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ — ۲ اشموئل باب ۱۲ صفحہ درس ۸ — ۲ اشموئل باب ۵ صفحہ درس

۱۳ — باب ۸ صفحہ درس ۳ — باب ۱۰ صفحہ درس ۴ — جج باب ۱۲ صفحہ درس ۹ و ۱۴

حضرت ابراہیم اور حضرت حاجرہ کی بیان مین سینٹہ کبری سوس ٹم صاحب لکھتی مین

کہ یہہ چیزین اوس زمانہ مین منع نہ تہین اسی طرح سی سینٹہ اگسٹین صاحب

لکھتی ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنی کے رسم کچھہ الزام کی لایق نہ تہی بلکہ

اوس زمانہ مین فرض تہی اور اب عیاشی سبب ہے اوس زمانہ مین زیادہ نکاح

کرنی کی ممانعت اسواسطی نہ تہی کہ اللہ تعالی کو انسان کی نسل کے ترقی منظور

تہی ۱۵۲۶ء مین یعنی لتہر صاحب جرمنی کی پادری نی پوپ گرگری سے

مسئلہ پوچھا کہ آدمی کو کس حالت مین دو بیبیان کرنے جائز ہین ? تو اوس نے

یہہ جواب دیا اگر جورو کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ خاوند اوس سے مباشرت

نکر سکے تو اوس صورت مین خاوند کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے لیکن اس شرط پر

کہ بیاہی جورو کی ہر طرح خبرگیری کرتا ہی — عیسائیون نی خود بہت سی کتابون مین بہت سے
بیان مجتمع کرنیکی جواز مین لکھی ہین برنارڈو - اوکینس نی جو فرقہ کپیچن کے جنرل
تہی سولہوین صدی کی وسط مین اس رسم کی اچہا ہونی مین ایک کتاب لکہی ہے اور اسی
زمانہ مین ایک اور شخص نے بہی اسی مضمون پر جواب مضمون لکہا ہی اس جواب
مضمون کی لکہنی والی کا اصلی نام لائی سیرس تہا مگر اوس نی اپنی جواب مضمونکا تخلص
تہی او فیلس الیتوہنس اختیار کرلیا تہا — سیلڈ صاحب اپنی کتاب موسوم یوکزر ہیبر ایکا مین
ثابت کرتی ہین کہ بہت سے بیبیان مجتمع کرنی صرف یہودیون ہی مین جائز نہ تہین بلکہ تمام
قومون مین بہی جائز تہین — مگر سب مین بڑا مشہور آدمی جو ایک سی زیادہ عورتین جمع
کرنیکی رسم کی حمایت کرتا ہی جان ملٹن تہا اس شخص نے اپنی کتاب موسوم بہ جواب مضمون در باب
مذہب عیسائی مین اس امر کی ثبوت مین انجیل کے بہت سے فقری نقل کئے ہین صاحب موصوف
لکہتی ہین — کہ علاوہ اسکی خدا تعالی نی اپنی تئین ایک استعارہ کی حکایت لازی کسل باب
۲۳ مین ایک مرد بنایا ہی جس نے آہولا اور آہولیبا دو بیبیون سے نکاح کیا اگر یہہ رسم اصل
مین بری ہوتی تو خدا تعالی اپنے نسبت استعارہ مین بہی اس رسم کو کبہی نہ اختیار
کرتا — جس رسم کی انجیل مین ممانعت نہو ہم اوس کو کس دلیل سے برا اور ذلیل
کہین کیونکہ انجیل نے کسی ملکی قانون کو جو اوس سے پہلی رائج تہا برا نہین کہا
انجیل مین صرف یہہ حکم ہے کہ ایلڈر اور ڈیکن یا درسے وہ لوگ بنائین جائین
جو صرف ایک جورو رکہتی ہون اٹموتہے باب ۳ صفحہ ۵ درس ۲

اور شوتہی تم باب درس ۶ اسکی یہہ معنی نہین ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنا
گناہ ہی کیونکہ اگر گناہ ہوتا تو یہہ حکم سب کیواسطی عام ہوتا صرف پادریون ہین کیواسطی
نہوتا اس حکم مین یہہ حکمت ہی کہ ایک جورووالی دنیا کی کاروبار مین اسقدر گرفتار
نہونگی جتنا کہ زیادہ جوروؤالی اس لئی یہہ لوگ گرجی کا کام بخوبی کرسکینگے اور چونکہ
اس فقری کی موافق کئی بیبیان مجتمع کرنیکی صرف پادریون کو ممانعت ہی اور
اور لوگون کو نہین ہی اور یہہ ممانعت بھی کچھہ گناہ ہونیکی سبب سی نہین ہی
اسلئی جب ہمنی اوپر بیان کیا اس سی یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ سبکو ایک سی زیادہ بیبیان
جمع کرنیکی اجازت ہی اور اکثر لوگون نی اس رسم کو اختیار کیا ہی آخر الامر مین
ایرانیون کی نیرہ باب پانچ صفحہ چار درس کے موافق اسطرح دلیل کرتا ہون کہ
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی یا نکاح یا حرام کاری یا زنا ہو سکتا ہی حضرت
موسی نی کوئی جہوٹی صورت بیان نہین کی اکثر ہماری نبیون نی ایک سی زیادہ
بیبیان مجتمع کی ہین لہذا اچھی یقین ہی کہ کوئی ایسی بی ادبی نکریگا کہ اس رسم
کو حرام یا زنا ٹہرائی کیونکہ انجیل مین لکھا ہی کہ حرام کارون اور زانیون کو اللہ
تعالے سزا دیگا اور خدا تعالی فرماتا ہی کہ نبی لوگون کا مین خود محافظ ہون پس
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی نکاح ٹہرا اور نکاح ہر طرح حلال اور درست ہے
اور حضرت موسی ہی فرماتی ہین کہ نکاح کرنا بہت اچھا ہی اور گناہ نہین ہی
لہذا آنحضرت نی اس رسم کو جائز کیا کہ جو رسم صرف عمدہ ہی نہ تہی بلکہ جسکو خدا نے

اپنی قدیم کتاب مین مبارک فرمایا تہا اور پہر اپنی جدید کتاب مین بہی جائز فرمایا
کہ جائز ہی اور عمدہ ہی — لہذا ہم آنحضرت پر ہرگز یہہ الزام نہین لگاسکتی کہ آپنے ایک
سی زیادہ بیبیان جمع کرنی مین کچہہ برائی نہین کی —— وہ لوگ جو کہ بیبیان
مجتمع کرنیکو منع کرتی ہین اونکی دلیلین یہہ ہین وہ کہتی ہین کہ اس رسم سی خاوند
اور زوجہ مین مرتبہ کی مساوات جاتی رہتی ہین اور محبت کامل نہین ہونے
اور اسکی سبب سے خانگی جہگڑون اور حسد کی بنیاد قایم ہوتی ہی اہل مغرب یہہ جو
خیال کرتی ہین کہ جس شخص کے حرم سرا مین بہت سی بیبیان مجتمع ہوتی ہونگی وہ
اون پر بہت خود سری سی حکومت کرتا ہوگا یہہ اونکی غلطی ہی اور چونکہ جو اہل مشرق
اہل ایشیہ کی رسمون سی واقف نہین ہین اسواسطی اونہین ایسا خیال ہوتا ہے
جو اہل مشرق افلاس کے باعث سی ایک بی بی سی زیادہ نہین کرسکتی اور جو
ہر دو نیک ہین وہان حال بالکل برعکس ہے یہہ اکثر ہوتا ہی کہ جس شخص کے بہت سی
بیبیان ہوتی ہین ایک اونمین سبکی حاکم ہوتی ہی اور خاوند پر درکن مین حکومت
کرتی ہی وہ لوگ جنہون نی اہل مشرق کی مصنفون کے ایسی کتابین پڑہی ہین جنمین
وہانکی رسم و رواج کا کچہہ حال ہی او نہین فوراً معلوم ہوجائیگا کہ یہہ جو اہل مغرب کا
خیال ہی کہ دنیا کی اوس حصہ کی عورتون پر بڑی ظلم ہوتی ہین یہہ اونکا وہم ہی اب
وکنس صاحب کہتی ہین کہ انگلستان کے لوگ اسکی سوا اور کچہہ نہین جانتی کہ اہل مشرق
کی عورتین ہر ایک جگہہ اپنی خاوندون کی لونڈیان ہین اور حرم سرا انکا ہی وہ

رہتی ہین وہ اونہین قید خانون سی کم نہین مگر صاحب موصوف اس بات سے
انکار کرتی ہین اور یہہ ثابت کرتی ہین کہ مسلمانون کی عورتین بہت با اختیار ہوتی
ہین حرم سرا کی قید خانہ ہونیکا تو کیا ذکر ہے بلکہ وہ اونکی واسطی ایک ایسا مقام امان
ہی جہان اونکا خاوند بہی ایک اجنبی آدمی معلوم ہوتا ہی — جو نہین خاوند دہلیز پر قدم
رکہتا ہی وہین اوسی معلوم ہوجاتا ہی کہ مین آقا اور مالک خانہ نہین ہون بچی اور نوکر
اور لونڈی غلام سب بی بی کی تابعداری کرتی ہین القصہ تمام گہر مین وہی شریک ہوتی
ہی اگر اوسکا مزاج درست ہے تو گہر مین خوشی ہوتی ہے اور اگر اوسکا مزاج بگڑا ہوا ہوتا ہے
تو سب گہر مین لرزان اور ترسان ہوتی ہین آسی یا ساٹہہ برس کا عرصہ ہوا کہ مرزا ابو
طالب خان ایک لکہنو کی امیرزادی انگلستان مین آئی تہی اونہون نے ہماری عادات خانگی اور
رسوم کو بہت غور سی دیکہا اور دریافت کیا اونہون نے ایک کتاب انگلستان کے
سیر اور حالات کی باب مین لکہی اور چہپوائی چنانچہ اوسکا انگریزی مین بہی ترجمہ ہوگیا
وہ بہت بدلائل یہہ بات لکہتی ہین کہ مسلمانون کے عورتون کو اہل یورپ کے عورتون کی
نسبت بہت زیادہ اختیارات اور آزادی حاصل ہے اور یہہ جو ہمین خیال تہا کہ کئی
بیبیان جمع کرنی سی عورتون پر بہت ظلم ہوتا ہوگا اونہون نے اس فقرہ کی لکہنی سی یہہ
خیال ہماری دل سی بہلا دیا — فقرہ یہہ ہے جسقدر مجہی تجربہ ہی اوس سے مین جانتا
ہون کہ دو بیبیون کی پاس رہنی سی دو شیرون کی ساتہہ رہنا بہت آسان ہے غیر صاحبہ ایسی
کی بہی یہی رای ہے وہ کہتی ہین کہ اہل یورپ کا یہہ خیال غلط ہی کہ اہل اسلام کی شادی کے

حالت اور عیسائیون کے شادی کی حالت مین بہت فرق ہی — مجہی عرب مین جاکر کچہہ
ایسا فرق نہین معلوم ہوا وہان کی عورتین ایسی ہی آزاد اور خوش ہین جیسی کہ یورپ کے
ہوسکتی ہین اسمین شک نہین کہ مسلمانون مین کئی عورتین جمع کرنی جائز ہین اور ہمارے
ملک کے عورتون کو اس پر بہت حیرت اور تاسف ہوتا ہی لیکن اہل عرب اکثر چار بیبیان
کرتی اور بہت سی حرمون سی عشرت کرنیکی رسم کا فائدہ کم اوٹہاتی ہین — عیاش امرا کے
سوا اور کوئی اتنی بیبیان نہین کرتا اور سنجیدہ لوگ اونکی اس حرکت سی خوش نہین ہوتے
دانا آدمی یہہ خیال کرتی ہین کہ اس رسم سی بجاین کچہہ آرام نہین بلکہ تکلیف ہی شرع کے
موافق خاوند پر فرض ہے کہ وہ اپنی بیبیون سی اونکی لیاقت کی موافق پیش آوی اور اون
مین تحف وہدایا برابر تقسیم کری مگر اکثر مسلمان اس حکم سی بہت ناراض ہین اور اس
طرح کی عیاشی مین اہل عرب کا بہت خرچ ہوتا ہی اور اسی باعث سی اکثر اہل عرب
مفلس ہوتی ہین ———— یہہ جو لوگ کہتی ہین کہ کثرت ازدواج جیسی اصل محبت
رکہتی ہین خاوند اور زوجہ مین نہین ہونے اسکا حال یہہ ہے کہ اگر ہماری ملک مین
کثرت ازدواج جائز ہوتی تو صرف امرا ہی کو ہوتی — کیونکہ اسمین خرچ پڑتا ہی ہمکو شبہہ
یہہ ہی کہ جیسی اب اہل عرب یورپ کے امرا کی خاوند اور زوجہ مین کم محبت ہوتی ہے
دوسری یا تیسری نکاح مین اس سے بہی کم ہونی ممکن ہے یا نہین یہانکی امرا مین یہہ رسم ہے
کہ بیبیونکی واسطی شادیکی وقت کچہہ روپیہ مقرر کردیتی ہین اور اون کی واسطی
ایک نگہبان رکہتی ہین اور کمرہ آراستہ کرتے ہین ضرور ہے کہ ان رسمون سے

وہ بھی غرضانہ محبت اور اخلاص جاتا رہتا ہوگا جو غریب آدمیوں میں ہوتا ہے ہماری ملک کے امر میں ازدواج کی خرید و فروخت اون ملکوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے جہان کثرت ازدواج جائز ہی — اہل یورپ یہہ جو خیال کرتی ہین کہ کثرت ازدواج سی محبت خالص جاتی رہتی ہی یہہ اونکا خیال اوسی بیہودہ تعصب کی سبب ہی کہ جس سے وہ یہہ خیال کرتی ہین کہ آزادی اور خوشی انگلستان کے قدیم باشندون مین کو حاصل تھی — اگر کثرت ازدواج مین اتنی ہی خرابیان ہوتین جتنی لوگ بیان کرتے ہین اور اوس مین مصیبتین زیادہ ہوتین اور راحتین کم تو یہہ رسم دنیا کی اسقدر بڑی حصہ مین کبھی رائج نہوتی جہان علم و فضل نی بہت کم ترقی پائی ہے —

باب ششم در منتخب آیات قرآن شریف باب خاص ذکر خیرات

جو کوئی اپنا روپیہ سود مین لگائیگا اور یہہ چاہیگا کہ مین اورون کی مال سے اپنی تئین ترقی دون خدا تعالی ہرگز اوسکی بہتری نکریگا لیکن جو کوئی خیرات دیگا اور یہہ نیت کریگا کہ مجھی اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہو اوسکا وہ مال دوچند ہوجائیگا — پس خدا کا خوف کرو اور اوسکی احکام سنو اور اون کی متابعت کرو اور اپنی فلاح کیواسطی خیرات دو کیونکہ جو لوگ اپنی طمع و حرص سی بچتی ہین وہ بہتری پاوینگی — جو لوگ اپنا مال رات و دن خفیہ اور ظاہر سدا دیتی ہین وہ

اللہ تعالی کیطرف سی اوسکا عوض پاوینگے — نہ اللہ تعالی اونہین خوف
مین ڈالیگا اور نہ غم مین — جو کچھہ تم لے دیتی ہو اور جو کچھہ تم سچ بولتی ہو اللہ تعالے
سب جانتا ہی مگر وہ لوگ جو نامنصف ہین اونکا کوئی مددگار نہوگا — تمہین
چاہئی کہ خیرات ظاہر دو اور یہہ اچھی بات ہی اور تمہین چاہئی کہ خیرات پوشیدہ
دو اور یہہ ہی بہتر ہی اس سی تمہین فائدہ ہوگا اور تمہاری گناہ دور ہونگی اللہ تعالے
تمہاری تمام کامون سی واقف ہی — مومنین اور اونکی جزا مگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور نیک کام کرتی ہین ہم کسی پر ایسا بوجہ نڈالینگے کہ وہ اوٹھا نسکین اور وہ بوجہ اوسکی طاقت
سی باہر ہو) جنت مین جاینگی اور وہان ہمیشہ رہینگی — ہم اونکی دلون سے
تمام رنج و تکلیفات کی خیالات بہولاوینگی دریا اونکی پیرون مین بہین گے اور
اور وہ کہین گے اور حمد اوس خدا کو جو ہمین یہان لایا اگر خدا تعالے ہماری ساتھ نکرتا تو ہمین کبہی یہہ راہ نہ معلوم ہوتی
یقینی خدا تعالی کی تمام نبیون نی ہم سی سچ کہا تہا — اور ان لوگون کو ایک
آواز آئی کہ یہہ فردوس ہی اور تم اپنی اعمال کے سبب سے اسکی وارث بنگئی ہو — گروہ
لوگ جو ایمان لائی ہین اور جنہون نی نیک کام کئی ہین ہم اونہین ایسی باغون مین
لیجائینگی کہ جنکی نیچی دریا بہتی ہین یہان وہ ہمیشہ رہینگی ان باغون مین اونہین
ہم نہایت پاکیزہ اور خوبرو عورتین دینگی اور ہم اونہین ایسی درختون کی سایون
مین لیجائینگے جو ہمیشہ سایہ دار رہتی ہین — **مخلوقات**

وہ خدا تعالی ہی ہے جس نی آسمانون کو بے ستون پیدا کیا اور استوا فرمایا اپنی عرش پر

اور آفتاب اور ماہتاب کی اسی تواین مقرر کئی ہر ایک ان دونون مین سی اپنی مقام
مقصود کیطرف چلتا ہی وہ سب چیزون پر حکم کرتا ہی اور اوسنی اپنی علامات بخوبی ظاہر کئے
ہین تاکہ تمہین خوب یقین ہو کہ ہم خدا تعالی سی ملین گے — اوس (خدا تعالی) آسمان و
زمین اسواسطی خلق فرمائی ہی کہ میرا صدق ظاہر ہو ہمین چاہئے کہ ہم اون سب الہ باطلہ سے
جنہین لوگ اوسکے ساتھہ شریک کرتی ہین زیادہ تر بلند سمجہین — کیا تمہین حقیقت مین
اوس خدا کا یقین نہین جسنی دو دن مین زمین کو خلق فرمایا ہی اور تم اوسکی ساتھہ
اور شریک شامل کرتی ہو تمام جہانون کا خالق وہی ہی — اور اوسنے زمین پر مضبوط
پہاڑ قایم اور بلند کئی ہین اور اوسنے اوسی برکت دی ہی اور سب جگہہ اوسپر چارون
مین خوراک پہیلائی ہے — بعد ازان اوسنی اپنی تئین آسمانکی طرف متوجہ کیا جو
اتبک صرف دہوان تہا اور بعد ازان اوسنے آسمان و زمین کیطرف خطاب کیا
اور کہا خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو مگر فرمان پذیر آؤ ان دونون نے جواب دیا کہ ہم فرمان
پذیر ہین اور فرمانبردار ہین — سوای اوسکی کوئی خدا نہین ہے اور وہی خدائی جاوید
اور بی زوال ہے نہ اوسی نیند آتی ہے اور نہ وہ سوتا ہی جو کچہہ آسمانون مین ہے اور جو کچہہ زمین
ہے وہ سب اوسکا ہی کون ایسا ہی جو اوسکی اجازت بغیر اوسکی کامون مین دخل دی آسمانون
اور زمینون سے پہلے کیا چیز تہی اور اوسکی بعد کیا ہوگی وہ خوب جانتا ہی کوئی اوسکی علم مین
سی ایکذرہ برابر بہی نہین سمجہہ سکتا سوا اوسکی جوکہ وہ سمجہانا چاہتا ہی آسمان اور زمین
سب سے اوپر اوسکا تخت اونچا ہی اور ان دونون کی قایم رکہنی مین اوسی کچہہ تکلیف نہین پڑتی

خدا تعالی بلند ہی اور صاحب قوت ہی جو کچھ آسمان و زمین مین ہی خدا تعالی کی صفت
اور ثنا کرتا ہی وہ طاقت ور اور دانا ہی آسمان و زمین کی سلطنت اوسکی ہی پیدا وہی
زندہ کرتا ہی اور وہی مردہ اور وہی طاقت والا ہی اور وہی اول ہے اور وہی آخر وہی
ظاہر ہی وہی پوشیدہ اور وہ سب چیزین جانتا ہی وہ وہی ہی جسنی زمین و آسمان چھہ
دنمین پیدا کئی اور بعد ازان عرش پر مستوی ہوا جو چیز زمین پر آتی ہی اور جو چیز زمین
سی جاتی ہے اور جو چیز آسمان سی اوترتی ہی اور جو چیز آسمان پر چڑہتی ہی سبکو خدا تعالی
جانتا ہے تم کوئی کیون نہو خدا تعالی تمہاری ساتھہ ہی کیونکہ جو تم کرتی ہو وہ دیکھتا ہی آسمان
و زمین کی بادشاہت خدا کی ہی اور تمام چیزین خدا کیطرف رجوع کرتی ہین وہی دن
بعد رات لاتا ہی اور رات کی بعد دن اور وہ انسان کی دلکی بات جانتا ہی

خدا تعالی خدا تعالی خالق مخلوقات رحیم و رحمن حاکم روز قیامت کو حمد سزاوار
ہی ہم تیری ہی پرستش کرتی ہین اور تجھہ ہی سی مدد چاہتی ہین ہمکو راہ راست کیطرف
لیجا اور اون لوگونکا رستہ دکہلا جن پر تونی رحم کیا ہی اور اون لوگون کا رستہ نہ دکہلا
جن پر تونی غضب کیا ہی اور جو غلطی پر ہین — کہہ تو خدا تعالی واحد ہی اور
بی زوال ہی نہ اوسکی ہان کوئی پیدا ہوا ہی اور نہ وہ کسیکی ہان پیدا ہوا ہی نہ کوئی اوسکا
نظیر ہی اللہ تعالی بادشاہ ہی اور برکت والا ہی اور وہ سب چیز پر قادر ہی زندگی اور
موت اوسنی پیدا کی ہی تاکہ یہہ دیکھی کہ تم مین سی کون سا آدمی نیکو کار ہی وہ
طاقت ور ہی اور بخشنی والا ہی اوس نی سات آسمان اسطرح پر خلق کئی ہین کہ ایک کی بعد

سورہ الحمد — سورہ اخلاص — سورہ ملک — وغیرہ اور وہ خیال کرتی ہین کہ یہہ قران شریف کا عطر ہے ۱۲ مولف

دوسرا دفعہ ہی خدا یتعالی رحیم کی مخلوقات مین کوئی عیب نہین پا سکتا
سب چیزون کو دیکھ جا اور تو تھکہ جائیگا ــــ کیا تجھی یہہ نہین معلوم کہ جو
کچھہ آسمان اور زمین مین ہی خدا یتعالی سب جانتا ہی تین آدمیون مین کوئی ایسے
تقریر نہین ہوتی جنمین چوتھا خدا یتعالی شامل نہو اور پانچ آدمیون مین کوئی ایسی
تقریر نہین ہوتی جنمین چھٹا خدا یتعالی نہو خواہ ان سی زیادہ آدمی ہون خواہ اسی
کم مگر خدا یتعالی ہر جا اونکی ساتھہ ہوتا ہی اور وہ قیامت کے دن ہر ایک آدمی کی تمام
کام بتاویگا کیونکہ وہ سب چیزین جانتا ہی ــــ سب پوشیدہ چیزون کے
کنجیان خدا یتعالی کی پاس ہین اوسکی سوا کوئی اون کا حال نہین جانتا جو خشکی پر
ہی اور جو تری مین ہی وہ سب جانتا ہی اگر ایک پتا بھی جھڑی تو اوسکی اوسکو خبر
ہوتی ہی ــــ نہ کوئی سبز چیز ہی اور نہ خشک اور نہ زمین کی تاریک غارون مین
کوئی ایسا دانہ ہی کہ جو کتاب مبین مین نہ لکھا ہو ــــ شان و شوکت اوسکی
واسطی سزاوار ہی سب سے جو شی بلند ہی ساتون آسمان و زمین اور تمام چیزین
جو اون مین ہین اوسکی تعریف کرتی ہین ــ کوئی ایسی چیز نہین ہی کہ جس سی اللہ
تعالی کی قدرت ظاہر نہو مگر ان چیزونکی تعریف کرنی تم سمجہہ نہین سکتی زمین و آسمانون
کی اسرار خدا یتعالی ہی جانتا ہی دیکھو اور صرف اوسیکی حکم مانو ــــ خدا یتعالی
کی سوا انسان کا کوئی محافظ نہین ہی اور نہ کسی اور کو اوسکی بادشاہی مین دخل ہی
ــــ جو چیز آسمان و زمین پر ہی وہ سب خدا کی ہی جو تمہاری دلونمین ہی خواہ تم

اوسی ظاہر کرو یا چہپاؤ خداتعالی بیشک تمسی اوسکا حساب لیگا — جب تم یہہ قسم کہاؤ کہ ہم نیکوکاری کرینگی اور خداسی ڈرینگی اور خلقت کو امن پہونچاینگے تو خداکی قسم نکہاو کیونکہ خداتعالی سنتاہی اور جانتاہی — اگر تمہارے قسم مین کوئی غلطی واقع ہوگی تو اوسکی سبب سی خداتعالی تمہین سزا نہدیگا لیکن اگر تمنی کوئی بدی دلکی ارادہ سی کی ہی تو سزا پاؤگی خداتعالی رحمن و رحیم ہی — آسمانون و زمین کی اسرار خداتعالی جانتاہی سب چیزین اوسکی طرف اعادہ کرینگی نس اوسکی عبادت کرو اور اوس پہ وثوق کرو تیرا خدا تیری کامون سے غافل نہین ہے — ای لوگو تم فقرا ہو مگر خداتعالی امیر ہی اور تعریف کے لایق ہی — کس نی تمہاری واسطی زمین و آسمان بنائی قوت سامع اور باصرہ کس کی اختیار مین ہی کون مردون سی زندہ پیدا کرتاہی اور زندون سی مردی یقینی لوگ جواب دینگی کہ وہ خداہی پہر تم کہو کہ کیا تم ایسی خداسی ہی نہین ڈرتی — کیا کوئی شخص عظمت چاہتاہی تمام عظمت خدامین ہی ہر ایک اچہی بات خداتعالی کی پاس پہونچتی ہی اور ہر نیک کام کو وہ بلندی دیتاہی مگر جو شخص ظلم کرنیکی تجویز کرتاہی اور جو لوگ اس قسم کی باتین کرتی ہین خداتعالی اونکی ان تجویزونکو خراب کردیتاہی لوگ کہتی ہین کہ خداتعالی رحیم کی ہان بیٹہا ہی تمنی بڑی بیبادبی کی کچہہ تعجب نہین ہے کہ اس خطا پر زمین و آسمان شق ہو جاوین اور پہاڑ ٹکڑی ٹکڑی ہو کر گر پڑین کیونکہ یہہ لوگ خدای رحیم کیطرف بیٹی کاہونا منسوب کرتی ہین اور یہہ بات اوسکی شان سی بعید ہے

تر اوسکی ماں جنیا ہو یقینی اسمان و زمین ہر کوئی ایسا نہیں ہے مگر جو خدا تعالی پاس اوسکا بندہ بنکر آئیگا ــــ کون راحت پائیگا اور کس پر مصیبت آئیگی قسم ہی اوس رات کی جو اپنا نقاب پہیلاتی ہی قسم ہے اوسدن کی جو روشن ہے قسم ہی اوس شخص کی کہ جنی عورت اور مرد پیدا کئی یقینی تمہاری مختلف خواہشین ہین مگر جو شخص خیرات دیتا ہے اور خدا سی ڈرتا ہی اور صلح کی بات مانتا ہی ہم اوسپر راحت کا رستہ آسان کرینگے مگر جو شخص حریص ہے اور دولت پر راغب ہے اور وہ خدا کا ہونا جہوٹ جانتا ہی ہم اوسپر جلد مصیبت لائینگی ــــ وہ خدا ہی کہ جسنی تمہاری واسطی زمین کے بنیاد استوار کی اور اوسپر آسمان بنائی اور تمہین خلق کیا اور تمہاری شکل اچہی بنائی یہی خدا تعالی تمہارا مالک ہے پس خدا تعالی برکت والا ہی اور تمام جہانون کا مالک ہے اور وہ زندہ ہی اور اوسکی سوا کوئی اور خدا نہین ہے تم اوسکو پکارو اور صدق اوسکی عبادت کرو وہ وہی جو زندگی اور موت دیتا ہی اور جب وہ ایک کام کا حکم دیتا ہی تو فرماتا ہی کہ ہوجا وہ چیز ہو جاتی ہے

ناشکری انسان بنسبت خدا

قسم ہی ہنہنانیوالی گہوڑون کی اور انکی گہوڑون کی جو آگ کی شعلون کو روندالتی ہین اور پاش پاش کردیتی ہین اور جو صبح کو حملہ کرتی ہین اور میدان جنگ کے گرد اوڑاتی ہین اور گروہون کی وسط مین پہنچ جاتی ہین حقیقت مین آدمی اپنی خدا کی ناشکری کرتا ہی اور اسکا وہ خود گواہ ہی اور یقینی وہ اس دنیا کی بہتری کو پسند کرتا ہی افسوس وہ نہین جانتا کہ جسدن قبرین مردی اوٹہینگے اور جو آدمیون کے دل مین ہی وہ ظاہر کیا جائیگا

یقینی اوسدن اونکا خدا اونکی سب کاموں سی آگاہ ہوجاویگا ——

روز قیامت

اوس دن (آخر دن) صور پھونکے گا اور تمام آدمی جو زمین پر ہونگی ڈر جائینگی مگر وہ شخص نہیں ڈرینگا جسپر خدا اپنا کرم کریگا اور بچائیگا اور سب آدمی اوس پاس عاجزی کرتی ہوئی آئینگے —— اور تو دیکھی گا کہ وہ پہاڑ جنہیں مضبوط خیال کرتا ہی بادلوں کے مانند پھٹ جاوینگی یہہ خدا کا کام ہی جو ہر بات کا حکم کرتا ہی تمہاری سب کاموں سے وہ خوب واقف ہی —— اور جب زمین زلزلونکی سبب تھرائیگی اور اپنی بوجھوں کو گرا دیگی اور آدمی چلائینگی کہ یہہ زمین پر کیا صدمہ ہی —— اوس دن وہ اپنی چیزیں ظاہر کرینگی کیونکہ اللہ تعالی نی یقینی اوس میں یہ چیزیں بھر دی ہوگی —— اوس دن انسان کی گروہ کی گروہ اپنا کام دیکھنی آئینگے اور جس نے ایک ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اپنی نیکی دیکھیگا اور جس نے ایک ذرہ برابر بھی بدی کی ہو گی وہ اپنی بدی دیکھیگا جسدن آسمان شق ہوجاوینگے اور ستارے ادہر ادہر پھیل جاوینگے اور سب سمندر آپس میں مل جاوینگے اور جس دن قبریں تہ و بالا ہوجاوینگے اوس دن ہر ایک آدمی اپنی قدیم زمانہ کی اور حال کے زمانہ کی کام دیکھی گا —— مگر جب صور سے ایک آواز نکلے گی اور زمین اور پہاڑ بلند ہوجاوینگے اور

دونو ایک ہی دفعہ ٹوٹ کر خاک مین ملجاوینگی اوس دن جو مصیبت آنیوالی ہے وہ یکایک آجاویگی اور آسمان شق ہوجاویگا کیونکہ اوسدن وہ ترقی والا ہیجاویگا اوسدن تم خدا کی سامنے لائی جاؤگی اور تمہارا کوئی پوشیدہ کام چھپا نہین رہیگا — جسدن آفتاب بیکار کیا جائیگا اور جسدن ستارے گر پڑینگی اور جسدن پہاڑ فنا ہوجاوینگی اور جسدن وہ اونٹنیان جنکو دس دس مہینہ کا حمل ہوگا اونکی بہی کوئی خبر نہین لینی گا — اور جسدن تمام صحرائی درندی مجتمع کئے جاوینگی — اور جسدن سمندرون کا پانی کہولنی لگیگا اور جوش زن ہوگا اور جسدن روحین پہر اپنے جسمون مین چلی جائینگے اور جسدن لڑکیان جو زندہ دفن کی گئی ہین اونکے باب مین پرسش ہوگی کہ یہہ کس گناہ پر ماری گئین — اور جسدن قرآن شریف کی ورق کہولی جاوینگی اور جسدن جنت کہولی جاوینگے اور جسدن دوزخ تیز کیجاویگی اور جسدن جنت نزدیک لائی جاویگی — اوس دن ہر ایک آدمی کو اپنا کام معلوم ہوگا ——

مہربانی اور مہمان نوازی کا حکم

اپنی والدین کی فرمانبرداری کرو اور اقرباؤن کی بلطف پیش آؤ اور یتیمون اور غریبون اور ہمسایون خواہ وہ رشتہ دار ہون اور خواہ نئے آنیوالی اور ساتھہ والی مسافرون اور راہگیرون اور غلامون پر مہربانی کرو — علاوہ اسکی ہمنی انسان کو

حاکم کیا ہی کہ اپنی ماں و باپ سی بھلی پیش آئی جب اوسکی ماں نی اوسی جنا تو
کیسی تکلیف اوٹھائی اور اوسکی پالنی مین کیسی تکلیفین اوٹھائین اور اوسکی
جنّی اور دودہ چھڑائی تک تیس مہینی کیسی تکلیف اوٹھائی اور جب اوسمین طاقت
آجاتی ہی اور وہ چالیس برس کا ہوجاتا ہی تو کہتا ہی ای خدا مجھہ سی اپنی اون
عنایتون کا شکر کروا جو تونی مجھپر کی ہین اور میری ماں باپ پر کی ہین ———

قرآن شریف

وہ شخص برکت والا جسنی الفرقان یعنی روشن کنندہ اپنی بندے پر نازل کیا کہ وہ
تمام مخلوقات کو متنبہ کردی وہ آسمان و زمین کا بادشاہ ہی اوسکی ماں بیٹا نہین
ہی اور نہ اوسکی سلطنت مین کوئی شریک ہی تمام چیزین اوس ای خلق کی ہین
اور اونکی مقدار مقرر کی ہین قسم ہی غروب ہونی والی ستارونکی کہ تمہارا دوست محمد
غلطی سی بچا نہین ہی اور نہ غلطی کرتا ہی اور نہ وہ کوئی اپنی دلسی بات کہتا ہی قرآن نہین
اوسپر وحی ہوکر نازل ہوا ہی ایک شخص طاقت والی اور دانائی وہ اوسی سکہایا ہی
جب تم آگ روشن کرتی ہو تو کیا یہہ جانتی ہو کہ تمنی آگ روشن کی جسکا درخت
لکڑیکو جلانی سی آگ حاصل ہوئی وہ درخت تمنی بنایا تہا یا ہمنی ——— ہمنی اس آگ
کی روشن کرنی ہی ایک نصیحت اور جنگل کی رستہ چلنی والون کی واسطی ایک
فائدہ مراد رکہا ہی اسواسطی تو اپنی خدا کی نام کی تعریف کر سوای اسکی مین ستارونکی
غروب ہونیکی قسم کہاتا ہون اور اگر تم اوسے سمجھو تو یہہ بڑی قسم ہی کہ یہہ سچا

قرآن ہی اور اصل قرآن جسکے یہہ نقل ہے وہ خدا کی لوح محفوظ مین موجود ہے
اوس شخص کو قرآن نچہونا چاہیے جو بے وضو ہو یہہ خداتعالی خالق مخلوقات
کیطرف سی الہام ہے

خرید و فروخت مین وزن پورا ہونا چاہیئے

لعنت ہی اون لوگون پر جو وزن مین کمی کرتی ہین اور جب اوروں سے
تول کر لیتی ہین تو پورا لیتی ہین اور جب انکی ہاتہہ تولکر بیچتی ہین تو اونہین کم دیتی
ہین کیا اونہین یہہ خیال نہین کہ وہ پہر زندہ کئی جاوینگے اور وہ بڑا دن ایگا
جب تمام انسان خداتعالی مالک الملک کی سامنی کہڑی ہون گی خداتعالی رحیم
نی اپنی بندہ کو قرآن شریف تعلیم کیا ہی اوسنی آدمی کو خلق کیا ہی اور اوسے
زبان سی کلام کرنا سکہایا ہی —— آفتاب اور مہتاب ہر ایک کیواسطی
وقت مقرر ہی اور اشجار خداتعالی کو سجدہ کرتی ہین —— اور آسمان کو
خداتعالی نی بلند کیا ہی اور دوسی اسواسطی تلا ہوا رکہا ہی کہ تم بہی اپنی تول
مین فرق نکرو بلکہ تم ایمان داری سی تولو اور وزن مین کمی نکرو القارعۃ ما القارعۃ
وما ادریک ما القارعۃ یوم یکون الناس کالفراش المبثوث وتکون الجبال
کالعہن المنفوش فاما من ثقلت موازینہ فہو فی عیشۃ راضیۃ واما من
خفت موازینہ فامہ ہاویۃ وما ادریک ماہیہ نار حامیۃ وہ وہ دن ہے کہ جسدن آدمی پریشان

پروانون کی مانند ہونگی اور پہاڑ ایسی ہونگی جیسی دہنکی ہوئی روئی کی گالی تب جن شخصون کی تول پوری ہوگی اونکو ایسی زندگی ہوگی جس سے وہ خوش ہونگی اور وہ شخص جسکی تولین کم ہونگی اوسکی رہنی کی جگہہ غار ہوگی اور تجہی کون سمجہائیگا کہ غار دوزخ کیسا خوفناک ہی یقینی وہ ایک جوش مارنی والی اگ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نزول قرآن بر آنحضرت

(ہمنی تجہی) محمدؐ (خبر دینی کیواسطی یہہ قرآن تجہپر نازل نہین کیا بلکہ اسواسطی نازل کیا ہی کہ اون لوگون کیواسطی عبرت ہو جو خوف کرتی ہین — یہہ اوس خدا کیطرف کا پیغام ہی جس نے زمین اور بلند آسمانون کو پیدا کیا ہی خدا تعالی رحمان اور رحیم عرش پر مستوی ہی — جو کچہہ آسمانون پر ہی اور جو کچہہ زمین پر ہی اور جو کچہہ ان دونون کی بیچ مین ہے اور جو کچہہ زمین کے نیچی ہے وہ سب خدا تعالی کا ہے تجہی پکارنیکی حاجت نہین ہے کیونکہ وہ چپکی آواز بہی سن لیتا ہی اور اس سے بہی زیادہ پوشیدہ باتون کو جانتا ہی — خدا کی سوا اور کوئی معبود نہین ہے اوسکی نام بہت عمدہ ہین قسم ہی دوپہر کی روشنی کی اور قسم ہی رات کی جب وہ تاریک ہوجاوے کہ خدا نے تجہی نہین بہولا اور نہ تجہہ سی ناخوش نہین ہے — یقین کر کہ تیرا آئندہ کا زمانہ تیری گذشتہ کی زمانہ سی بہتر ہوگا — اور خدا تعالی تجہی ایسی نعمت عطا کریگا کہ تو اوس سے راضی ہوگا — کیا اوسنی تجہی یتیم نہین پایا اور رہنمائی نہین کے اور کیا تجہی بہولا ہوا نہین پایا اور راہ راست پر نہین کر دیا اور کیا تجہی محتاج نہین پایا اور غنی نہین کر دیا لہذا تو یتیم پر ظلم نکر اور سائل کو مت جہڑک اور اپنی خدا کی مہربانی کا اقرار کر — تو

اوس خدا کا نام لیکر پڑہ جسنی پیدا کیا اور آدمی کو جمی ہوئی خون سی بنایا پڑہ کیون کہ تیرا خدا انفع رسان ہی وہ وہ خدا ہی کہ جسنی قلم کا استعمال سکہایا (روحی کا لکہنا) اور آدمی کو وہ سکہایا جو نجانتا تہا مین ڈوبتی دن کی قسم کہتا ہون کہ یقینہ آدمی کی قسمت کی جہتی فنا مین پڑی ہی مگر یہہ اون لوگون کا حال نہین ہے جو ایمان لائی ہین اور نیک کام کرتی ہین اور سچ بولنی کا حکم کرتی ہین اور یہہ کہتی ہین کہ باہم وفاداری چاہئی ——

تہذیب کی احکام

حرام کاری نکرو کیون کہ وہ ناپاک چیز ہی اور برا راستہ ہی —— مومنون سے کہدی کہ وہ اپنی آنکہین روکین اور اعتدال پر رہین اسطرح سی وہ اوربہی زیادہ پاک ہو جائینگی جو کچھہ وہ کرتی ہین اوس سی خدا خوب آگاہ ہی —— زمین پر مغرور ہوکر نچل کیونکہ تو زمین کو نہین پہاڑ سکتا اور نہ پہاڑ کی برابر قد مین ہو سکتا ہی خدا کی نظر مین یہہ سب ناپسند ہی —— اون لوگون کی باتون پر صبر کرو جو صبح اور شام کو خدا کا نام لیتی ہین اور اوسکی دیدار کی مشتاق ہین اس دنیا شان و شوکت کی تلاش مین تو اپنی آنکہین ان لوگون سی پہیر لی نہ اوس آدمیکا کہنا مان جسکی دلسی ہمنی اپنی یاد بہلادی ہی اور جو اپنی نفسانی خواہشون کی پیروی کرتا ہی اور صدق کو نہین مانتا —— آؤ مین تمہین پہر سناؤن جو خدا نی تجہہ پہ فرض کیا ہی تمہین چاہئی کہ تم خدا کا شریک نہ ٹہراؤ اور اپنی ماں باپکا ادب کرو

اور اپنی بچون کو اپنی مفلسی کے سبب قتل نکرو ہم تمہین اور اونہین دونون
کو رزق دیتی ہین اور تم ظاہری اور باطنی بدیون کی قریب نجاؤ اور کسیکو
ناحق قتل نکرو لیکن اگر اوس کے خطا ہو تو قتل کرو یہہ خدا تعالی نے تمہین اسواسطے
حکم دیا ہی کہ تم سمجھو ——— ای مومنون یقینی شراب اور جوا اور تصویرین
اور فال کے تیر شیطان کی سی ناپاک کام ہین تم ان باتون کو چھوڑ دو تاکہ تمہاری
بہتری ہو شیطان چاہتا ہی کہ تم مین شراب اور جوی کی سبب سے نفاق پھیلادے
اور تمسی خدا کی یاد بھلادی اور نماز چھوڑوادی اب کیا تم ان کامون سی باز
نرہوگی خدا کی فرمان برداری کرو اوسکی نبی کا حکم مانون اور خبردار رہو ای
مومنون جب تم قسم کہا کر گواہی دو تو انصاف کے بات کہو اگرچہ اوس مین تمہارا
یا تمہاری والدین کا یا تمہاری عزیزون کا نقصان ہی کیون نہو اور جسکی طرف
کی تم گواہی دیتی ہو خواہ وہ امیر ہو خواہ غریب مگر تم گواہی سچ دو ——— خدا
دونون سی بہتر ہی لہذا گواہی دینی مین اپنی دلکی متابعت نکرو مبادا تم صداقت
سی دور ہوجاؤ اور اگر تم اپنی گواہی مین پیچ رکھوگی یا اوسکی دینی سی انکار کروگے
تو یقینی خدا تعالی اوسی جان لیگا وہ ہر کام سی آگاہ ہی گواہی دینی مین سب سے
بڑی چیز کیا ہی کہہ کہ مجھہ مین اور تجھہ مین خدا گواہ ہی اور یہہ قرآن میری پاس
اسواسطی وحی ہوا ہی کہ مین اوس سی تمہین اور سب ان لوگون کو نصیحت کرون
جنہین وہ پہنچی ———

یتیمون کا ذکر

یتیموں کو اونکا مال دو اور یہہ نکرو کہ اونکی اچھی چیزوں کی عیوض بُری چیزیں کیدو اور وہ خود لیلو اور اون مال نکھاجاوٴ کہ یہہ بڑا گناہ ہی — اور وہ تجہہ سی یتیموں کی معاملات کی باب مین سوال کرینگی کہہ کہ اونسی ایمانداری کرنی بہت اچھی بات ہے لیکن اگر تم اونکی معاملات مین دست اندازی کرو تو اونہین تکلیف نہ پہچاوٴ کیونکہ وہ تمہاری بہائی ہین خدا تعالی جانتاہی کہ کون آدمی نیکوکار ہی اور کونسا بدکار اگر خدا چاہیگا تو بیشک تمپر عذاب لائیگا

والدین کا ذکر

خدا نی حکم دیاہی کہ تم اوسکی سوا کسی اور کی پرستش نکرو اور اپنی ماں باپ سے بہ لطف پیش آوٴ خواہ ایک خواہ دونوں تمہاری ساتہہ بڈہی ہوجائیں اور تم اونہیں اُف نکہو اور نہ ملامت کرو اور اون دونوں سی ادب سے بولو اور اونکی سامنی عجز اور محبت کرو اور کہو کہ خدا اون دونوں پر رحم کری اونہوں نے مجہی پالا جب مین بہت سے چہوٹا سا تہا علاوہ اسکی ہمنی آدمی کو حکم دیاہی کہ وہ اپنی ماں باپ سے محبت کری اوسکے ماں کیسی دردسی اوسی جنتی ہے اور کیسی تکلیف اوٹہاکر اوسی پالتی ہی اور اوس کے جنی اور دودہ چہوٹانی مین تیس مہینی کا فاصلہ ہوتاہی

پارسائی کا ذکر

مغرب اور مشرق کیطرف منہہ کرنی مین کچہہ پارسائی نہین ہی لیکن وہ شخص پارسا ہی جو خدا اور قیامت اور فرشتوں اور کتب آسمانی کا یقین کرتاہی جو خدا کی محبت مین اپنا مال اپنی عزیزوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر تقسیم کرتاہی اور اون لوگونکو

دیتا ہی جو اپنی ساتہی کی قیمت ادا کرنی کیواسطی مانگتی ہین جو نماز پڑہتا ہی اور زکوۃ دیتا ہی
اور بہجو اون لوگون مین سی ہی کہ وہ اپنی وعدہ وفا کرتی ہین جب انہون انی وعدی
کرلئی ہون اور تکلیفون اور مصیبتون کیوقت صبر کرتی ہین ایہی لوگ پارسا اور منصف
ہین یہی لوگ خداسی ڈرتی ہین

ذکر نماز

وہ پڑہو جو ہمنی قرآن مین تجہہ پر نازل کیا ہی اور ہمیشہ نماز گزاری کر کیونکہ نماز ناپاک لوگون
اور بدرویہ لوگون سی بچاتی ہی اور حقیقت مین خدا کا یاد کرنا بہت بڑا فرض ہے —
تم ہمیشہ نماز گزاری کرو اور زکوۃ دو اور جو کچہہ نیکی تمنی کے ہی اور اپنی روحون کے
جانی سے پہلی اوسی وہان بہجا ہی تم اوسی خدا کی ہان پاوگی کیونکہ جو کچہہ تم کرتی ہو
خدا اوسی یقینی دیکہتا ہی — مغرب اور مشرق دونونکا خدا مالک ہے لہذا جسطرف
تم نماز پڑہوگی وہان خدا ہی کیونکہ وہ ہر جا موجود ہی اور سب باتین جانتا
ہی — یقینی وہ لوگ جو خدا کی کتاب پڑہتی ہین اور نماز ادا کرتی ہین اور
اوس مال مین ظاہر اور پوشیدہ خیرات دیتی ہین جو ہمنی اونہین عطا کیا ہی اونکی
پاس ایسا اسباب تجارت ہی کہ جو ہمیشہ رہیگا فقط

ہجو اور غیبت کرنی والون کا ذکر

ہر ایک ہجو کرنی والے اور غیبت کرنی والی پر لعنت ہی جو دولت جمع
کرتا ہی اور اوسی آیندہ کے امید پر اکہٹا کرتا ہے یقینی وہ
خیال کرتا ہے کہ میری دولت ہمیشہ میری پاس رہیگی نہین بلکہ

یقینی وہ روندنی والی الحطمہ مین پہینکا جائیگا اور تجہی کون سکہائیگا کہ روندنی والا حطمہ کیا ہی وہ خدا کی روشن کیے ہوئی آگ ہی جو درختون کی دلون پر چہیرہ جائینگے وہ اون دلون پر اسطرح چہیرینگی جیسی بڑی بڑی ستونون پر ایک وسیع محراب بنے ہوئی ہو فقط

ذکر روح

قسم ہے آفتاب اور اوسکی دوپہر کے روشنی کی قسم ہی چاند کی جب وہ اوسکے پیروی کرتا ہی قسم ہی دنکی جب وہ خدا کی شان وشوکت دکہاتا ہی قسم ہی رات کی جب وہ آفتاب کو ڈہانک لیتی ہی قسم ہے آسمان کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی بنایا قسم ہی زمین کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی پہیلایا قسم ہی روح کی اور اوس شخص کی جسنی اوسی ہنرمندی سی بنایا اور علم اوسی دیا کہ وہ تمیز کرے اور طاقت دی کہ انصاف پسند کری یا ناانصافی مبارک ہی وہ شخص جس جسنے خدتعالیٰ کی پاکی کو بچایا اور کمبخت ہی وہ شخص جسنی اوسی داغ لگایا فقط

عورتون کا ذکر

اور تو ایمان والی عورتون سی کہہ کہ وہ اپنی آنکھون کو باز رکہین اور اعتدال اختیار کرین اور وہ اپنی آراستگی کو اپنی خاوندون یا پدرون یا فرزندون یا اپنی خاوندکی فرزندون یا اپنی گہر کی عورتون یا غلامون یا مرد

نوکرون سی جنہین قوت مباشرت نہین یا لڑکون سی کہ جو عورتون کے بے ہنگے پر غور نہین کرسکے ان سب کی سوا اور کسیکو نہ دکہا دین اور انکو نہین چاہی کہ اپنے دونون پانؤن اس طرح سی نہ زمین پر مارین کہ جنسی انکی پوشیدہ زیور ظاہر ہون عورتون کو چاہئی کہ وہ اور عورتون پر نہ ہنسین جو شاید وہ اون سی بہتر ہو جائین اور او نہین چاہی کہ وہ اپس مین ایک دوسری کی ہجو نکرین اور نہ ایک دوسری کو برا کہین فقط

باب ششم

راست گفتاری آدمی کو نیک ثمر دیتی ہی دور و نزدیک نیک نامی کی ساتہہ مشہور کر دیتی ہی صادق القول کبہی نظر خلایق مین سبک و خوار نہین ہوتا قول اوسکا اگرچہ نادانون پر دشوار گزرتا ہی الاعقلا پر بار نہین ہوتا اخلاق کی تمام کتابون مین اس صفت کا بیان اور مصنفون نے نفاہ عام جانکر اسکا اعلان کیا ہی یہہ ایک علامت نیک سرانجامی کی ہے جسکو خداوند تعالی عطا فرمای اوسکی خوش طالعی سمجہنی چاہئی مصداق اسکی یہہ نسخہ بی نظیر مجموعہ دلپذیر مصنفہ جون ڈیوٹ بوڈ صاحب سے آشکارا ہو کہ صاحب موصوف قوم کی انگریز اور مذہب کی عیسائی ساکن دار السلطنت لندن ہین بنظر حق نگر کہتی ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ راست گوئی و حق جوئی انکا شیوہ ہی یہہ کتاب اپنی مذہب کے خلاف تصنیف کی ــــ خذ ما صفا و دع ما کدر پر عمل فرمایا جو کچہہ راست راست تحقیق ہوا

اگلی زمانہ مین یہود کی عورتین فخر اور ناز سی اپنی پانؤن کو زمین پر مار کر اپنی گہنگرو اور گہونگہرو وغیرہ کی آواز سنا دیا کرتی تہین اور یہہ رسمی اکثر چاندی یا سونی کی ہوتی تہی اسکی رسم کو حضرت اشعیا نبی نی بہت ناپسند کیا ہی اور باب ۳ آیہ ۱۶ مین ذکر کیا ہی

اسمین لکھا اگر آدمی انصاف سی دیکھی تو کہی کہ یہہ معجزہ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
والہ وسلم اور قرآن مجید کا ہی زبان انگریزی مین ایسی کتاب کا تصنیف ہونا ناظرین کو
کیونکہ حیرت افزا ہو اگر اہل اسلام بہی اعتراضات کی اوٹہانی مین کوشش کرین تو یہہ پسند
کا قابل ہے اور مصنف کو محقق مسلم جانین وحق تو یہی ہی کہ حق نہین چہپتا یہہ بات ظاہر ہے کہ زبان
انگریزی سی کم اشخاص اہل اسلام کو واقفیت محض ہے اگر یہہ کتاب اسی زبان مین رہتی
تو شایع ہونا اس کا نہایت دشوار تہا یہہ کسیکے خیال مین نہ آیا کہ اس کو ترجمہ کرے
مگر واقف اسرار فروع و اصول و کاشف استار معقول و منقول راستی کیش صدق
اندیش مولوی محمد عنایت الرحمن خانصاحب ساکن دہلی کی بفرمایش خاکسار خلایق
خواجہ مرزا قمر الدین خان سلمہ اللہ تعالی اردو زبان مین ترجمہ کیا اور ایسی سلیس
عبارت عام فہم مین مترجم ہوئی کہ جسکا سمجہنا کسی کا بہی ہر شخص اچہی طرح سمجہ جائیگا کسیطرح کا قصور
نہین آئے بعد ترجمہ کی نیاز مند ازلی نی اس نسخہ نادر و بیمثل کو واسطی افادہ عام و انتفاع انام کی تشریف طبع
دیا اور زیور انطباع سے شکر و سپاس ایزد تعالی کہ بفحوای آیۃ منی والاتمام من اللہ تصحیح تمام سنقیح مالا کلام الغرض
پایا فقط واضح ہو کہ یہہ کتاب لاجواب رجسٹر ہو چکی ہے لازم ہی کہ کوئی صاحب بغیر اجازت بندہ
قصد اسکے طبع کا نہ کرین اور بلحاظ قانون ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ کا ضرور رکہین فقط کتبہ محمد ... خان

قطعہ تاریخ طبع زاد مرزا یوسف علیخانصاحب متخلص بعزیز

مطبع نصرت بدر الدجی ✦ اندران یافت این کتاب انجام ✦ متبرک بہ رب بود سالش ✦
طبع گشت این مؤید الاسلام ✦ **تمام شد مؤید الاسلام ۱۲۸۶** ... ماہ جون ... فقط

ستار حسین

